بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ

میمن سماج

اردو۔گجراتی

بانٹوا میمن جماعت
قیام: 2 جون 1950

મેમણ
સમાજ
ગુજરાતી - ઉર્દૂ માસિક

MEMON SAMAJ

Urdu Gujrati Monthly

December 2021, Jamadi-ul-Awal 1443 Hijri

دسمبر 2021ء جمادی الاول ۱۴۴۳ھ

تعلیم نسواں کی روح رواں **مادرِ تعلیم**

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

خصوصی اشاعت

بہ موقع
31
ویں برسی

قابل فخر خاتون انھوں نے خدمت کے جذبے سے سرشار کراچی میں تین رونق اسلام گرلز پرائمری اسکول، تین رونق اسلام گرلز سیکنڈری اسکول، ایک رونق اسلام گرلز ڈگری کالج اور دو لیڈیز انڈسٹریل ہوم قائم کیے

حیات
☆
خدمات
☆
کارنامے

تاریخ پیدائش 20 : جنوری 1899ء (بانٹوا) ۔۔۔ تاریخ وفات 18 : دسمبر 1990ء (کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

نحمدہٗ و نصلی علٰی رسولہ الکریم

رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا

اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما

(طٰہٰ : ۱۱۴)

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ

علم حاصل کرنا ہر مسلمان (مرد و عورت) پر فرض ہے

(سنن ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف)

امام ابو حامد محمد ابن محمد الغزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اے اللہ مجھے

استقامت دے

اسے قبول کرنے کی جسے بدل نہ سکوں

ہمت دے

اسے بدلنے کی جو میرے بس میں ہو

عقل سلیم دے

ان میں امتیاز کر سکوں

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

માસિક
મેમણ
સમાજ
ઉર્દુ-ગુજરાતી

ماہنامہ میمن سماج

Monthly
Memon
Samaj
Urdu-Gujrati

اردو۔ گجراتی کراچی

مدیر اعزازی: انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

پبلشر: عبدالجبار علی محمد بدو

دسمبر 2021ء

جمادی الاول ۱۴۴۳ھ

شمارہ: 12

جلد: 66

فی شمارہ: 50 روپے

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیٹرن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

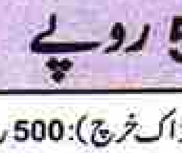

32768214
32728397
Website : www.bmjr.net
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، ملحقہ حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد ربیہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فرمان الٰہی

☆اور عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ (پارہ ۵۔ سورہ نساء۔ آیت ۳۶)

☆پس بڑا ہی بابرکت ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا۔
(پارہ ۱۸۔ سورہ المومنون۔ آیت ۱۴)

☆جب وہ فیصلہ کر لیتا ہے کسی امر کا تو بس یہی کہتا ہے اس سے ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔ (پارہ ۱۶۔ سورہ مریم۔ آیت ۳۵)

☆اور نہیں مر سکتا کوئی شخص مگر اللہ کے حکم سے۔ (پارہ ۴۔ سورہ آل عمران۔ آیت ۱۴۵)

☆اور اگر پہنچائے تمہیں اللہ کوئی تکلیف تو نہیں کوئی دور کرنے والا اس کے سوا اور اگر وہ پہنچانا چاہے تجھے کوئی بھلائی تو کوئی ٹالنے والا نہیں اس کے فضل کو۔ (پارہ ۱۱۔ سورہ یونس۔ آیت ۱۰۷)

☆بے شک اللہ بے حساب رزق دیتا ہے جسے چاہے۔ (پارہ ۳۔ سورہ آل عمران۔ آیت ۳۷)

☆تو سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (پارہ ۷۔ سورہ مائدہ۔ آیت ۱۱۴)

☆ ہم تو اللہ کے بندے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (پارہ ۲۔ سورہ البقرہ۔ آیت ۱۵۶)

ارشادِ نبوی ﷺ

☆ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی کسی تکلیف پہنچنے پر موت کی تمنا نہ کرے۔ (متفق علیہ)

☆سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔ (مشکوٰۃ)

☆جب تمہاری نیکی تمہیں بھلی لگے اور تمہاری برائی تمہیں بری لگے تو سمجھو کہ تم مومن ہو۔ (مشکوٰۃ)

☆رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیمار کی بیمار پرسی کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (بخاری)

☆رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا اور جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (مسلم)

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ انسان اللہ کی رضا کے لیے غصے کا جو گھونٹ پی جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک ہر پینے والی چیز سے افضل ہے۔ (مشکوٰۃ

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔ (ترمذی)

☆ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے اچھا آدمی وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

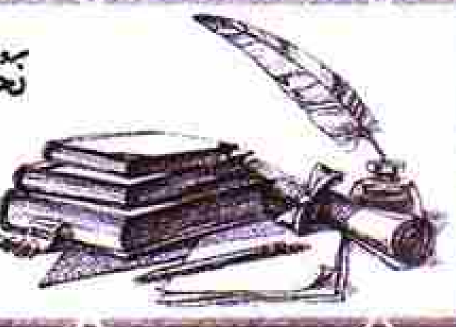

اداریہ

مشترکہ خاندانی نظام اور اجتماعی زندگی

ایک دور وہ بھی تھا جب مشترکہ خاندانی نظام مشرقی روایات کا اہم حصہ تھا۔ یہ ایک ایسی روایت تھی، جسے توڑنے والی خواتین اچھی نگاہ سے نہیں دیکھی جاتی تھیں، مگر آج کے ترقی یافتہ دور میں یہ ایک عام بات بن گئی ہے اور ہر بیٹی شادی کے فوراً بعد الگ گھر میں رہنے کا خواب دیکھنے لگتی ہے۔ اب تو شادی سے قبل جب دونوں خاندانوں کی جانب سے اہم معاملات پر بات چیت ہوتی ہے تو یہ بھی طے کیا جاتا ہے کہ شادی کے بعد لڑکا اپنے ماں باپ، بھائی بہنوں سے علیحدہ رہے گا۔ اس قسم کی شرائط لڑکی والوں کی طرف سے رکھی جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں کہنے کا مقصد یہ ہرگز نہیں ہے کہ الگ گھر میں رہنا اچھی بات نہیں، ہمارے خیال میں الگ گھر میں رہنے کے لئے کوئی مناسب جواز ہونا چاہیے۔ کہتے ہیں کہ ”اتحاد میں بڑی برکت ہوتی ہے“ ایک گھر میں چار چھ لوگ مل جل کر رہتے ہیں تو وہ مل جل کر بہت سے مسائل سے نمٹ سکتے ہیں۔

ہمارے معاشرے کے لوگ جب تک مشترکہ خاندانی نظام کے زیرِ سایہ رہتے ہیں تو زندگی ٹھیک طرح سے چلتی رہتی ہے، لیکن جوں ہی علیحدگی اختیار کرتے ہیں تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ رنجشیں، دوریاں اور فاصلے بہت بڑھ جاتے ہیں اور اس طرح کے ماحول میں پلنے بڑھنے والے بچوں کی نفسیات متاثر ہوتی ہیں۔ گھر بھر کے سب افراد ایک ہی ہانڈی میں پکاتے اور کھاتے ہیں تو اپنائیت کی فضا قائم ہو جاتی ہے، اس کے برعکس اگر ایک ہی ہانڈی پک رہی ہو، مگر ساتھ رہنے والوں میں اتحاد و خلوص نہ ہو تو پھر کیا فائدہ......؟

مشترکہ خاندانی نظام کے تحت زندگی بسر کرنے والوں کو ”صبر و برداشت“ کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ شکایتوں کی فہرست نہ تو اپنے شوہر کے سامنے رکھیں اور نہ ہی اپنی ماں بہنوں کو بتائیں، بلکہ جس سے شکایت ہو، اسی سے بات چیت کر کے دل صاف کر ڈالیں اس طرح بچوں کے معاملے میں ”میرے بچے“ نہ کریں، بلکہ یہ سوچیں کہ جٹھانی اور دیورانی کے بچے بھی میرے ہی ہیں۔ نندوں کے بچے اگر بدتمیزی کریں تو انہیں بھی اپنے بچوں کی طرح پیار سے سمجھائیں اور اگر آپ اپنے گھر میں اس طرح کا ماحول بنانے میں کامیاب ہو گئیں تو خاندان بھر کے لوگ آپ کے گن گانے لگیں گے۔ مشترکہ خاندان میں رہنے سے فائدہ ہی ہوتا ہے، نقصان نہیں۔ البتہ اس صورت میں بھی جب آپ کی قربانیوں اور محبتوں کا صلہ نہ ملے تو پھر آپ کو الگ گھر میں رہنے کا حق حاصل ہے۔ معاشرتی، سماجی اور جماعتی زندگی کی اہمیت انسانی معاشرے میں مسلم ہے۔ انسان ازل سے قبیلوں اور گروہوں میں رہتا چلا آ رہا ہے۔ یہ محض اتفاق نہیں بلکہ مشیت ایزدی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ”ہم نے تمہیں مختلف گروہوں اور

قبیلوں میں بانٹ دیا ہے تاکہ ایک دوسرے کو پہچان سکو"۔ آدمی سے کنبہ، کنبہ سے قبیلہ اور مختلف قبیلے مل کر برادری یا جماعت بنتی ہے جو شخص کا ذریعہ ہوتی ہے انسان سماجی زندگی کا جزو ہے۔ وہ خود اکیلا رہ کر یا اپنی مرضی کے مطابق قوانین بنا کر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی انسانی فطرت کے لحاظ سے صدیوں سے ایسی جماعتیں اور ادارے وجود میں آتے رہے ہیں جو برادری کے دکھوں اور تکالیف کو سمجھتے اور ان کا معقول علاج کرنے کے متلاشی ہوتے ہیں۔ اجتماعی زندگی کے نقطہ نظر سے انسان محسوس کرتا ہے کہ وہ اکیلا نہیں ہے بلکہ جماعت اس کی ہر خوشی یا غمی کے موقع پر اس کی رہنمائی کرتی ہے اور اس کے لئے نگہبان ثابت ہوتی ہے۔ ہر فرد اپنی جماعت یا برادری سے وابستہ ہو کر اپنے آپ کو سلامت محسوس کرتا ہے۔ جماعت کی اہمیت اس کے دل پر وہ تاثر پیدا کر دیتی ہے کہ وہ اپنی جماعت کو انصاف کی زنجیر سمجھنے لگتا ہے۔ بہو بیٹیوں کے ازدواجی زندگی کے مسائل پیدا ہونے کی صورت میں ان کے ماں باپ کو عدالتوں کے ذرا سے بھی چکر کاٹنے کی حاجت نہیں ہوتی۔ انہیں اس بات کی تسلی و تشفی ہوتی ہے کہ ان کی بہو یا بیٹی کے ساتھ پیش آنے والے ہر مسئلے کا حل انہیں اپنی سرپرست جماعت کے ذریعے ہی مل جائے گا۔

کبھی میمن برادری کے لوگ کسی بھی موضوع پر آسانی سے متفق ہو جاتے تھے مگر اب ایسا نہیں ہے، ہم میں سے یکجہتی اور اتفاق رائے نہ جانے کہاں چلا گیا ہے۔ ہم کسی ایک پلیٹ فارم پر نہیں ہوتے؟ ہمارے آپس کے خیالات اور آراء ایک نہیں رہی ہیں۔ ہم ایک دوسرے پر بلا جواز تنقید کرتے ہیں جس کے نقصانات سامنے ہیں۔ ہمیں تعمیری تنقید ضرور کرنی چاہیے۔ حوصلہ افزائی، صحیح رہنمائی اور عمدہ مشوروں کو اپنا اصول بنانا چاہئے تاکہ ہم ترقی کی جانب گامزن ہو سکیں۔ میمن برادری میں جو عدم اتفاق نظر آ رہا ہے وہ بہت تشویشناک ہے۔ اس طرح تو ہم ٹولیوں میں بٹ جائیں گے، بکھر جائیں گے اور سب کچھ کھو دیں گے۔ اجتماعیت کے فائدوں سے ہم خود ہی دور ہو گئے ہیں، ان سے محرومی آگے چل کر بہت نقصان دہ ثابت ہوگی۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ زندگی کے مختلف شعبوں میں میمن برادری نے وہ مقام حاصل نہیں کیا جو اب تک ہمیں حاصل ہو جانا چاہئے تھا۔ ہم میں سے احترام اور ادب ختم ہو چکا ہے۔ نہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے خیالات کا احترام کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کے ساتھ ہمدردی کا رویہ رکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی عادت بہت تکلیف دہ ہے۔

جماعت ایسے پیچیدہ مسائل کے حل تلاش کرنے کے لئے خصوصی کمیٹی کا تعین کر کے اور اس کے ذریعے دونوں فریقوں کی رنجش دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتی ہے۔ کبھی کبھی ایک فریق کو اپنی سوچ کے مطابق فیصلہ نہ ملنے پر دل شکنی ہوتی ہے۔ مگر آخر کار جب اسے فیصلے کی اہمیت اور ان کے منصفانہ ہونے کا احساس ہونے لگتا ہے تو یقیناً جماعت کی جانب سے ان کی رنجش دور ہو جاتی ہے۔ اگر ایسے مسائل کا حل بیرون جماعت رہ کر تلاش کیا جائے تو اس میں اس جیسا مکمل تحفظ میسر نہیں ہوتا بلکہ دو کنبوں کے درمیان جو عزت و محبت ہوتی ہے اس کا بھی احترام نہیں رہ سکتا۔ بالخصوص میمن جماعت کی اہمیت اور ضرورت زندگی کے ہر موڑ پر نہایت فائدہ مند ثابت ہوتی ہے۔ جماعت کا ہر فرد جماعت سے میسر آنے والے ہر فائدے کا حق دار ہوتا ہے اور وہ اپنی حیثیت جماعت کے ذریعہ ہی ظاہر کرتا ہے۔ کوئی بھی شخص ذاتی طور پر معاشرے میں اس قدر مستحکم نہیں ہوتا جس قدر وہ جماعت میں رہ کر معاشرے میں جو عزت حاصل کر سکتا ہے اور سماج کی خدمت کر سکتا ہے۔ قوموں کی ترقی کے لئے افراد کی تربیت بنیادی شرط ہے اور جماعتیں اس عمل کو تیز تر کرتی ہیں دوسری طرف افراد کا مفاد بھی اس میں ہے کہ وہ جماعتوں سے وابستہ ہیں۔

نیک خواہشات اور پرخلوص دعاؤں کا طالب — ادنیٰ خادم

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

اُن کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ایمان کے دو حصے ہیں۔ آدھا صبر اور آدھا شکر۔

(حضور اکرم ﷺ)

☆دل پر اکثر جو مصیبتیں آتی ہیں وہ آنکھوں کے راستے آتی ہیں۔

(حضرت ابو بکر صدیقؓ)

☆ کسی مسلمان کے لیے یہ مناسب نہیں کہ رزق کے لیے بیٹھ کر اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے رزق دے۔ تم کو معلوم ہے کہ آسمان سے چاندی اور سونا نہیں برستا۔ (حضرت عمر فاروقؓ)

☆اپنا بوجھ خلقت میں سے کسی پر نہ رکھو چاہے وہ کم ہو یا زیادہ۔

(حضرت عثمان غنیؓ)

☆رشتوں کی خوبصورتی ایک دوسرے کی بات کو برداشت کرنے میں ہے بے عیب انسان تلاش کرو گے تو اکیلے رہ جاؤ گے۔ (حضرت علیؓ)

☆سو سال زندہ رہنے کے لئے سو سال کی عمر ضروری نہیں صرف ایک دن ایسا اچھا کام کر جاؤ جس سے دنیا تمہیں سیکڑوں سال یاد رکھے۔

(حضرت خالد بن ولیدؓ)

☆علم نفع حاصل کرنے کے لیے سیکھا جائے تو دل میں گھر نہیں کرتا۔

(حضرت امام ابو حنیفہؒ)

☆دوستی کا رشتہ بہت بہتر ہے رشتہ داری سے کیونکہ رشتے داروں سے رشتہ خون کا ہوتا ہے دوستوں سے رشتہ دل کا ہوتا ہے اور دل سارے جسم کو خون مہیا کرتا ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

☆دنیا کی بڑی بڑی طاقتیں اندرونی انتشار کی وجہ سے ڈوب جاتی ہیں۔ (محمد بن قاسم)

☆برا وقت وہ شفاف آئینہ ہے جو بہت سے چہرے صاف کر دیتا ہے اور اچھا وقت ایسا بادل ہے جو تیز دھوپ کو بھی روک لیتا ہے۔

(بوعلی سینا)

☆اپنی خامیوں کا احساس کامیابی کی کنجی ہے۔ (بقراط)

☆عقل مند آدمی کے دماغ میں بھی ایک جگہ ایسی ہے جہاں بے وقوفی رہتی ہے۔ (ارسطو)

☆بدکلامی جانوروں تک کو پسند نہیں۔ (گوتم بدھ)

☆مخاطب کرنے والے کے انداز سے لوگ اس کی تہذیب کا اندازہ لگا لیتے ہیں۔ (حکیم محمد سعید شہید)

☆ایک آدمی جو پچاس سال کی عمر میں دنیا کو ایسے ہی دیکھتا ہے جیسے وہ بیس سال کی عمر میں دیکھتا تھا تو اس نے زندگی کے تیس سال ضائع کر دیے۔ (محمد علی باکسر)

☆انسان پیدائشی طور پر کسی سے نفرت نہیں کرتا، نفرت کرنا اسے سکھایا جاتا ہے، والدین سکھاتے ہیں، اسکول کی کتابیں سکھاتی ہیں، میڈیا سکھاتا ہے۔ ورنہ انسان کی فطرت تو محبت کرنا ہے۔ (نیلسن منڈیلا)

☆اگر زندگی میں کام کے بجائے صرف کھیل ہوتا تو وہ کھیل بھی اتنا ہی مشکل ہوتا جتنا کام کرنا ہے۔ (شیکسپیئر)

حمد باری تعالیٰ

جناب محمود شام

موج صبا چھو جاتی ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

خوشبو دل میں اتر جاتی ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

سورج شہر جگاتا ہے جب
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

چاند چھتیں چمکاتا ہے جب
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

دن جب رات میں ڈھل جاتا ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

موسم کوئی بدل جاتا ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

روح کی پیاس نہیں بجھتی ہے
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

عقل کی بانہیں تھک جاتی ہیں
دل کہتا ہے کوئی تو ہے

نعت رسول مقبول ﷺ

جناب محمود شام

آنکھ میں آجا دل شام مدینہ آیا
دھڑکنیں روک لے اب دید کا لمحہ آیا

گردش دہر ذرا ٹھہر کہ اس شہر میں ہیں
جس کی گلیوں سے مقدر کو سنورنا آیا

میرا جیون تو گناہوں کے سوا کچھ بھی نہ تھا
میں تو حیراں ہوں مجھے کیسے بلاوا آیا

نیتیں جن کی حسیں منزلیں ان کو ہی ملیں
ویسے آنے کو تو اس در پہ زمانہ آیا

جھولی پھیلائے ہر اک رنگ کے افراد ملے
لے کے ہر کوئی تغیر کی تمنا آیا

مختلف عشق کے انداز تھے محبوب تھا ایک
سب کے حصے میں برابر وہی جلوہ آیا

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے ملک اور قوم کی بچیوں میں علم کے چراغ روشن کیے

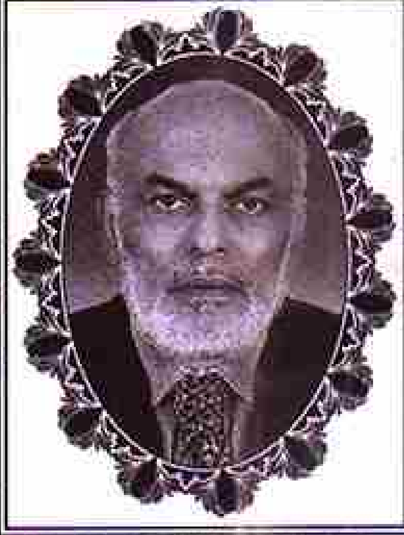

Mr. M. Najib Abdul Aziz
Balagamwala

جناب نجیب عبدالعزیز بالاگام والا

صدر بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

ایک تاریخی صداقت اور حقیقی سچائی یہ ہے کہ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو چکی ہیں۔ ہمیں آج بھی اس تلخ حقیقت پر یقین نہیں آتا کہ وہ اس فانی دنیا سے جا چکی ہیں۔ اس موقع پر ہمارے ذہنوں میں ان کی یاد اور باتیں ان کی یاد دلا رہی ہیں۔

انہوں نے قوم کی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ کیونکہ نیک لوگ کبھی اپنے کام سے پیچھے نہیں ہٹتے اور نہ ہی وہ اس کام کو کرنے سے رکتے ہیں جس کو کرنے کی ہدایت اور توفیق اپنے رب کی جانب سے ملتی ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اپنے وسائل اور مخیر حضرات کے تعاون سے اپنی پر خلوص ساتھی خواتین کے ساتھ مل کر علم کی دنیا اور علم کی تاریخ میں جو کارنامے انجام دیئے ہیں وہ پاکستان میں، کراچی کے عوام کو ان کی گراں قدر تعلیمی خدمات کی یاد دلاتے رہیں گے۔

چنانچہ ثابت ہوا کہ حاجیانی صاحبہ ایک روشن اور چمکتا ہوا ستارہ بن کر اپنے رب کی خوشنودی اور رضا کی خاطر اپنے ذمے لگائے گئے کاموں میں ہمیشہ مصروف رہیں بہر حال مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیم نسواں کا پودا اور رونق اسلام اسکولوں اور کالج کی خدمات کا سلسلہ جاری اور ساری ہے اور روحانی انداز میں ہمیشہ ہی جاری رہے گا۔

ہم سب اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے بہت ہی معمولی سی، واجبی اور برائے نام تعلیم حاصل کی تھی مگر اس صورت میں بھی انہوں نے اپنی بانٹوا اور میمن برادری میں جس عزت و ہمت کے ساتھ علم کے چراغ روشن کیے اور علمی دیپ جلائے بلاشبہ یہ انہی کی ہمت تھی۔ وہ واقعی بہت باہمت اور پر خلوص خاتون تھیں جنھوں نے اپنوں سے محروم ہونے کے بعد یعنی اپنے شوہر اور اپنی اولادوں سے محروم ہونے کے بعد بھی خود کو ایک باہمت خاتون بنالیا تھا اور جس طرح رونق اسلام گرلز اسکول اور رونق اسلام گرلز ڈگری کالج قائم کر کے برادری کی عوام الناس کی بچیوں کو تعلیم یافتہ اور باشعور بنانے کے بعد ساری دنیا کو یہ درس دیا کہ اگر قدرت نے مجھ سے میری اپنی بچی جدا ہوگئی تو کیا ہوا؟ قوم اور برادری کی بچیاں بھی تو میری ہی بچیاں اور میری ہی بیٹیاں ہیں۔

میں ان کے سروں پر ہاتھ رکھوں گی، ان کی تعلیم و تربیت کروں گی اور انہیں اس دنیا میں جینے کے قابل بنا کر انہیں حوصلہ دوں گی کہ میرے رب نے میرے ذمے یہی ڈیوٹی لگائی ہے اور میں اس فرض کو پورا کروں گی۔ چنانچہ اپنے اس فرض کو پورا کرنے کے بعد خدیجہ حاجیانی ماں 18 دسمبر 1990ء کو اس دنیا سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دارالفانی سے کوچ کر گئیں مگر جاتے جاتے ساری دنیا کو امن، محبت اور خلوص کا یہ درس دے گئیں کہ دوسروں کے بچوں اور بچیوں کی سرپرستی کرنا، ان کے سر پر شفقت اور پیار سے ہاتھ رکھنا بھی عبادت ہے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے تعلیم نسواں کے شعبے میں علم کی آبیاری کی

Mr. M. Hanif M. Qasim Machiyara Khanani

جناب محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی

سینئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹوا میمن برادری کی تاریخ میں حاجیانی خدیجہ ماں کی گراں قدر تعلیمی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں ہم سے 31 سال قبل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئی تھیں۔ بے شک وہ جسمانی طور پر ہم سے ضرور الگ ہوئیں مگر عملی طور پر وہ ہمارے درمیان آج بھی موجود ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ حاجیانی ماں ایک ایسی شفیق اور ملنسار خاتون تھیں جو ہم سے کبھی دور نہیں ہوسکیں گی اور نہ ہی وہ اپنی قائم کردہ تعلیمی درس گاہوں، رونق اسلام اسکولوں اور کالج کی یادوں سے کبھی نہیں بھلائی جاسکیں گی۔ وہ ہم میں اور ہمارے اداروں میں ہمارے درمیان ہمیشہ زندہ وجاوید رہیں گی۔ انہوں نے اپنی پوری زندگی ہمارے لیے بے شمار تعلیمی ادارے اور درس گاہوں کو قائم کرکے میمن اور بانٹوا میمن برادری کا مان بھی بڑھایا تھا اور بچیوں کے لیے تعلیم حاصل کرنے کے بھرپور مواقع بھی فراہم کیے تھے۔ انہوں نے جیسے جیسے رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج قائم کیے ویسے ویسے علم کی روشنی ہر طرف پھیلتی چلی گئی جو تعلیم نسواں کا سنہرا باب ہے۔

مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اہل کراچی کے لیے بالعموم، بانٹوا میمن اور برادری کے لیے بالخصوص ایسے عمدہ تعلیمی ادارے قائم کیے تھے جنھوں نے بعد میں جاکر ان کے لیے علم حاصل کرنے کے ایسے ایسے دروازے کھولے کہ ان کی وجہ سے ان کے لیے تعلیم کی راہیں روشن ہوتی چلی گئیں۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی بے لوث تعلیمی خدمات اس شہر قائد کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہیں، آپ نے خاص طور سے بانٹوا میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی برادری کی بچیوں کو جس طرح تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا، وہ تاریخ کا حصہ ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں بچیوں کی تعلیم میں خصوصی دلچسپی لیتی تھیں۔ وہ ہمیشہ یہ کہتی تھیں، علم وہنر ایک ایسی کنجی ہے جو ہر مصیبت کے وقت کام آتی ہے جو لڑکیوں کے لیے مخصوص تھا۔ اس عہدے پر فائز ہونے کے بعد حاجیانی ماں نے بڑی زبردست پرفارمنس دکھائی اور بچیوں کے لئے رونق اسلام گرلز اسکولز قائم کیں اور دل وجان سے اپنے ذمے لگائے گئے کاموں کو انجام دیا۔ حالانکہ حاجیانی ماں کو اسکول کے چلانے کا کوئی عملی تجربہ نہیں تھا مگر پھر بھی انہوں نے اپنی ذاتی صلاحیت سے کام لیتے ہوئے رونق اسلام گرلز اسکولوں کو چلایا تو لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ان کی وجہ سے وہ اسکولز فوراً ہی چل پڑے اور جلد ہی ترقی کی منازل بھی طے کرنے لگے جس پر ہر طرف ان کی تعریف وتوصیف کے چرچے ہونے لگے اور وہ یعنی محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں جلد ہی شہرت کی بلندیوں تک جا پہنچیں۔ مگر آج وہ ہمارے درمیان نہیں ہیں البتہ ان کے پڑھائے گئے خلوص ومحبت کے درس ہمیں آج بھی یاد ہیں اور ہم سے ہر ایک کہتے ہیں: ''ہم انہیں کبھی نہیں بھول سکیں گے۔''

بچیوں کی تعلیم کے لئے رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج کا قیام بے مثال کارنامے ہیں

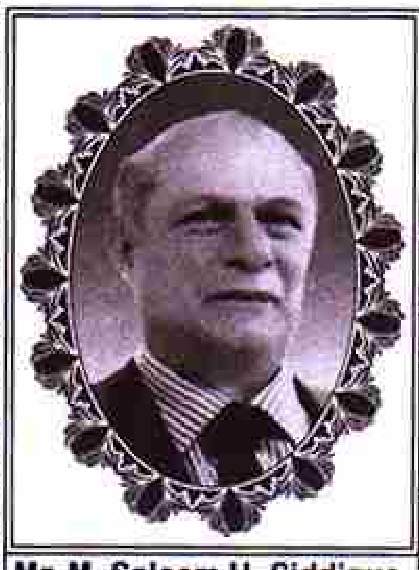

Mr. M. Saleem H. Siddique Bikiya

جناب محمد سلیم محمد صدیق بکیا

سینئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو اس دنیا سے رخصت ہوئے کم و بیش تین دہائیاں گزر چکی ہیں۔ مرحومہ 18 دسمبر 1990ء کو جبکہ وہ اپنی عمر عزیز کی 91 برس میں اپنے خالق حقیقی سے جاملیں اور اس طرح حاجیانی ماں کی زندگی کا وہ سفر اپنے اختتام کو پہنچا جو 20 جنوری 1899ء کو بانٹوا میں شروع ہوا تھا۔ وہ اس شہر میں حاجی احمد بلوانی (اکونی) کے گھر پیدا ہوئی تھیں۔

حاجی احمد بلوانی (اکولی) ملازمت کے سلسلے میں بمبئی میں رہتے تھے جہاں حاجیانی ماں نے پڑوسیوں سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑی بہت اردو بھی پڑھی تھی۔ یہ ان کی مجموعی تعلیم تھی جس کے سرمائے کی بنیاد پر انہوں نے اپنی پوری زندگی گزار دی تھی اور پاکستان آنے کے بعد تو انہوں نے اپنی برادری کی بچیوں میں تعلیم کا شوق اجاگر کرنے کے لیے اپنی پوری زندگی وقف کردی تھی وہ صرف تیرہ یا چودہ برس کی تھیں کہ ان کی شادی کردی گئی مگر شادی کے صرف چھ سال بعد ان کے شوہر حاجی سلیمان حاجی غنی موٹن بھی انتقال کر گئے۔ اس کے کچھ عرصے بعد ان کی بڑی بیٹی بھی دنیا سے رخصت ہوگئی۔ اب ان کا کوئی بھی بچہ زندہ نہیں تھا شوہر پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوچکے تھے۔ بچے بھی زندہ نہ رہ سکے اور محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں اس بھری دنیا میں بالکل تنہا رہ گئیں۔ مگر انہوں نے اس دکھ کو اپنی زندگی کا روگ نہ بنایا بلکہ دوسرے بچوں پر توجہ دینی شروع کردی۔ رونق اسلام اسکولز اور گرلز کالج انہی کے بے مثال کارنامے ہیں جن کی وجہ سے بانٹوا میمن برادری، میمن برادری اور کراچی کی بچیوں میں علم کے چراغ روشن ہوئے اور خاص طور سے لڑکیوں میں علم کے اجالے پھیل گئے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو دیکھ کر اور ان کے کام کرنے کے انداز کو دیکھ کر کوئی بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ بہت معمولی پڑھی لکھی ہیں مگر انہوں نے اپنی اس کمی کو اس طرح دور کیا کہ پوری برادری کی بچیوں کو تعلیم یافتہ اور باشعور بنانے کا عزم کیا اور ان بچیوں کو زیور تعلیم سے کچھ اس طرح آراستہ کیا کہ بعد میں یہ تعلیم یافتہ بچیاں اپنی برادری اور اپنے والدین کے لیے نئی طاقت اور نئی امید بن گئیں۔ حاجیانی صاحبہ جس کام کے لیے اس دنیا میں تشریف لائی تھیں وہ انجام دینے کے بعد لگ بھگ نوے سال کی عمر میں واپس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں چلی گئیں۔ مگر ایسا لگتا ہے جیسے وہ آج بھی ہمارے درمیان موجود ہیں۔ ویسے بھی علم کے چراغ روشن کرنے والے تو دنیا سے کبھی نہیں جاتے اور اپنے چاہنے والوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ چنانچہ حاجیانی صاحبہ آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو خوشیاں اور سرشاری نصیب فرمائے۔ آمین

حاجیانی خدیجہ ماں کی تعلیمی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی

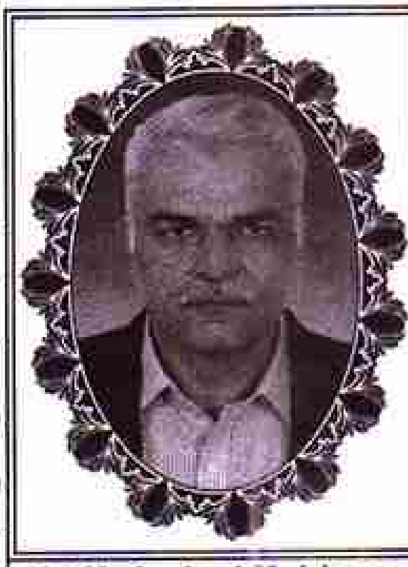

Mr. M. Arshad M. Idrees Jangda

جناب محمد ارشد محمد ادریس جانگڑا

جونیئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی کا نام بانٹوا میمن اور میمن برادری کی تاریخ میں ہمیشہ روشن و تابندہ رہے گا۔ پاکستان بننے کے بعد کراچی میں لڑکیوں کی تعلیم حاصل کرنے کا ادارہ قائم کرنے کا سہرا محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے سر ہے۔ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج محترمہ حاجیانی اماں کی انتھک محنت اور جدوجہد کا نتیجہ ہیں جہاں آج سیکڑوں بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ حاجیانی اماں کی پوری زندگی سادگی کا پیکر تھی۔ ہر کام اپنے ہاتھ سے کرنے میں فخر محسوس کرتی تھیں۔ کسی کے سہارے کی قائل نہیں تھیں۔

زندہ قومیں اپنے محسنوں کے احسانوں کو کبھی فراموش نہیں کرتیں بلکہ ان کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے ان کی خدمات کو اجاگر کرتی ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے کے عزم کا اظہار کرتی ہیں۔ میرے خیال میں مجوزہ میمن سماج کا دسمبر 2021ء کا خصوصی شمارہ موجودہ فروغ تعلیم نسواں کے تقاضوں کو پورا کرے گا۔

حاجیانی ماں صرف بانٹوا میمن برادری مادر تعلیم نہ تھیں بلکہ وہ تو پوری قوم کی ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کی مادر تعلیم تھیں۔ انہوں نے اپنی بچیوں کو معاشرے کے گھٹن زدہ ماحول سے نکال کر روشن اور منور بلندیوں پر لا کھڑا کیا۔ انہوں نے تعلیم نسواں اور تربیت نسواں کے لیے بلا امتیاز رنگ و نسل خدمات انجام دیں۔ ان کی گراں قدر خدمات آسمان پر جگمگاتے ستاروں کی ہمیشہ درخشاں و تابندہ رہیں گی بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ حاجیانی ماں کی زندگی میمن برادری کی خواتین کے لیے ایک مثالی اور انسانی زندگی کی عظمت کا ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم سب کو اور ہماری نئی نسل کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے (آمین)۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) نے خود تو تعلیم حاصل نہیں کی اور نہ اس شعبے میں برتری حاصل کی مگر دوسروں کے لیے تعلیم کے راستے کھول کر اور خاص طور سے میمن برادری کی بچیوں اور خواتین کی تعلیم کی طرف راغب کرا کے اس برادری کی خواتین میں تعلیم کا انقلاب پیدا کر دیا۔ یہ انہی کا فیضان ہے کہ آج اس برادری میں تعلیم یافتہ بچیوں کی کوئی کمی نہیں ہے بلکہ یہ بچیاں اس تعلیمی شعبے میں لڑکوں سے آگے نکل رہی ہیں۔ بلاشبہ اس سارے انقلاب کا پورا کریڈٹ برادری کی مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کو دیتا ہوں۔ محترمہ حاجیانی ماں نے رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج قائم کیے تھے اور ساری زندگی خود ان کی سرپرستی کی جس کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ لڑکیاں حصول تعلیم کی طرف راغب ہوئیں اور آج یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوتی ہے کہ ہماری برادری کی اکثر لڑکیاں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اور زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی نمایاں مقام حاصل کر رہی ہیں۔

حاجیانی خدیجہ ماں نے رونق اسلام اسکولز اور گرلز کالج اپنی انتھک کوششوں سے قائم کیے

Mr. M. Aijaz Rehmatullah Bharamchari

جناب محمد اعجاز رحمت اللہ بھرم چاری

جوئنیر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی (مرحومہ) کے قائم کردہ تعلیمی اداروں میں قوم کی بچیاں ابتدائی جماعتوں سے لے کر ڈگری کالج تک کی تعلیم حاصل کر رہی ہیں۔ آپ نے بانٹوا سے ہجرت کے بعد کراچی میں علم کی شمع روشن کی جس نے ہر چہار سو روشنیاں بکھیر دیں۔ سب سے پہلے خدیجہ ماں نے نانک واڑہ میں رونق اسلام گرلز اسکول کی داغ بیل ڈالی۔ 1965ء میں کھارادر کے علاقے میں مخیر حضرات کے تعاون سے لڑکیوں کے لیے پہلا ڈگری کالج قائم کیا تھا۔ یہ کالج جس کا نام رونق اسلام گرلز ڈگری کالج تھا۔ پاکستان اور بیرون ملک ہر جگہ پر ان اسکولوں کی تعلیم یافتہ اور تربیت کردہ لڑکیاں (طالبات) بانٹوا میمن اور میمن برادری اور محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے باعث صد توقیر و افتخار بنی ہوئی ہیں۔

مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں نے برادری کی بچیوں میں علم کی شمع روشن کی جو آج تک رونق اسلام گرلز اسکولوں اور رونق اسلام گرلز ڈگری کالج اور دستکاری کے مراکز کی صورت میں ہمیں مرحومہ کی یاد دلا رہے ہیں۔ یہ بات سب نے تسلیم کی ہے کہ علم ایک ایسی کنجی ہے جو ہر مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ تعلیم اور ہنر وہ دولت ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی بچیوں کے لئے تعلیمی خدمات اہل کراچی کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آپ نے خصوصاً بانٹوا میمن اور میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی قوم کی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے جو جدوجہد کی تاریخ میں اس کا ذکر سنہرے حروف سے کیا جائے گا۔

حاجیانی ماں نے لڑکیوں کی تعلیم کے لیے نصف صدی سے زائد عرصہ تک جو خدمات انجام دیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ آپ نے لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا بیڑا اس وقت اٹھایا جس وقت ان کو تعلیم دلانا ایک عیب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے قائم کیے ہوئے اسکولز اور کالج چاہے وہ رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر ہو یا نانک واڑہ یا فیڈرل بی ایریا، آپ کی علم دوستی کا بین ثبوت ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں آپ کا خون پسینہ شامل ہے۔ آپ ان تعلیمی اداروں کا دھڑکتا ہوا دل تھیں جو ان کی آغوش میں پروان چڑھنے والی نسل کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کے لیے مضطرب ہے۔ خدیجہ حاجیانی ماں کو متعدد بار اعزازات سے نوازا گیا۔ تعلیم نسواں کے میدان میں آپ کی خدمات کو ہر ملک میں ہر سطح پر سراہا گیا۔ متعدد بار ان کا اعتراف کیا گیا۔ خدیجہ ماں کو انعامات، اعزازات، میڈلز اور دیگر قیمتی تحائف پیش کیے گئے مگر آفریں ہے مادر تعلیم پر کہ انہوں نے کبھی ان انعامات اور قیمتی تحائف کو قبول نہ کیا۔ تعلیم کے میدان میں مرحومہ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں اور نیکی پارسائی بلند اخلاق پر مبنی جو مثالی زندگی گزاری ہے، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور قوم کی ہر بچی اور ہر خاتون کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے (آمین)

فروغ تعلیم نسواں کے لئے محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی گراں قدر خدمات

جناب انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا
اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

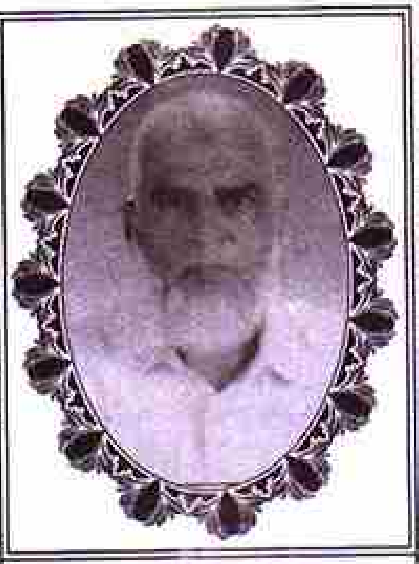

Mr. Anwar Haji Kassam Kapadia

خدیجہ حاجیانی ماں نے برادری کی بچیوں میں علم کی شمع روشن کی جو آج تک رونق اسلام گرلز اسکولوں اور رونق اسلام گرلز ڈگری کالج اور دستکاری کے مراکز کی صورت میں ہمیں مرحومہ کی یاد دلا رہے ہیں۔ یہ بات سب نے تسلیم کی ہے کہ علم ایک ایسی کنجی ہے جو ہر مصیبت کے وقت کام آتی ہے۔ تعلیم اور ہنر وہ دولت ہے جسے کوئی چھین نہیں سکتا۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی تعلیمی خدمات اہل کراچی کے لیے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

آپ نے خصوصاً بانٹوا میمن اور میمن برادری کی خواتین میں تعلیم نسواں کی وہ روح پھونکی اور اپنی قوم کی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے جو جدوجہد کی تاریخ میں اس کا ذکر سنہرے حروف سے کیا جائے گا۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں جیسی پرخلوص شخصیات اور ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ مادر تعلیم خدیجہ حاجیانی ماں کو ہم سے جدا ہوئے 31 سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ان کی کمی بانٹوا میمن جماعت، میمن برادری اور عوام الناس کی بچیوں میں ہمیشہ محسوس کی جاتی رہیں گی۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اپنی پوری زندگی تعلیم کی ترویج و اشاعت میں صرف کر دی۔ انہوں نے تعلیم نسواں کے لیے جو رونق اسلام گرلز اسکولوں و کالج کے پودے لگائے تھے وہ تناور درخت بن کر آج مستحکم ہو گئے ہیں۔

محترمہ خدیجہ ماں عظمت کا ایک امتیازی نشان تھیں جس کی روشنی نہ صرف اردگرد بلکہ میلوں، کوسوں تک اندھیرے دور کر دیتی ہے۔ مرحومہ کو تعلیم نسواں کے ساتھ مشرقی تہذیب اور اسلامی اقدار سے بے پناہ وابستگی تھی۔ عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے رونق اسلام اسکولوں و کالج اور دستکاری اسکول کو قائم کر کے جو ایجوکیشن کو عام کیا یہ بے لوث اور گراں قدر تعلیمی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ آپ کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اور کالج نہ صرف شہر کراچی کی بچیوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر کے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ قوم کی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے میدان میں حاجیانی ماں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس لائق ہیں کہ انہیں سنہری حروف سے رقم کیا جائے گا۔ ماضی، حال اور مستقبل میں میمن برادری میں تعلیم نسواں کے میدان میں مادر تعلیم حاجیانی خدیجہ ماں کے حوالے سے سدا یاد رکھی جائیں گی۔ میمن برادری کے بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی داغ بیل ڈال کر برادری کے غیر تعلیم یافتہ افراد کو اسکالرشپ دے کر زیور تعلیم سے آراستہ کیا تھا اور بابائے تعلیم کا خطاب پایا بالکل اسی طرح حاجیانی خدیجہ ماں نے آل پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی نے رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج قائم کر کے قوم کی بچیوں کے مستقبل کو سنوار دیا اور مادر تعلیم کا خطاب پایا۔

مادرِ تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ نے ناخواندہ بچیوں کو خواندہ بنانے کا بیڑا اٹھایا

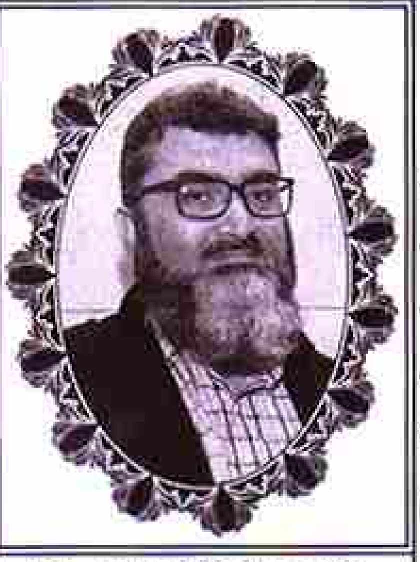

Mr. Faisal M. Yaqoob Diwan

جناب محمد فیصل محمد یعقوب دیوان

جوائنٹ سیکریٹری اول بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں اس دنیائے فانی سے 31 سال قبل رخصت ہو چکی ہیں مگر ان کی یادگاریں اور ناقابل فراموش کارنامے اور تعلیمی و سماجی خدمات آج بھی ہمارے درمیان مختلف شکلوں میں موجود ہیں ان کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج نہ صرف قوم کی بچیوں کی تعلیمی ضرورت کو پورا کر کے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ ملک وملت کے تعلیمی تقاضوں کو بھی پورا کر رہے ہیں۔ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج کا قیام ان کی اس دلی خواہش کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ غیر تعلیم یافتہ لڑکیوں کو بلا کسی امتیاز کے تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا۔ مرحومہ محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ اپنے وسائل اور مخیر حضرات کے بھرپور مالی تعاون سے اپنی پرخلوص ساتھی خواتین کے ساتھ مل کر علم کی دنیا اور علم کی تاریخ میں جو کارنامہ انجام دیا ہے وہ پاکستان میں کراچی کے عوام کو ہمیشہ ان کی تعلیمی خدمات کی یاد دلاتا رہے گا۔

حاجیانی ماں نے بانٹوا میمن برادری کے مخیر حضرات کے تعاون سے جو تعلیمی ادارے قائم کیے ان میں دینی تعلیم اور اسلامی روایات کو بہت اہمیت دیتی تھیں اور خود بھی سختی کے ساتھ عمل کرتیں اور اساتذہ کو بھی ہدایت کرتیں یہی آپ کی کامیابی کی روشن دلیل تھی۔ مرحومہ کی تعلیم نسواں کے سلسلے میں کوششوں کے سبب آج برادری کی بے شمار بہنیں لیڈی ڈاکٹرز اور اہم ڈگریاں حاصل کر چکی ہیں علاوہ میٹرک پاس بہنوں کی تعداد ان گنت ہے۔ انہوں نے یہاں پہنچتے ہی بے سروسامانی کے عالم میں محض اپنی ذاتی جدوجہد اور کوشش اور رفقا، خواتین اور مخیر حضرات کا تعاون لے کر 1948ء میں رونق اسلام گرلز پرائمری اسکول کے نام سے نانک واڑہ میں ایک اعلیٰ معیار کے اسکول کی بنیاد رکھی اور اس ادارے کے اخراجات کے لیے انہوں نے اپنی میمن برادری کے مخیر حضرات سے درخواست کی اور انہیں مالی سپورٹ دینے پر مجبور کیا جس میں احمد داؤد اور حسین قاسم دادا کے نام سرفہرست ہیں۔ اس کے بعد کھارادر اور فیڈرل بی ایریا میں رونق اسلام گرلز اسکولز قائم کیے۔ تعلیمی ادارے قائم کرنے کے بعد بھی تشنگی برقرار رہی لگن محنت اور کوشش میں کوئی کمی نہ ہوئی بالآخر انہوں نے رونق اسلام گرلز کالج کے نام سے ایک اور تعلیمی ادارے کی بنیاد ڈالی جو ان کی مسلسل کوششوں سے چند سال میں ڈگری کالج بن گیا۔ یہ تعلیمی ادارے مرحومہ کی تعلیمی خدمات کو یاد دلاتے رہیں گے۔ جسمانی طور پر حاجیانی ماں ہم سے جدا ضرور ہوئی ہیں مگر ان کی باتیں، یادیں اور تعلیمی درس گاہیں ہمیں ان سے کبھی جدا نہیں کریں گی۔ وہ ہم میں ہمیشہ زندہ رہیں گی۔ حاجیانی ماں نے اپنی حیات میں شب و روز کوششوں اور کاوشوں کے بعد متعدد تعلیمی ادارے قائم کر کے ثواب جاریہ کا لامتناہی سلسلہ جاری کر دیا ہے جو ابد تک قائم رہے گا۔ علم کی روشنی ہر سو پھیلتی رہے گی اور اس سے علم کے پیاسے سیراب ہوتے رہیں گے۔

مادرِ تعلیم کے قائم کردہ تعلیمی ادارے فروغ تعلیم نسواں میں کوشاں

Mr. M. Shahzad M. Haroon Kotharri

جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری

جوائنٹ سیکریٹری دوم بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) نے قوم کی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کی شب و روز کاوشیں کیں۔ بانٹوا میں پیدا ہوئیں۔ فروغ تعلیم کا عملی سفر وہیں سے شروع کیا۔ تعلیم نسواں کے حوالے سے آپ کی گراں قدر خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ ہجرت کرنے والے دیگر افراد اپنی منقولہ جائیدادیں اور قیمتی دستاویزات کے ساتھ پاکستان آئے جبکہ خدیجہ حاجیانی ماں اپنے مدرسے کے پلاٹ کی دستاویزات اور اس کی تعمیر کے لیے جمع شدہ نقد رقم کے ساتھ پاکستان پہنچیں۔ یہ تعلیمی ادارے مرحومہ کی تعلیمی خدمات کو یاد دلاتے رہیں گے۔ یہاں بانٹوا کے مخیر حضرات کے تعاون اور عملی تعاون سے رونق اسلام گرلز اسکول و کالج قائم کئے۔ آج ان کی قائم کردہ درس گاہوں سے کم از کم چھ سے سات ہزار طالبات علم سے فیض یاب ہوتی ہیں۔ جن میں بہت سی فارغ التحصیل بچیاں ملک و قوم کی خدمت میں مصروف ہیں۔

مادر تعلیم نے اپنی زندگی کا بڑا حصہ تعلیم کے عام کرنے میں وقف کر دیا۔ عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ مانا کہ ہم آج وہ نہیں رہے جو آج سے ایک صدی قبل تھے۔ پھر بھی آج ایک اور مادر تعلیم کی ضرورت ہے جو آگے آئے اور منجدھار میں پھنسی نیا کو کنارے لگائے ہم محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ کے لگائے ہوئے ان درختوں کو جلا بخشیں۔ حاجیانی ماں کو خراج عقیدت پیش کرنے کا اور ان کی خدمات کا اعتراف کرنے کا سب سے بڑا اور موثر طریقہ یہی ہے کہ ہم وہ کام کریں جو انہیں پسند تھے جس کی خاطر وہ زندہ رہیں اور جس کو انہوں نے اپنی زندگی میں سب سے عزیز رکھا۔

خدیجہ حاجیانی ان عظیم ہستیوں کی صف اول میں نظر آتی ہیں جن کی خدمات کا اعتراف ان کی زندگی میں ہی کیا گیا اور ان کی وفات کے بعد وہ اعترافات کیے گئے کہ تاریخ کا انمٹ حصہ بن گئے۔ ایسی ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ بانٹوا میمن جماعت میں ان کی کمی ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی داستان جدوجہد بہت طویل ہے۔ ان کے کارنامے لامحدود ہیں۔ ان کی خدمات کا کوئی شمار نہیں۔ ان چند سطروں میں ان کے کاموں کو سمیٹنا ممکن نہیں۔

حاجیانی خدیجہ ماں کی سماجی اور تعلیمی خدمات اس قدر زیادہ ہیں کہ شاید ان کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہ ہو سکے مختصراً یہی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے میمن برادری کی خواتین کی بھلائی اور فلاح و بہبود کے لئے اپنی تمام زندگی کو وقف کر دیا تھا۔ برادری کی خواتین کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے لئے آپ نے جن اسکولوں اور کالج کو قائم کیا وہ نہ صرف میمن برادری بلکہ شہر کراچی کے لئے وہ عظیم تحفہ ہیں جن کے لئے ہم سب کو ان کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

صراط مستقیم

نیکی کے کاموں میں تعاون ہر حال میں ضروری ہے

تعاون علی الخیر

ممتاز دانشور حکیم محمد سعید شہید کی ایک اہم اور یادگار تحریر

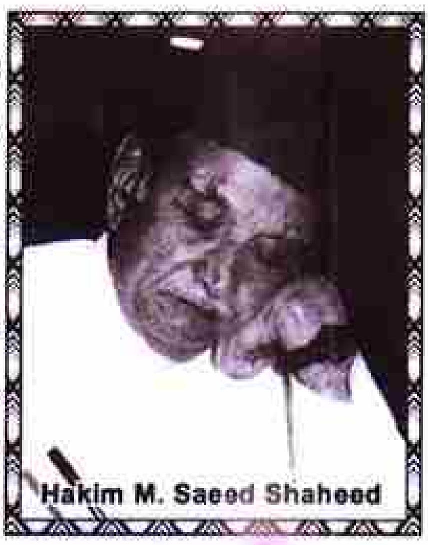

Hakim M. Saeed Shaheed

خالق کائنات اپنے بندوں سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور اسی لیے وہ چاہتا ہے کہ تمام انسان اس کی اطاعت کریں اور آپس میں مل جل رہیں تاکہ کرہ ارض امن و امان اور سکون اور اطمینان کا گہوارہ بنا رہے اور تمام مخلوقات چین کی زندگی بسر کریں۔

امن و سکون کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے کہ تمام لوگ ایک دوسرے سے محبت کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور برابری کا سلوک کریں۔ ایک دوسرے کا ہاتھ بنائیں۔ ایک دوسرے کے دکھ درد میں کام آئیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا ہر معاملے میں انسان بلا امتیاز ایک دوسرے کا ہاتھ بنائے؟ اسلامی شریعت ہر قسم کے بے مقصد اور نقصان دہ تعاون کی قائل نہیں ہے۔ اسلام انسانوں کو حکم دیتا ہے کہ پر سکون معاشرہ قائم کرنے کے لیے صرف خیر، نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ہی تعاون کریں۔ برے کاموں میں اللہ کی نافرمانی میں اور انسان کو نقصان پہنچانے میں ہرگز تعاون نہ کیا جائے۔ یعنی تعاون، خیر اور اچھے کام کی بنیاد پر ہونا چاہیے۔ برے کاموں میں کسی کی معاونت صرف گناہ ہی نہیں ہے بلکہ نیکیوں کے ساتھ ظلم بھی ہے اس لیے کہ برائیوں کی حوصلہ افزائی سے نیکی ختم ہوتی اور انسان دوسرے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس کی مثال اس ترقی یافتہ دور میں بھی ملتی ہے اور قدیم زمانے میں بھی۔

قدیم دور میں زیادہ تر جنگیں اسی وجہ سے لڑی جاتی تھیں کہ تعاون کے لیے خیر کی شرط نہ تھی۔ کسی قبیلے کے ایک شخص نے کوئی کام کیا اور اس نے قبیلے والوں کو آواز دی تو بلا امتیاز خیر و شر اس قبیلے کے تمام افراد کے لیے ضروری ہوتا تھا کہ اس کی مدد کریں۔ آج بھی نسلی، جغرافیائی بنیاد پر

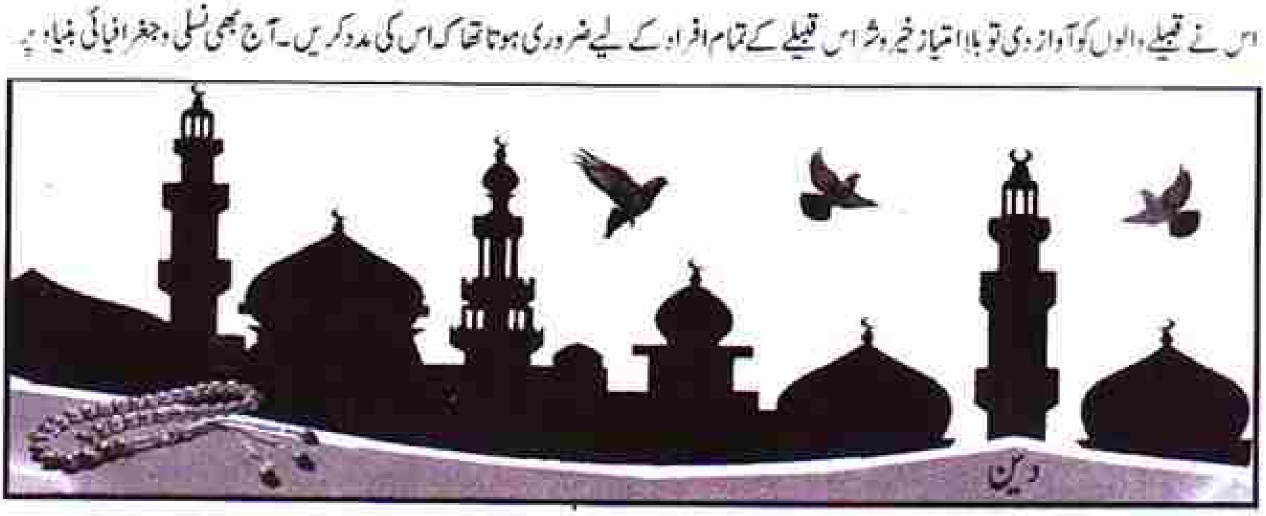

بڑی بڑی زیادتیاں اور ناانصافیاں کی جا رہی ہیں۔ اسلام اس کا نہ صرف مخالف ہے بلکہ اس کو جاہلیت سے تعبیر کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمایا کہ تقویٰ اور نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، گناہ اور سرکشی کے کاموں میں ہرگز تعاون نہ کرو۔ اس طرح اسلام نے تمام دین دار انسانوں کو تعاون کا پیمانہ عطا کر دیا اور یہ بتا دیا کہ نیکی اور خیر میں تعاون رضائے الٰہی ہے۔ اس کے مقابلے میں شر اور برائی میں تعاون اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور فطرت الٰہی کی بدترین خلاف ورزی ہے۔

آنحضرت ﷺ کا یہ بہت ہی مشہور فرمان ہے: ''اپنے بھائیوں کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہوں یا مظلوم!''

صحابہ کرامؓ نے حیرت کے ساتھ دریافت کیا کہ مظلوموں کی حمایت کی بات تو سمجھ میں آگئی لیکن ظالم کی حمایت؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ظالموں کی حمایت یہ ہے کہ انھیں ظلم سے روکا جائے۔'' مدد کا یہی مطلب ہے کہ ظلم سے باز رکھا جائے جو عتاب الٰہی اور عذاب جہنم سے نجات پانے کا موجب ہوگا۔ اس سے بڑھ کر کسی کے ساتھ تعاون کیا ہو سکتا ہے کہ اس کی عاقبت سنوار دی جائے۔

نیکی کے کاموں میں تعاون ہر حال میں ضروری ہے۔ ظالم اگر اپنا بھائی بھی ہو تو بھی اس کے ظلم کی حمایت اسلامی شریعت میں جائز نہیں اس لیے کہ اسلام میں تعاون کی شرط بھلائی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسمگلنگ، بلیک مارکیٹنگ، ملاوٹ، چور بازاری، فریب، رشوت ستانی وغیرہ میں ہرگز تعاون نہ کیا جائے۔ چور، مجرم اور بے ایمان کے ساتھ تعاون کا مطلب ان کے گناہوں میں شریک ہونا ہے، اسی لیے فرمایا کہ سود لینے والے، سود دینے والے اور اس آلودگی میں بالواسطہ ملوث ہونے والے سب گناہ گار ہیں۔ ان غیر اسلامی کاموں میں تعاون اسلامی تعلیم کے خلاف ہے اور اس سے معاشرے کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔

اس لیے مسلمانوں کا فرض ہے کہ تعاون صرف اچھے کاموں میں کریں۔ اس نقطہ نظر سے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ اور صدقات اور امداد کی رقوم سماجی اور فلاحی اداروں، یتیم خانوں، درس گاہوں اور دوسرے کار خیر کے کاموں میں لگانے کے بجائے پیشہ ور فقیروں کو دیتے ہیں کیا وہ صحیح کر رہے ہیں یا پیشہ ورانہ فقیری کو فروغ دے رہے ہیں؟ یہ بات اصولی طور پر یاد رکھنے کی ہے کہ برے کام میں ہرگز تعاون نہیں کرنا ہے بلکہ ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیے تاکہ برائیوں کا خاتمہ ہو سکے۔ افراد ہی کے مجموعے کا نام معاشرہ ہے اسی لیے تمام افراد کی خوشی اور خوش حالی اس بات پر منحصر ہے کہ افراد خوش اخلاق ہوں ایک دوسرے کے ساتھ اچھے کاموں میں تعاون کریں اور برے کاموں سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں۔ جب ایسا ہوگا تو قدرتی طور پر معاشرہ اچھے لوگوں کا مجموعہ ہوگا اور تمام افراد نیکی اور خیر کی کوشش کرتے رہیں گے۔

معاشرے کے ہر فرد کا یہ بنیادی فرض ہے کہ اچھے کاموں میں ہاتھ بٹائے اور نیکی کی تلقین کرتا رہے۔ ہمارے معاشرے میں ابھی اس قسم کے امتیاز کی بڑی کمی ہے مثلاً اسمگلر جو ملک اور قوم کا دشمن ہوتا ہے عام طور پر دولت مند ہونے کی وجہ سے برائیوں میں شامل رہتا ہے اور عوام بالواسطہ اس کے ساتھ تعاون کرتے ہیں یعنی جان بوجھ کر اس بدترین برائی سے لاپرواہی کرتے ہیں۔ اس طرح پورے معاشرے کو اور اپنی ذات کو نقصان پہنچانے کا سبب بنتے ہیں۔

عام طور پر یہ شکایت سنی جاتی ہے کہ بعض افراد چور بازاری کرتے ہیں قیمتوں میں من مانا اضافہ کرتے رہتے ہیں، کھانے کی چیزوں میں بھی ملاوٹ سے باز نہیں آتے اور دوائیں بھی ان کی بدولت ملاوٹ سے محفوظ نہیں اور سب برائیاں اس لیے پروان چڑھتی رہتی ہیں کہ ہم ان سے غفلت برتتے ہیں، ہم جرائم پیشہ لوگوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔ یعنی ایک جانب تو ہم مجرموں کو خبردار نہیں کرتے اور ان کے خاتمے کے لیے

حکومت وقت کا ہاتھ نہیں بٹاتے اور دوسری جانب انھیں معاشرے میں عزت اور شرافت کا مقام دیتے ہیں اور ان کی ایسی اشیا خرید کر برائی کی سرپرستی کا جرم کرتے ہیں۔

اسلامی شریعت کے احکام اس معاملے میں بالکل واضح ہیں۔ تعاون صرف نیکی اور بھلائی میں ہونا چاہیے اور ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ تمام افراد کو وہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ اگر ایسا ہوا تو معاشرے سے برائیوں کا بہت جلد خاتمہ ہوسکتا ہے۔ پاکستان ایک اسلامی معاشرہ بنانے کی جدوجہد میں لگا ہوا ہے، اس لیے ہماری سب کی ذمہ داری اس کار خیر کے ساتھ تعاون ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا معاشرہ بنانے کی ہدایت اور توفیق دے، جو ہر قسم کے جرائم سے پاک ہو۔ (بشکریہ: ماہنامہ ہمدرد صحت۔ شمارہ نومبر 1993ء)

احتیاط کیجیے زندگی بہت قیمتی ہے

اک ذراسی غلطی سے

سب کچھ جل کر خاک ہوگیا

کیسے ہماری چھوٹی سی غلطی اکثر بڑے حادثے کا باعث بن جاتی ہے

- ☆ چولہا کھلا رہ گیا
- ☆ اسٹارٹ موٹر سائیکل پہ بچے کو بٹھا کر سگریٹ پیا
- ☆ لٹکتے پلو کے ساتھ کھانا پکایا
- ☆ چلتے ہوئے جنریٹر میں پیٹرول ڈال دیا
- ☆ بچے کو گود میں لے کر گرم چائے پی
- ☆ گیس ٹھیک سے بند نہیں کی
- ☆ بجلی کا کھلا تار بچوں کی رسائی میں آگیا
- ☆ کھولتا پانی زمین پر رکھ دیا
- ☆ بجلی کے ایک سوکٹ پہ بہت سے کنکشن لگادیئے
- ☆ سلگتا سگریٹ زمین پر پھینک دیا
- ☆ چارج ہوتا ہوا موبائل کان سے لگالیا
- ☆ بجلی کا کنڈا ڈالنے کی کوشش کی
- ☆ آگ پکڑنے والی اشیاء کو آگ سے دور نہ رکھا
- ☆ زیر زمین ٹینک میں لائٹر یا دیا سلائی روشن کی

اور آگ بھڑک اٹھی

☆ آنکھ کھلی رکھیے ☆ آنچ دھیمی رکھیے

ترانہ میمن

ممتاز شاعرہ
محترمہ پروفیسر زینت کوثر لاکھانی
سابقہ پرنسپل میمن مرکز فیڈرل بی ایریا

میمن ہے میرا نام مجھے جان سے پیارا
عالم میں سدا چمکے یونہی میرا ستارا

ہے دل کی صداقت سے مرا رب پہ ہے ایماں
اور نام محمد ﷺ پہ مری جان بھی قرباں

دنیا میں بسی جاکے جہاں میمنی ٹولی
باتوں میں وہاں سب نے فقط میمنی بولی

موضوع سخن رہتی ہے بولی مری اکثر
ہنستے ہیں مرے یار مری طرز ادا پر

وہ میرے تلفظ کو بناتے ہیں نشانہ
جینت ہے یہ زینت تو شبانہ ہے سبانہ

بزنس کے کئی گر مری مٹھی میں پڑے ہیں
سونے کے بنے ہاتھ جو مٹی میں پڑے ہیں

زر مال کی نعمت جو مجھے رب نے عطا کی
توفیق بھی دی مجھ کو وہاں جودو سخا کی

امت نے محمد ﷺ کی یہاں جب بھی پکارا
میمن نے غریبوں کے لئے مال ہے وارا

اس پاک وطن کے لئے بیڑا جو اٹھایا
قائد نے بھی امداد کو یوں پاس بلایا

میمن نے لٹائے تھے یوں چاندی کے خزانے
یوں ملک سنوارا ہے یہ میمن کی عطا نے

اس ملک کے بچوں کی جو حالت کو سنوارے
میمن نے بنائے کئی خیراتی ادارے
اسکول بھی کالج بھی دواخانے بنائے
بیوہ و یتیموں کے ٹھکانے بھی بنائے

اور ہاتھ سے محنت کا سبق ان کو پڑھایا
مچھلی کو پکڑنے کا سلیقہ بھی سکھایا

سو بات کی اک بات یوں کہتے یہ بڑے تھے
کمزور قبیلے تھے جو آپس میں لڑے تھے

بھائی نہ کبھی اپنے ہی بھائی سے جدا ہو
سب میمنوں کی دنیا میں بس ایک صدا ہو

پرکھوں نے ہمارے یہی پیغام دیا ہے
مخلوق کی خدمت کا ہمیں کام دیا ہے

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

مجلس عاملہ کے 20 مرد اراکین کے تین سالہ انتخاب

ادارے کے رجسٹرڈ مرد ممبران کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ادارے کے تین سال 2022 - 2021ء تا 2024 - 2023ء کے لئے مجلس عاملہ کے 20 مرد ممبران جن کی عمر 30 سال سے زائد ہو اور شادی شدہ ہوں۔ ان کے انتخابات بروز ہفتہ مورخہ 25 دسمبر 2021ء کو بانٹوا میمن جماعت آفس / بانٹوا میمن جماعت ہال نزد راجہ مینشن میں صبح 9 بجے تا شام 5 بجے تک منعقد ہوں گے۔

1- امیدواری فارم حاصل کرنے لئے امیدواروں کو خود ہی آنا ہوگا اور ساتھ اپنے جماعت کا اصل ممبر شپ کارڈ اور اصل شناختی کارڈ لانا ہوگا، جماعت کے ممبر شپ کارڈ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں جمع کروانی ہوں گی۔

2- امیدواری فارم بروز بدھ مورخہ یکم دسمبر 2021ء تا بروز پیر مورخہ 6 دسمبر 2021ء تک (علاوہ تعطیلات) تین بجے تا ساڑھے سات بجے تک مبلغ تین ہزار روپے امیدواری فیس (نا قابل واپسی) ادا کر کے حاصل کرنا ہوگا اور فیس ادائیگی رسید حاصل کرنی ہوگی۔

3- امیدواری فارم میں درج کوائف پر کر کے بروز بدھ یکم دسمبر 2021ء تا بروز پیر مورخہ 6 دسمبر 2021ء تک (علاوہ تعطیلات) اپنے جماعت کے ممبر شپ کارڈ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں اور دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر (پشت پر اپنا نام لکھ کر) دوپہر تین بجے تا سات بجے تک جمع کروایا جا سکے گا۔ امیدواری فارم جمع کروائے جانے پر رسید حاصل کرنی ہوگی۔

4- بروز پیر مورخہ 6 دسمبر 2021ء کی رات پونے آٹھ بجے فہرست مرتب کی جائے جو بروز منگل مورخہ 7 دسمبر 2021ء کو دوپہر تین بجے جماعت کے نوٹس بورڈ پر چسپاں کردی جائے گی جس کی کاپی امیدوار جماعت سے حاصل کر سکے گا۔

5- نامنظور ہوئے امیدواری فارم کے امیدوار بروز جمعرات مورخہ 9 دسمبر 2021ء کو دوپہر ڈیڑھ بجے تا شام ساڑھے پانچ بجے تک اپیل داخل کرواسکیں گے۔ اسی روز شام آٹھ بجے اپیل کمیٹی کی میٹنگ ہوگی جس میں اپیل کرنے والے امیدوار کو روبرو حاضر ہونا ہوگا۔ اپیل کمیٹی کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

6- امیدوار بروز ہفتہ مورخہ 11 دسمبر 2021ء شام چھ بجے تک تحریری درخواست کے ساتھ جماعت کے ممبر شپ کارڈ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں منسلک کر کے اپنی امیدواری واپس لے سکے گا۔ امیدواری واپس لینے کی درخواست جمع کروانے کے لئے امیدوار کو خود آنا ہوگا۔

7- انتخابات کمیٹی امیدواروں کی حتمی فہرست اپنی صوابدید کے مطابق ترتیب دے گی اور اس ترتیب کے مطابق امیدوار کو بیلٹ نمبر الاٹ کرے گی اس طرح ترتیب شدہ حتمی فہرست کا بروز پیر مورخہ 13 دسمبر 2021ء کو شام آٹھ بجے اعلان کیا جائے گا اور امیدوار بیلٹ نمبر آفس سے حاصل کر سکیں گے۔ ترتیب کردہ حتمی فہرست جاری ہوجانے کے بعد ریٹائرڈ ہونے والے امیدواروں کی وجہ سے بیلٹ پیپر میں

کسی بھی طرح کی ردوبدل نہیں کی جائے گی۔

8-امیدواروں کو اپنے پولنگ ایجنٹ کا مکمل نام ان کے جماعت کی ممبر شپ کارڈ اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں اور ان کی دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر کے ساتھ بروز جمعرات مورخہ 16 دسمبر 2021 دوپہر تین بجے تا شام چھ بجے تک جماعت میں تحریری طور پر جمع کروانا ہوگا۔ تصاویر کی پشت پر پولنگ ایجنٹ کا مکمل نام اور جماعت کا ممبر شپ نمبر لکھنا ہوگا۔

9-انتخابات باآسانی پرسکون ماحول میں ہوسکیں اس لئے امیدواروں، پولنگ ایجنٹ اور برادری کے تمام افراد سے گزارش ہے کہ وہ انتخابات کمیٹی سے مکمل تعاون فرمائیں۔

اسمٰعیل اقبال مچھیارا
کنوینر الیکشن کمیٹی

فون نمبر: 32768214 - 32768327

موبائل: 0333-2277843

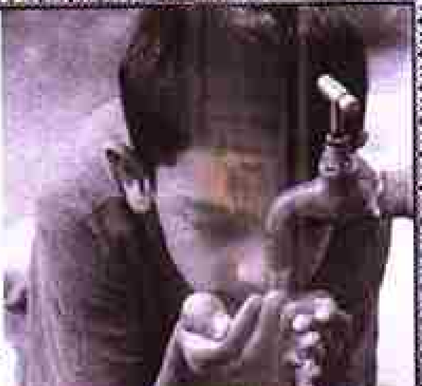

اپنی روزمرہ زندگی کے لیے پانی کی اہمیت کو سمجھیں
پانی کو احتیاط سے استعمال کرنا ہم سب کا فریضہ ہے
اس کا ضیاع ایک مسئلہ ہے

پانی بھی کیا ہے، ایک گھونٹ میسر نہ ہو تو انسان جان سے چلا جاتا ہے اور اگر یہی پانی سیلابی ریلے کی صورت میں آئے تو سینکڑوں انسانوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتا ہے۔ پانی قدرت کا ایک انمول تحفہ ہے۔

یہ انسان پر منحصر ہے کہ وہ اس کا استعمال کیسے کرے۔ پانی کو پینے کے قابل کیسے بنائے اور روزمرہ کے دیگر کاموں میں کیسے استعمال کرے۔ پانی کی کمی اس وقت صرف ہمارے ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے کئی دیگر ممالک میں بھی بحرانی کیفیت کا باعث بنی ہوئی ہے۔

انسانوں میں پانی کی کمی کے احساس کو اجاگر کرنے کے لیے ہر سال 22 مارچ کو پوری دنیا میں ”عالمی یوم آب“ کے طور پر منایا جاتا ہے۔ اقوام متحدہ نے پہلی مرتبہ 1993ء میں 22 مارچ کے دن کو عالمی یوم آب قرار دیتے ہوئے اسے ہر سال منانے کا اعلان کیا تھا۔

دو نام --- ایک کام

تعلیم اور میمن برادری

بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد اور مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی

تحریر : محترمہ سمیرا محمد حنیف موٹا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''علم حاصل کرو خواہ اس کے لئے تمہیں چین ہی جانا پڑے۔''

''ماں کی گود سے قبر تک علم حاصل کرو۔''

تعلیم کی اهمیت : یہ پیغام 1400 برس پہلے دیا گیا تھا۔ ڈیڑھ ہزار سال پہلے ملنے والی ان نصیحتوں اور ہدایات پر ہم نے عمل کیا تو کیا مگر خاصی دیر بعد! بہر حال اس پکار پر لبیک کہا گیا۔ زندہ قوموں کا یہی طریقہ ہے کہ وہ ہر اچھی نصیحت اور ہدایت پر عمل کرتی ہیں۔ انیسویں صدی کے آخر میں اور بیسویں صدی کے شروع میں ہندوستان کی میمن برادری میں تعلیم کا شعور پیدا ہوا۔ بعد میں خدا نے برادری کو ایسے کچھ اکابر اور رہنما دیئے جنہوں نے خود تعلیم حاصل نہ کی مگر تعلیم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں، نوجوانوں اور اپنی نئی نسل کو حصول تعلیم کی طرف راغب کیا اور انہیں مواقع اور وسائل فراہم کیے۔ ان کے لیے مشکل اور کٹھن راستوں کو آسان کر دیا۔

سر آدم جی : سر آدم جی حاجی داؤد کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے میمن قوم کو ایک ایسا مسیحا دیا جس نے برادری میں تعلیمی انقلاب برپا کر دیا۔ آدم جی نے تعلیم کی اہمیت کو سمجھا، اس کی افادیت کو تسلیم کیا اور اس حقیقت کو بھانپ لیا کہ آنے والے زمانے میں صرف وہی قوم ترقی کرے

گی جو تعلیم کے زیور سے مالا مال ہوگی۔ تعلیم کے ہتھیار کے بغیر ترقی یافتہ قوموں کی صف میں جگہ بنانا ممکن نہ ہوگا۔

دی میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی : اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی بنیاد ڈالی اور صرف بنیاد ڈال کر ہی علیحدہ نہیں ہوگئے بلکہ اسے متحرک بھی رکھا۔ اس کے لیے عمدہ اور سرگرم رفیقوں اور کارکنوں کا انتخاب کیا۔ خود بھی اس سوسائٹی کو نقد عطیات دیئے اور دوستوں اور عام لوگوں سے بھی اس کے مالی استحکام کے لیے تعاون حاصل کیا۔ اس کے علاوہ غریب طلبہ کو اس سے استفادہ کرنے اور اسکالرشپ لینے پر آمادہ کیا۔ ان کے والدین کو سمجھایا اور ساری قوم کو یہ پیغام دیا کہ یہ سوسائٹی آدم جی کی نہیں بلکہ پوری قوم کی ہے۔ اس سے مدد حاصل کرنا کوئی شرمندگی کی بات نہیں ہے بلکہ یہ تو آپ کا حق ہے۔ آپ یہ حق استعمال کریں۔

سوسائٹی پاکستان میں : غرض آدم جی کی قائم کردہ سوسائٹی نے خوب کام کیا اور قیام پاکستان کے بعد یہ سوسائٹی پاکستان بھی قائم ہوگئی اور آج تک بہ حسن وخوبی کام کررہی ہے۔ آدم جی کے لگائے ہوئے اس پودے نے تناور درخت کی صورت اختیار کرلی ہے۔ آپ کے کم وبیش ایک صدی قبل روشن کیے گئے چراغ سے لاکھوں چراغ جل اٹھے ہیں جن کی روشنی نے جہالت کے اندھیروں کو میمن برادری سے کافی ختم کردیا ہے۔

بابائے تعلیم اور مادر تعلیم : تعلیم اور میمن برادری تو لازم بن چکے ہیں۔ آدم جی نے قوم میں تعلیم کی شمع روشن کرکے "بابائے تعلیم" کا خطاب پایا تو دوسری طرف محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے بھی اسی دیئے کی روشنی سے ہزاروں دیئے روشن کیے اور "مادر تعلیم" کہلائیں۔ آدم جی حاجی داؤد اور محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں میں ایک قدر مشترک تھی اور وہ یہ دونوں ہی تعلیم یافتہ نہ تھے مگر قدرت نے ان کے سینوں کو علم کی روشنی سے منور کردیا تھا۔ اسی روشنی نے ان کی صحیح سمت میں رہنمائی کی اور انہوں نے پوری قوم کو تعلیم جیسی انمول دولت عطا کرنے میں محوری کردار ادا کیا۔

محترمہ حاجیانی ماں ایک پڑھی لکھی خاتون نہیں تھیں مگر تعلیم سے ان کی لگن اس حد تک تھی کہ ایک موقع پر انہیں ایک مدرسے کا انتظام دے دیا گیا۔ یہ لڑکیوں کا مدرسہ [illegible] محترمہ خدیجہ بائی نے اس خوبی سے چلایا کہ لوگ حیران رہ گئے۔

اس کے بعد انہوں نے "مسلم زنانہ کونسل" قائم کی اور مدرسہ زینت الاسلام کی داغ بیل ڈالی۔ یہ مدرسہ کامیابی سے چلتا رہا۔ اس موقع پر جبکہ وہ مسلسل کامیابیاں حاصل کررہی تھیں پاکستان وجود میں آگیا اور حاجیانی ماں کراچی چلی آئیں۔ یہاں آکر بھی انہوں نے تعلیم نسواں کے شعبہ پر توجہ مرکوز رکھی۔ اس کے نتیجے میں رونق اسلام گرلز اسکول قائم ہوئے اور پھر رونق اسلام گرلز کالج بھی بن گیا۔ اس سلسلے میں حاجیانی ماں نے جو جدوجہد کی وہ اب تاریخ کا حصہ بن چکی ہے۔ تعلیم کے شعبے میں برادری کا فعال کردار بہرحال تعلیم کے شعبے میں میمن حضرات کی خدمات اس قدر ہیں کہ اس مختصر جگہ میں ان کا بیان ممکن نہیں۔ اس برادری نے جتنی اہمیت علم کو دی ہے اتنی کسی اور شعبہ کو نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ میمن برادری میں آج ہر طرف تعلیم یافتہ مرد وخواتین کی ایک فوج ظفر موج موجود ہے جو ملک وقوم کی ترقی اور بھلائی کے لیے شب وروز کوشاں ہے۔ میمن برادری کے مخیر حضرات نے کراچی اور اندرون سندھ میں سینکڑوں تعلیمی ادارے قائم کردیئے ہیں۔ جو اہل وطن کے بچوں کو بلا کسی امتیاز کے سستی اور معیاری تعلیم کے زیور آراستہ کررہے ہیں۔

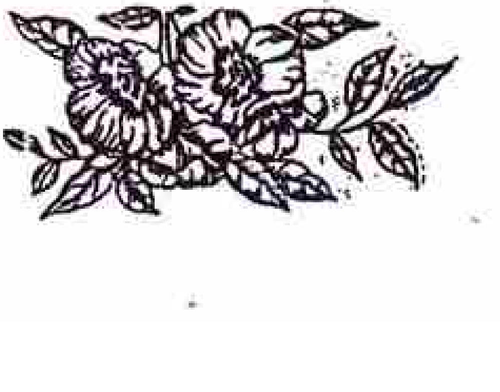

31 ویں برسی کے موقع پر ایک معلومات افزا اور اہم تحریر

انہوں نے تعلیم نسواں کے جذبے سے سرشار کراچی میں تین رونق اسلام گرلز پرائمری اسکول، تین سیکنڈری اسکول، ایک رونق اسلام ڈگری کالج اور دو انڈسٹریل ہوم قائم کئے

قابل فخر خاتون ۔۔ مادر تعلیم

برادری اور شہر کراچی کی بچیوں میں علم کی روشنی پھیلانے والی پرخلوص اور بے مثال شخصیت

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں (مرحومہ)

پیدائش: 20 جنوری 1899ء وفات: 18 دسمبر 1990ء

سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل کے قلم سے

مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی (مرحومہ) کا حسب ذیل انٹرویو کو مضمون کی شکل میں شائع کیا جارہا ہے۔ یہ مفصل انٹرویو محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں صاحبہ نے روزنامہ جنگ کراچی کے ''خواتین'' کے صفحے کے لئے گجراتی برادری کے ممتاز اور سینئر قلمکار کھتری عصمت علی پٹیل نے قلمبند کیا تھا۔ جو روزنامہ جنگ کراچی کی مورخہ 30 جولائی 1976ء کی اشاعت میں طبع ہوا تھا۔

اس کے بعد ایک اور تفصیلی انٹرویو ہفت روزہ اخبار جہاں میں کھتری عصمت علی صاحب نے لیا تھا۔ جو فل دو صفحات پر مشتمل طویل انٹرویو مع تصاویر مورخہ 20 نومبر تا 26 نومبر 1978ء کے شمارے میں اشاعت پذیر ہوا تھا۔ کھتری صاحب نے جنگ اور اخبار جہاں کے انٹرویو کی جامع معلومات کو یکجا کر کے اور ترامیم و اضافوں کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

جس طرح جناب حسن علی آفندی نے کراچی میں سندھ مدرستہ الاسلام قائم کیا، سر آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کو قائم کیا اور بابائے تعلیم کا خطاب حاصل کیا، اسی طرح بانٹوا میمن برادری کی ایک باکمال عزم و خدمت کی پیکر بے مثال خاتون نے جو خود اعلیٰ تعلیم کے زیور سے بھی آراستہ نہ تھیں، چھ اسکول، ایک ڈگری گرلز کالج

اور دولیڈیز انڈسٹریل ہومز قائم کرکے تعلیمی خدمت کے میدان میں خواتین کے نام اور وقار کو بلند مقام بخشا اور مادر تعلیم کا خطاب حاصل کیا۔ کاٹھیاواڑ، ہندوستان کے ساحل پر ایک جزیرہ نما ہے۔ قدیم زمانے سے اس میں ہندو اور مسلم ریاستیں قائم تھیں۔

انگریزوں کے زمانے میں بھی چھوٹی بڑی کوئی دو سو ریاستیں وہاں موجود تھیں مثلاً جوناگڑھ، راجکوٹ، پوربندر، اوپلیٹا، ونتھلی، جیت پور، کتیانہ وغیرہ۔ یہاں ہندو اور مسلمان دونوں آباد تھے اور عام طور پر ان کو گجراتی کہا جاتا تھا۔ مسلمان گجراتیوں کی سب سے بڑی اور مشہور برادری میمن برادری ہے۔ پاکستان بننے کے بعد جو مسلمان ہجرت کرکے پاکستان آئے، ان میں آنے والے میمن زیادہ تر کراچی، حیدرآباد، سکھر اور میرپورخاص میں آباد ہوئے۔ کاٹھیاواڑ کے جن جن شہروں سے مثلاً جیت پور، کتیانہ، ونتھلی، اوکھائی دھوراجی اور بانٹوا وغیرہ سے ان کا تعلق تھا، کراچی میں بھی ان کی برادریاں انہی ناموں سے مشہور ہوئیں۔

گجرات کے مسلمانوں نے کئی بڑی شخصیتیں پیدا کی ہیں۔ مثلاً قائداعظم محمد علی جناح، سر آدم جی حاجی داؤد، سیٹھ احمد داؤد، سیٹھ یحییٰ احمد باوانی، حسین قاسم دادا، حاجی سلیمان بھورا، عربی شاعری اور ادب کے محقق پروفیسر عبدالعزیز میمن، تحریک خلافت کے صدر سیٹھ میاں چھوٹانی، خلافت کمیٹی کے سیکریٹری سیٹھ احمد حاجی صدیق کھتری، سابق وزیراعظم کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر اور خود ہمارے دور کے خادم انسانیت بانٹوا میمن برادری کا فخر عبدالستار ایدھی مرحوم جنہوں نے خدمت خلق میں وہ کام کر دکھایا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

حاجیانی خدیجہ بائی کی پیدائش: کاٹھیاواڑ کی دھن نگری شہر بانٹوا جس سے مرحوم عبدالستار ایدھی کا بھی تعلق ہے، قیام پاکستان سے پہلے ایک آسودہ حال شہر تھا۔ لوگ اسے "دھنی پور" یعنی دولت مندوں کا شہر کہتے تھے۔ کیونکہ یہاں آباد تاجر پیشہ لوگ بڑے دھن دولت کے مالک تھے۔ اسی لیے بانٹوا کو کاٹھیاواڑ کی دھن نگری کہا جاتا تھا۔ 20 جنوری 1899ء کو بانٹوا کے ایک معزز شہری حاجی احمد بلوانی (جو اکولی یا عقولی کے عرف سے بھی مشہور ہیں) کے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جس کا نام خدیجہ رکھا گیا۔ ان کے والد صاحب بمبئی میں محمد ابراہیم محمد جعفر نامی ایک فرم (کمپنی) میں کام کرتے تھے، اس لیے وہ کچھ عرصے کے لیے اپنے خاندان کو اپنے ساتھ بمبئی لے گئے۔ خدیجہ بائی نے وہاں پڑوسیوں کے ہاں قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور تھوڑی بہت اردو بھی سیکھی۔

کھتری عصمت علی پٹیل، محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ سے انٹرویو لیتے وقت کی ایک یادگار تصویر۔

شادی بھی، صدمہ بھی: خدیجہ بائی کی عمر ابھی تیرہ چودہ برس کی ہوئی تھی کہ حاجی سلیمان حاجی نمی موتن سے ان کی شادی ہوگئی۔ بدقسمتی سے انہیں یکے بعد دیگرے دو صدمے

اٹھانے پڑے۔ شادی کے کوئی چھ برس بعد ان کے شوہر اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ان کے بعد ان کی بڑی بیٹی کا بھی انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ ان کے دل پر کیا گزری ہوگی لیکن ایک مسلمان خاتون کا شیوہ رضائے الٰہی پر صبر کرنا ہے اور انہوں نے مشکل زندگی صبر و شکر کے ساتھ گزار دی۔

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

تعلیم سے رغبت : خدیجہ بائی اپنے بچوں کی پرورش میں اپنا وقت صرف کرتی رہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں تعلیم سے دلچسپی پیدا کردی۔ اکوئی مسجد کے قریب ان کے والد صاحب حاجی احمد بلوانی نے لڑکیوں کے لئے ایک مدرسہ بنوایا تھا۔ خدیجہ بائی محض خدمت کے جذبے سے اس میں دلچسپی لیتی تھیں۔ برادری نے ان کے شوق اور لگن کو دیکھ کر جمعیت انتظام الاسلام کے زیر اہتمام قائم کردہ لڑکیوں کے مدرسے کا انتظام خدیجہ بائی کے سپرد کردیا۔ وہ خود بہت زیادہ تعلیم یافتہ نہ تھیں لیکن تعلیم کی دل و جان سے قدر کرتی تھیں۔ جمعیت نے یہ مدرسہ جولائی 1922ء میں قائم کیا تھا۔ اس کے صدر حاجی آدم حسین قاسم دادا تھے۔ جبکہ حاجی محمد بالاگام والا نائب صدر اور عبدالرحمٰن مینڈھا جنرل سیکریٹری تھے۔ اس اسکول کی ایک مجلس عاملہ بھی تھی جس میں چند اور محترم شخصیتیں حاجی [illegible] والا، حاجی میمن مدراس [illegible] پڑیا اور حاجی آدم علی محمد دوجگی جیسے لوگ شامل تھے۔ اس میں ابتداء میں صرف قرآن مجید کی تعلیم دی جانے لگی۔ مگر دو سال بعد اس اسکول میں گجراتی اور اردو کی تعلیم کا بھی عمدہ بندوبست کردیا گیا۔

خدیجہ بائی کو مدرسہ چلانے کا کوئی تجربہ نہ تھا لیکن انہیں ایک تو لڑکیوں کی تعلیم سے دلچسپی تھی، دوسرے وہ بڑی محنتی خاتون تھیں لہٰذا کچھ عرصے میں ہی وہ مدرسے کو مہارت سے چلانے لگیں۔ اتفاق سے مدرسے کی بڑی استانی بشیرہ خاتون سے انتظامی معاملے پر خدیجہ بائی کا اختلاف ہو گیا تو انہوں نے بات کو بڑھانے کے بجائے مدرسے سے الگ ہونا پسند

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سنگِ بنیاد
از دستِ مبارک حاجیانی خدیجہ بائی صاحبہ
(بانی کالج)
بروز پیر مورخہ ۱۱ دسمبر
تعاون تعمیر
بانٹوا میمن جماعت کراچی

کیا۔

مدرسہ زینت الاسلام کا قیام : خدیجہ بائی کو چونکہ اب کچھ تجربہ بھی حاصل ہو گیا تھا اس لیے وہ ایک اور مدرسے کی بنیاد ڈالنے میں مصروف ہو گئیں۔ انہوں نے چند خواتین کو مدرسہ کھولنے کے نیک کام پر آمادہ کر لیا۔ چنانچہ معزز خواتین کے ساتھ مل کر انہوں نے ایک کمیٹی بنائی۔ ان میں عائشہ بائی بالاگام والا، رقیہ بائی بالاگام والا، حنیفہ بائی گاندھی، حور بائی حاجیانی مدراس والا اور عائشہ حاجیانی وڈالا والا نے بھی ان کی مدد کی۔ یہ بھی کوئی کم حیرت انگیز بات نہیں کہ قیام پاکستان سے برسوں پہلے گجراتی میمن خواتین میں ایسی خواتین بھی گزری ہیں جنہوں نے کمیٹی بنا کر مدرسہ قائم کیا ہو۔ بانٹوا شہر میں ڈاکٹر نانجیانی کے دواخانے کے قریب ایک دکان کرائے پر لے کر اللہ تعالیٰ کا نام لے کر انہوں نے مدرسہ زینت الاسلام قائم کر دیا۔ پہلے مدرسے کی ایک استانی نے کچھ رکاوٹیں پیدا کیں لیکن خدیجہ بائی ایک نیک اور صاف دل خاتون تھیں۔ لہٰذا انہیں ہر طرف سے تعاون ملنے لگا۔ حاجی سلیمان دیوان نے تو کمال ہی کر دیا۔ انہوں نے اس مدرسے کے لیے تیس ہزار گز کا پلاٹ عطیے میں دیا۔ یہ ایک بہت بڑی سپورٹ تھی۔ اب خدیجہ حاجیانی کے عزم اور حوصلے مزید بلند ہو گئے۔ انہوں نے اس قطعہ زمین پر ایک شاندار عمارت تعمیر کرنے کی اسکیم بنائی اور پھر تمام گھرانوں سے رابطے کر کے سپورٹ طلب کی۔ اگرچہ اس میں انہیں خاصا وقت لگا لیکن انہوں نے 28000 روپے کی خطیر رقم جمع کر لی جو اس زمانے میں ایک بہت بڑی کامیابی تھی۔

نئی مملکت میں آمد : خدیجہ حاجیانی کا ان کی پیدائش سے لے کر پاکستان ہجرت تک کا سفر 48 برسوں پر محیط ہے۔ جب وہ 30 ہزار گز زمین پر ایک شاندار اسکول کی تعمیر کا خواب دیکھ رہی تھیں اور انہوں نے 28 ہزار روپے جمع کر لیے تھے تو ہندوستان کی تقسیم کا اعلان

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) اپنے قائم کردہ اسکولوں کی معلمات کے ساتھ

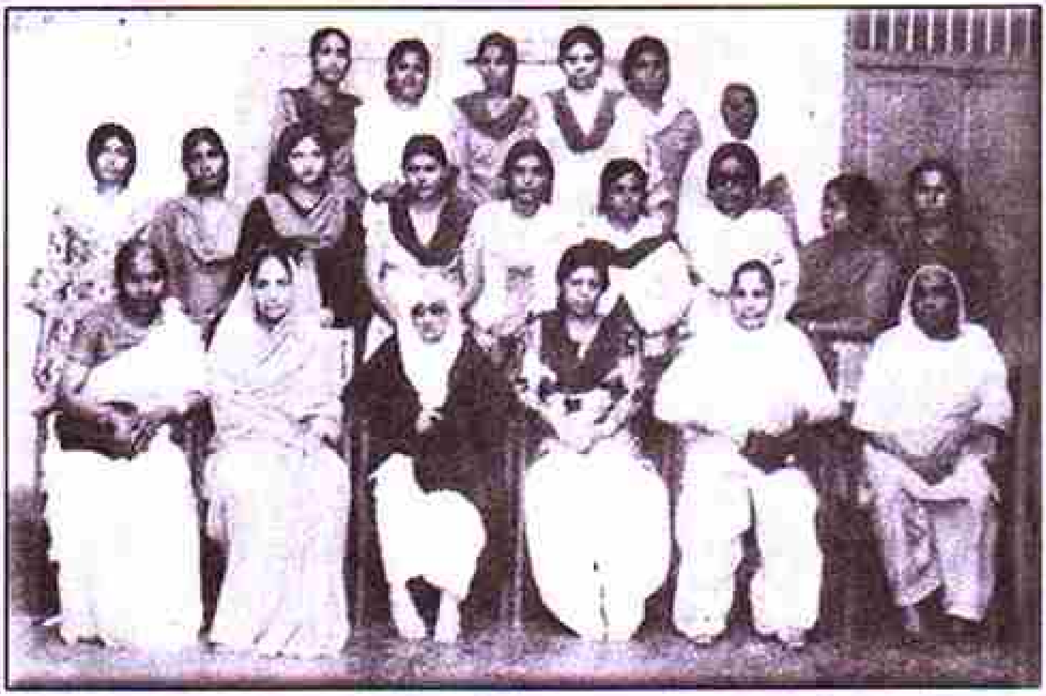

فروغ علم کا چراغ

علم حاصل کرنے میں محنت کرو تاکہ دنیا سے اندھیرا ختم ہو جائے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ملک کا، برادری کا بچہ بچہ علم کی دولت سے مالا مال ہو جائے۔ علم کے بغیر دولت بے کار ہے۔ چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے۔ علم ہی سے ہم اپنی برادری میں روشنی پھیلا سکتے ہیں، اساتذہ کے ذریعہ سے جتنی بھی تھوڑی یا بہت علم کی روشنی پھیل سکے اچھا ہے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی کی تقریر سے اقتباس

رونق اسلام گرلز اسکول نانک واڑہ کے سالانہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر

ہو گیا۔ چنانچہ تجارتی شہر بانٹوا بھی فسادات کی زد میں آگیا۔ مدرسہ زینت الاسلام میں اس وقت 435 طالبات زیر تعلیم تھیں۔ اس میں دینی تعلیم کے علاوہ گجراتی اور اردو بھی پڑھائی جاتی تھی اور سلائی کڑھائی کی تربیت بھی دی جاتی تھی۔ مگر اپنی برادری کے ساتھ خدیجہ ماں کو بھی بانٹوا چھوڑ کر کراچی (پاکستان) آنا پڑا۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ اپنی جان سے بڑھ کر تعلیم کی فکر اپنے ساتھ لے کر آئی تھیں۔

قائداعظم سے ملاقات: کراچی آکر بھی خدیجہ حاجیانی مدرسہ کھولنے کی فکر میں لگی رہیں۔ اپنی جان پہچان کی میمن خواتین سے رابطہ قائم کر کے انہیں اس نیک کام کے لیے تیار کر لیا۔ 15 جنوری 1948ء کو جان محمد حاجی سلیمان دیوان کی وساطت سے خدیجہ حاجیانی، زلیخا دیوان اور عائشہ بائی وڈالا والا برقعے پہنے گورنر جنرل ہاؤس پہنچ گئیں۔ غالباً اس مخصوص لباس میں گورنر جنرل ہاؤس پہنچنے والی وہ پہلی خواتین تھیں۔ اس وقت قائداعظم کسی میٹنگ میں مصروف تھے۔ تاہم محترمہ فاطمہ جناح نے انہیں شرف ملاقات بخشا۔ اس وقت محکمہ تعلیم کا ایک افسر بھی موجود تھا۔ جب خدیجہ بائی نے اپنا مدعا بیان کیا تو اس افسر نے کہا کہ یہ ان پڑھ خواتین اسکول کس طرح چلائیں گی؟ لیکن محترمہ فاطمہ جناح نے خدیجہ بائی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اصل چیز خدمت کا جذبہ ہے۔ یہ خواتین لکھی پڑھی خواتین سے بہتر طور پر اسکول چلائیں گی۔

پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کا قیام: خدیجہ حاجیانی کس پائے کی منتظمہ تھیں، اس بات کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انہوں نے 20 فروری 1948ء ہی میں پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کی داغ بیل ڈالی تھی۔ محترمہ حنیفہ بائی اس کی صدر اور خدیجہ بائی حاجیانی کو جنرل سیکریٹری کی ذمہ داریاں دی گئی تھیں۔ ممبران میں محترمہ عائشہ بائی وڈالا والا، محترمہ مریم بائی، محترمہ زینب بائی، محترمہ زلیخا بائی دیوان وغیرہ شامل تھیں۔

رونق اسلام اسکول نانک واڑہ: ان کوششوں کے نتیجے میں سب سے پہلے نانک واڑہ میں رونق اسلام گرلز اسکول قائم کیا گیا تھا۔ جس کا افتتاح 24 جولائی 1948ء کو ہوا۔ محترمہ سلیمہ اختر پہلی صدر معلمہ مقرر ہوئیں۔ اسکول کے لیے پچاس ہزار روپے جمع کیے گئے تھے۔ 1963ء میں اس میں لوئر سیکنڈری اسکول کی کلاسیں شروع کی گئیں۔ فیڈرل بی ایریا میں 20 جنوری 1990ء کو منعقدہ جلسہ تقسیم انعامات کے موقع پر مہمان خصوصی ڈائریکٹر آف اسکولز جناب عبدالمعید فاروقی نے رونق اسلام گرلز اسکول نانک واڑہ کو لوئر سیکنڈری اسکول سے سیکنڈری

اسکول کا درجہ دینے کا اعلان کیا۔ لہٰذا یہ اسکول سیکنڈری اسکول کا درجہ حاصل کر گیا۔

رونق اسلام اسکول کھارادر : 22 اپریل 1948ء میں خاصی تگ و دو کے بعد کھارادر میں ایک عمارت حاصل کی گئی۔ اس موقع پر حاجیانی ماں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اس عمارت کی صفائی اپنے ہاتھوں سے کی اور جلد ہی اس میں گرلز اسکول قائم کر دیا۔ ستمبر 1950ء میں اسی عمارت میں سیکنڈری کی کلاسیں بھی شروع ہو گئیں۔ یہاں بھی فروغ علم کی آبیاری شروع ہو گئی۔

رونق اسلام گرلز اسکول فیڈرل بی ایریا : اس کے بعد فیڈرل بی ایریا میں میمن کالونی آباد ہو گئی۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے وہاں ایک پلاٹ حاصل کیا۔ دی پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کراچی کی روح رواں محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی درخواست پر پاکستان میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی مجلس عاملہ نے منظوری کے بعد 24 اپریل 1961 میں محترمہ خدیجہ بائی کو فیڈرل بی ایریا میں رونق اسلام گرلز اسکول قائم کرنے کے لیے عطیے کے طور پر ایک ایکڑ کا پلاٹ اسٹریٹ 14 بلاک 3 میں دے دیا۔ اس اسکول کی تعمیر آپ نے اپنی نگرانی میں کرائی۔ وہ ہر روز شہر سے یہاں آتی تھیں۔ آخر 15 جولائی 1963ء میں عمارت مکمل ہوئی اور یہاں رونق اسلام گرلز اسکول کھل گیا۔ 4 مارچ 1965ء میں یہاں سیکنڈری کلاسیں بھی شروع ہو گئیں۔

کھارادر میں رونق اسلام گرلز کالج : کھارادر اور میٹھادر میں لڑکیوں کا کوئی کالج نہ تھا۔ بہت سی لڑکیوں کو اسکول کے بعد تعلیم ترک کرنی پڑتی تھی۔ چنانچہ محترم سیٹھ احمد داؤد اور حاجی عمر بھرم چاری کی سپورٹ سے خدیجہ حاجیانی کو کھارادر میں ایک عمارت مل گئی اور یکم ستمبر 1965ء کو رونق اسلام گرلز کالج قائم ہوا اور حاجیانی صاحبہ کی ایک دیرینہ آرزو پوری ہوئی۔ اس سلسلے میں سیٹھ احمد داؤد کی والدہ محترمہ حاجیانی حنیفہ بائی کی خدمات بھی قابل ذکر ہیں جنہوں نے قدم قدم پر بے دریغ خطیر رقم خرچ کی۔ جنوری 1971ء میں پہلی بار لڑکیاں بی۔ اے کے امتحان میں شریک ہوئیں۔ 1972ء میں ان کو محترمہ بیگم رعنا لیاقت علی خان نے ڈگریاں عطا کیں۔ اس کالج کی پہلی پرنسپل محترمہ سلیمہ اختر آپا، دوسری پرنسپل محترمہ حسن بانو آفتاب قزلباش اور تیسری پرنسپل محترمہ زہرہ شفیق تھیں جو کالج کی بچیوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دیتی تھیں۔

انڈسٹریل ہومز : حاجیانی محترمہ حنیفہ بائی، محترمہ حور بائی حاجیانی عثمان دیوان، حاجیانی زینب بائی، حاجیانی رقیہ بائی اور دیگر مخیر خواتین کی مالی سپورٹ سے خدیجہ حاجیانی نے کاغذی بازار اور فیڈرل بی ایریا میں دو لیڈیز انڈسٹریل ہومز قائم کیے اور خواتین کو باعزت روزی کمانے کے قابل بنایا۔

حاجیانی خدیجہ بائی کی تعلیمی خدمات کا اعتراف : برادری کی مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں (مرحومہ) بچیوں کی تعلیم و تربیت اور تعلیم نسواں کے میدان میں قابل صد ستائش خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے زیر اہتمام 7 جولائی 1978ء کو ایک شاندار اور پروقار تقریب منعقد ہوئی جس کی صدارت اس وقت کے کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احسان رشید صاحب نے کی۔ رونق اسلام کالج میں منعقدہ تقریب میں ممتاز سماجی اور فلاحی رہنماؤں، سماجی کارکنوں، صنعت کاروں، تاجروں، محکمہ تعلیم کے افسران، یونیورسٹی کے پروفیسر صاحبان اور اساتذہ کرام، طالبات اور بانٹوا میمن برادری اور میمن برادری کی اہم اور سرکردہ شخصیات نے اس میں شرکت فرمائی۔ اس وقت بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب پیر محمد ابا عمر کالیانے حاجیانی ماں کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کرتے ہوئے نصف صدی پر محیط ان کی خدمات کا احاطہ کیا۔ تقریب کے صدر ڈاکٹر احسان رشید نے بھی

خیر مقدمی کلمات ادا کیے۔ ڈاکٹر صاحب نے بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے مادرِ تعلیم کی خدمت میں قرآن حکیم کا ایک نسخہ، جائے نماز، تسبیح اور دس تولے وزن کا سونے کا گولڈ میڈل اور 175000 روپے کی خطیر رقم کا بینک ڈرافٹ پیش کیا۔ حاجیانی ماں نے تحائف میں سے صرف قرآن حکیم کا نسخہ، تسبیح اور جائے نماز قبول فرمائی۔

حاجیانی ماں کی جانب سے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے جماعت کے صدر جناب محمد عبداللہ اے کریم ڈنڈیا نے یہ اعلان کیا کہ 175000 کی ساری رقم حاجیانی ماں نے لوٹا دی ہے جو ان کی جانب سے مختلف فلاحی اور رفاہی کاموں پر خرچ کی جائے گی اور عطیہ میں دے دی جائے گی۔ ان کی ہدایت پر 75000 روپے سے ایک چیری ٹیبل ٹرسٹ قائم کیا جائے گا۔ اس ٹرسٹ کی آمدنی سے غریب اور نادار طالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جائیں گے۔ 75000 روپے کی دوسری رقم غریب بچیوں کی شادی بیاہ کی مد میں خرچ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ حاجیانی ماں نے 5000 روپے رونق اسلام اسکول اور کالج کو 1000 روپے، دارالعلوم کو 500 روپے اور نابیناؤں کے اسکول کو 500 روپے اور فیڈرل بی ایریا کی مسجد کو 500 روپے دینے کا اعلان بھی کیا تھا۔

حاجیانی ماں کا انتخاب : خدیجہ حاجیانی صاحبہ بڑی مردم شناس خاتون تھیں۔ انہوں نے اپنے اسکولوں اور کالج کے لیے جو خواتین منتخب کیں، وہ سب بے لوث خدمت کرنے والی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور قابل ٹیچرز تھیں۔ ان میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں: محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ، محترمہ سعیدہ بانو (بیگم میجر بشارت اللہ)، محترمہ عائشہ حبیب، محترمہ عاصمہ بیگم، محترمہ شہنشاہ یوسف، محترمہ صغریٰ حسین، محترمہ محمودہ بیگم، محترمہ نفیسہ محمد صدیق، محترمہ رقیہ نسرین، محترمہ صغریٰ حکیم، محترمہ حسن بانو آفتاب قزلباش، محترمہ اقبال صبیحہ، محترمہ خیرالنساء، محترمہ بشیرہ بیگم، محترمہ زہرہ شفیق، محترمہ میمونہ صدیق اور محترمہ عطیہ فرزانہ رحمٰن وغیرہ۔

ایک اعلیٰ کردار خاتون : خدیجہ حاجیانی اماں ایک بلند کردار، ملنسار، مخلص اور ماں کی طرح مہربان اور بے مثال خاتون تھیں۔ اپنے کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ بارش ہو یا ہڑتال، وہ ہر خطرہ مول لے کر اسکولوں کے دورے کرتی تھیں۔ جب خواتین ان کی گراں قدر خدمات کا اعتراف کرتیں تو وہ کہتی تھیں کہ "میں نے کسی پر احسان نہیں کیا ہے۔ اس میں میرا کوئی دخل نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے۔" وہ بڑی انصاف پسند اور دور اندیش خاتون تھیں۔ سادگی پسند اور کفایت شعار تھیں۔ خدیجہ حاجیانی کے دل میں شفقت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپ طالبات اور معلمات سب کی یکساں طور پر سپورٹ کرتی تھیں۔ غریب لڑکیوں کی نہ صرف فیس معاف کرتی تھیں بلکہ یونیفارم اور کتابیں بھی ان کو اسکول کی طرف سے دی جاتی تھیں۔ ضرورت مند ٹیچرز کی سپورٹ کرتی تھیں کہ وہ بی۔ اے اور ایم۔ اے کریں۔ چنانچہ کئی ٹیچرز نے ان کی سرپرستی میں اعلیٰ ڈگریاں لیں اور حاجیانی ماں نے ان کو اپنے کالج میں ملازمت دی۔

حاجیانی ماں تمام اسکولز اور کالج میں میلاد النبی ﷺ، مباحثوں، تعلیمی اور قومی ٹیبلو پروگراموں اور دیگر تعلیمی جلسوں اور تقریبوں میں بڑے شوق سے شرکت کرتی تھیں۔ ان کی اعلیٰ ظرفی کا یہ ثبوت کافی ہے کہ 1976ء میں ان تمام اداروں کے قومیائے جانے کے بعد بھی وہ اپنے اسکولوں اور کالجوں میں جاتی رہیں اور ہر قسم کی سپورٹ فراہم کرتی رہیں۔ 1985ء میں جب تمام میمن اسکولز ڈی نیشنلائز ہوئے تو رونق اسلام گرلز اسکول محترمہ خدیجہ حاجیانی اماں کے سپرد کیے گئے۔ حاجیانی اماں نے اسکولوں کا انتظام بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے سپرد کر دیا۔ جماعت کے عہدیداران اور مجلس عاملہ نے ان درس گاہوں کو بڑی محنت اور لگن سے سنبھالا ہوا ہے۔ حاجیانی ماں جماعت کی کارکردگی سے بہت خوش تھیں۔

سفر آخرت : 18 دسمبر 1990ء (۲۹ جمادی الآخر ۱۴۱۱ھ) کو بالآخر محترمہ خدیجہ حاجیانی علی الصبح (ساڑھے سات بجے) اپنے خالق حقیقی سے جاملیں۔ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے علاوہ دیگر بانٹوا میمن برادری کی تنظیموں اور اداروں کے عہدیداران نے تعزیتی جلسے میں حاجیانی ماں کو خراج عقیدت پیش کیا۔ تعلیم کے میدان میں مرحومہ نے جو مخلصانہ اور گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں اور نیکی پارسائی بلند اخلاق پر مبنی جو مثالی زندگی گزاری ہے، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور پاکستانی قوم کی ہر خاتون کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ (آمین)

مولانا رومی کی ایک سبق آموز حکایت

تحریر : حافظ محمد سبحان محمد یاسر موسانی

Hafiz Muhammad Subhan Muhammad Yasir Moosani

مولانا جلال الدین رومی حکایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک اونٹ، بیل اور بکری کسی جنگل سے گزر رہے تھے۔ راستے میں انہیں زمین پر گھاس پھوس کا ایک گٹھر پڑا دکھائی دیا جسے دیکھ کر تینوں کے منہ میں پانی آ گیا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ اسے تین مساوی حصوں میں بانٹ لیتے ہیں۔ بکری نے تجویز پیش کی کہ ہم تعداد میں تین ہیں، اگر برابر برابر حصہ بنایا گیا تو کسی کا بھی پیٹ نہیں بھرے گا، لہٰذا کیوں نہ ہم میں سے جو بزرگ ترین ہے، وہ اس سے اپنا پیٹ بھر لے۔ بکری نے ساتھیوں کو قائل کرنے کے لیے اس کا بھی حوالہ دیا کہ بزرگوں کا احترام کرنا چاہیے۔ اونٹ اور بیل نے اس بات سے اتفاق کیا اور ایک دوسرے کی عمر دریافت کی۔ بکری نے کہا کہ میرا اس جنگل میں اس وقت سے آنا جانا ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو قربانی کے لیے لے کر گزر رہے تھے، لہٰذا میں تم سب میں زیادہ عمر رسیدہ ہوں۔ بکری کی بات سن کر بیل نے کہا کہ بے شک تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اس لحاظ سے میں تم سے بھی زیادہ ضعیف اور قدیم ہوں، کیوں کہ میرا تعلق بیلوں کی اس پیڑھی سے ہے جن کی مدد سے حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کیا کرتے تھے۔ بکری اور بیل کی یہ گفتگو اونٹ بڑے غور سے سن رہا تھا۔ جب ان دونوں کے دلائل مکمل ہو گئے تو اونٹ نے کوئی دلیل تو نہ دی البتہ گردن آگے بڑھائی اور گھاس پھوس کا پورا کا پورا گٹھر ہڑپ کرتے ہوئے کہنے لگا: ''میرے ساتھیو! مجھے اپنی عمر کا تو ٹھیک ٹھاک اندازہ نہیں مگر یہ علم ضرور ہے کہ میرا جسم تم سب میں توانا ہے اور گردن بھی لمبی ہے۔ مولانا جلال الدین رومیؒ نے اس حکایت سے یہ حقیقت باور کرائی ہے کہ دنیا میں جنگل کا قانون ہے یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس والا معاملہ ہے۔ دنیا میں جو جتنا طاقتور ہے، اتنا ہی وہ کامیاب ہے۔ طاقت کے آگے کوئی منطق، دلیل یا استدلال کام نہیں آتا اور طاقت دیگر تمام حقائق پر بھاری ہے۔

تعلیم کی ضرورت وافادیت

ملک کے ممتاز ایٹمی سائنس داں ڈاکٹر عبدالقدیر خان مرحوم کی ایک یادگار تحریر

Late Abdul Qadeer Khan

تعلیم کی اہمیت اور افادیت سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا۔ تقسیم ہند سے پہلے مسلمان تعلیم میں بہت پیچھے تھے، ہندو ہمیشہ سے تعلیم پر زیادہ توجہ دیتے رہے ہیں۔ تقسیم کے بعد قائداعظم محمد علی جناح نے ہمارے اس کمزوری کو نظر انداز نہ کیا۔ آپ نے فرمایا ''تعلیم کا مطلب صرف نصابی تعلیم نہیں ہے، ہمیں اپنی آئندہ نسل کے کردار اور اخلاق کی تربیت کرنا ہے جس میں غیرت واخلاق کی بلندی، ایمانداری اور ذاتی مفادات سے مُبرا قومی خدمات ذمہ داری سے انجام دینا بھی ہے''۔ آپؒ نے ایک اور موقع پر فرمایا: اس وقت فوری ضرورت ہے کہ ہم اپنے عوام کو سائنٹیفک اور ٹیکنیکل میدان میں اچھی ٹریننگ (تربیت) کریں تاکہ اپنے ملک کی معاشی حالت کو ٹھوس بنیاد پر مضبوط کرسکیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ہمیں دنیا سے مقابلہ کرنا ہے جو کہ اس میدان میں بہت تیزی سے ترقی کرتی جارہی ہے۔ ہمارے پیارے رسول ﷺ نے تقریباً چودہ سو سال پہلے تعلیم وعلم کی اہمیت کو جان کر فرمایا تھا کہ اگر علم حاصل کرنے کے لئے تمہیں چین (دور دراز ترین ملک اس زمانے میں) بھی جانا پڑے تو جاؤ۔ ہمارے اپنے ایس ایس جی کے سابق کمانڈر جنرل حکیم ارشد قریشی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ وہ قوم جو اپنے دانشوروں کی قدر نہیں کرتی اس کو مستقبل میں پھر کوئی دانشور نہیں ملتے اور تاریخ اس کی گواہ ہے کہ ایسی قومیں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ وبرباد ہوجاتی ہیں۔ تباہی غلامی، مقروض، جاہل وغیرہ بھی کہلاتی ہے۔ مشہور برطانوی/امریکی ریاضی دان اور فلسفی پروفیسر ڈاکٹر الفریڈ نارتھ وائٹ ہیڈ نے نہایت اعلیٰ نصیحت کی تھی۔ موجودہ جدید دور میں قانون پکا ہے کہ جو قوم اپنے دانشوروں کی قدر نہیں کرتی وہ ذلیل وخوار ہوتی ہے۔ ان کی بہادری، سوشل جاذبیت، تمام بدلہ نجی، وزنی اور سمندر فتوحات اس کی قسمت نہیں بدل سکتی ہیں۔ آج وہ اپنا گزارہ کرلیتی ہے لیکن کل یعنی مستقبل میں سائنس آگے بڑھ جائے گی اور

جاہلوں اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کی کوئی شنوائی نہیں ہوگی۔

انگریز فلسفی تھامس بکسلے کا کہنا ہے کہ شاید تعلیم کا سب سے اہم نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ اس قابل ہوجاتے ہیں کہ اگر آپ کچھ کرنا چاہیں تو وہ کرسکتے ہیں خواہ آپ چاہیں یا نہ چاہیں۔ اور ابتدائی تعلیم نہایت اہم وضروری ہے جو جس قدر جلد شروع کی جائے اتنا ہی بہتر ہے کیونکہ غالباً یہ وہ سبق ہوتا ہے جو انسان اچھی طرح سیکھتا ہے اور یہی آخری سبق ہوتا ہے۔ مشہور سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر البرٹ آئن اسٹائن نے خوبصورت الفاظ میں کتنی پیاری بات کہی ہے۔ ایک عقلمند جاہل چیزوں کو بڑی کرسکتا ہے زیادہ پیچیدہ اور مشکل بنا سکتا ہے اور زیادہ جارحانہ رنگ دے سکتا ہے۔ پروفیسر البرٹ آئن اسٹائن نے مزید کہا ہے کہ خواہ انسان کتنا ہی تجربہ کار اور درمیانی یا دوسرے درجہ کی عقل وفہم کا مالک ہوتو وہ ایک دانشور ،ذہین نہیں بن سکتا۔ ایک اور مغربی فلسفی پیٹر بروہم نے بتایا ہے کہ تعلیم انسان کو رہنمائی کرنے والا (لیڈر) بناتی ہے اور اس کو کوئی ہانک نہیں سکتا۔ اس کو بہ آسانی قانون کی پاسبانی سکھاتی ہے لیکن غلامی سے محفوظ رکھتی ہے۔ ایک اور مغربی دانشور جان لوکے نے کہا کہ تعلیم (علم حاصل کرنا) ایک ایسا عمل ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا یعنی انسان زندگی بھر کچھ نہ کچھ سیکھتا رہتا ہے۔

ہمارے اپنے نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبدالسلام نے کہا ہے کہ پانچ سو سال، ساتویں صدی سے بارھویں صدی تک مسلمان دنیا کی قوت ،انتظامی صلاحیت، طرزِ حکومت، اخلاقیات، رہائش کا اسٹینڈرڈ، علم وادب، سائنس، ٹیکنالوجی، انصاف اور فلسفے میں رہنمائی کررہے تھے۔

حدیث نبوی ﷺ ہے کہ وہ قوم میں جو دہرا طرز زندگی اپناتی ہیں (یعنی کہنا کچھ اور کرنا کچھ) ان کو اللہ تعالیٰ تباہ وبرباد کردیتا ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ لاتعداد جاہلوں نے دانشوروں وعقلمندوں کو خوفزدہ کردیا ہے۔ آپؓ نے مزید فرمایا ہے کہ لاتعداد دانشوروں نے مذہب سے بیگانگی اختیار کرکے اپنا مستقبل تباہ کرلیا ہے اور ان کی سمجھ بوجھ اور علم ان کے کام نہیں آیا۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے پریذیڈنٹ نے نہایت ہی پیاری بات کہی کہ اگر لوگ سمجھتے ہیں (یا شکایت کرتے ہیں) کہ تعلیم مہنگی ہے تو وہ ذرا جہالت پر عمل کرکے دیکھیں۔ آپ نے مزید کہا کہ اگر کسی یونیورسٹی اور تعلیمی ادارے کو تباہ کرنا چاہتے ہو تو ذہین ترین اساتذہ بھرتی کرلو۔

آیئے اب حضرت سلیمانؑ کا واقعہ دیکھتے ہیں کہ کس طرح ایک عالم کو اللہ نے ایک طاقتور جن پر فوقیت دی تھی۔ حضرت سلیمانؑ نے اپنے سرداروں سے کہا کون ملکہ سبا کا تخت یہاں لاسکتا ہے قبل اس کے کہ وہ یہاں پہنچے۔ جنوں کے ایک سردار نے کہا قبل اس کے کہ آپ مجلس کا اختتام کریں میں وہ تخت آپ کی خدمت میں پیش کردونگا کیونکہ مجھ میں یہ قوت بھی ہے اور آپ مجھ پر بھروسہ بھی کرسکتے ہیں۔ ایک عالم دین نے کہا کہ آپ کی آنکھ جھپکنے نہ پائے گی کہ میں اس کو آپ کی خدمت میں پیش کردونگا اور اسی وقت وہ تخت حضرت سلیمانؑ کے سامنے موجود تھا۔ یہ واقعہ سورہ نمل میں تفصیل سے موجود ہے۔ کلام مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہ لوگ جو دل میں خدا کا خوف رکھتے ہیں حقیقتاً وہی صاحب علم ہیں (سورۃ فاطر)۔ سورہ زمر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں کیا ان لوگوں کے برابر ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ بوجھ دی ہے اور جن کو رہنمائی عطا کی ہے۔ سورہ مجادلہ میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عزت ومرتبہ عطا فرمائے گا جو ایمان رکھتے ہیں اور جن کو اس نے علم عطا کیا ہے۔ سورہ انعام میں اللہ رب العزت نے فرمایا ہے، کیا نابینا، بینا شخص کے برابر ہوسکتا ہے پھر تم سوچتے کیوں نہیں ہو۔ سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو پسند کرتا ہے اس کو عقل وفہم دیتا ہے اور جس کو یہ ہدایت ملی وہ یقیناً بہت خوش قسمت ہے۔ سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان لوگوں کو تفصیلاً اپنی ہدایات سمجھاتے ہیں جو سمجھتے ہیں۔ (باعلم ہیں)۔

شیخ سعدیؒ نے فرمایا ہے کہ بچہ جو علم و تربیت شروع کے چند برسوں میں سیکھتا ہے وہی ان کی زندگی کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ورلڈ بینک نے اپنی رپورٹ میں کہا ہے کہ اچھی بنیادی (پرائمری) تعلیم بچے کی آئندہ زندگی پر بہت مثبت اثرات ڈالتے ہیں اور وہ آئندہ زندگی میں اس سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اعلیٰ تعلیم ایک قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم رول ادا کرتی ہے اور یاد رکھیں کہ جہالت تعلیم کا نعم البدل نہیں ہے، خراب تعلیم اچھی تعلیم کا نعم البدل نہیں ہے۔ اسکول کی تعلیم اعلیٰ تعلیم کا نعم البدل نہیں ہے اور دو نمبری تعلیمی اداروں سے حاصل شدہ تعلیم و تربیت اعلیٰ فنی تعلیم کا نعم البدل نہیں ہے۔ لیکن اہم بات یہ ہے کہ کوئی بھی اعلیٰ تعلیم و تربیت عقل و فہم کا نعم البدل نہیں ہے اور آپ پڑھنے سے عقل و فہم حاصل نہیں کرتے بلکہ یہ خدا کا عطا کردہ تحفہ ہوتا ہے اور اسکی مثال آپ کے سامنے ہے کئی اسکول وغیرہ چھوڑے ہوئے افراد کامیاب ترین اور مالدار ترین شخصیات ہیں۔ بل گیٹس اس کی جیتی جاگتی مثال ہے۔ (بشکریہ: روزنامہ جنگ کراچی۔ مطبوعہ: 31 اکتوبر 2016ء)

جسمانی محاورے

ہمارا جسم مختلف اعضاء کا مجموعہ ہے، مختلف اعضا مختلف کام کرتے ہیں مثلاً کان سنتا ہے، آنکھ دیکھتی ہے، زبان بولتی اور چکھتی ہے، اردو میں ان اعضا سے متعلق بہت سے بہت سے محاورے ہیں ملاحظہ کیجیے۔ م س

کان : کان بجنا، کان بھرنا، کان پکڑنا، کان کھانا، کان پکنا، کان کاٹنا، کان پر ہاتھ رکھنا، کان پر جوں نہ رینگنا، کان کھڑے کرنا، کان پڑی آواز سنائی نہ دینا، کانوں میں انگلیاں دینا، ایک کان سے سن کر دوسرے سے اڑا دینا۔

آنکھ : آنکھ دکھانا، آنکھیں پھیرنا، آنکھ لڑانا، آنکھیں چرانا، آنکھوں آنکھوں میں، آنکھ اوجھل پہاڑ اوجھل، آنکھیں مٹکانا، آنکھیں نکالنا، آنکھیں بند کرنا، آنکھیں کھولنا، آنکھ جھپکتے ہی، آنکھیں آنا۔

منہ : منہ در منہ، چھوٹا منہ بڑی بات، منہ بسورنا، جتنے منہ اتنی باتیں، منہ دیکھی بات، منہ تکنا، منہ پھلانا، منہ کھولنا، منہ نکلی جگ پھیلی، منہ پھیرنا، منہ چڑانا، اپنے منہ میاں مٹھو بننا۔

ناک : ناک کٹوانا، ناک والا، ناک پہ مکھی بیٹھنے نہ دینا، ناک بھوں چڑھانا۔

بال : بال بال بچنا، دل میں بال آنا، آنکھ کا بال، بال برابر۔

سر : سر اٹھانا، سر جھکانا، سر ہونا، سر مارنا، سر گھومنا، سر سے سر جوڑنا، سر کھپانا، سر کھجانا، سر پیٹنا، سر سے پاؤں تک، سر کھانا، پانچویں انگلیاں گھی میں سر کڑاہی میں۔

دانت : دانت تیز کرنا، دانت بجانا، دانت دکھانا، دانت کھٹے ہونا۔

ہاتھ : ہاتھ رکھنا، ہاتھ اٹھانا، ہاتھ تنگ ہونا، ہاتھوں ہاتھ لینا، ہاتھ دکھانا، ہاتھ باندھنا، ہاتھ کھلا ہونا، ہاتھ پکا ہونا، ہاتھ کچا ہونا، ہاتھ لمبے ہونا، ہاتھ کھینچنا، ہاتھ کٹنا۔

پاؤں : پاؤں پڑنا، پاؤں کھلنا، پاؤں سے پاؤں ملانا، پاؤں باندھنا، پاؤں پھیرنا، پاؤں جمانا، پاؤں اکھڑنا، اُلٹے پاؤں واپس ہونا۔

ایک یادگار تقریب

رقیہ حاجیانی اسکول کراچی (بانٹوانگر) کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

مرحومہ رقیہ حاجیانی 1983ء میں رقیہ حاجیانی اسکول کی عمارت کا بانٹوانگر کراچی میں سنگ بنیاد رکھ رہی ہیں۔ اس موقع کی یادگار تصویر۔

رقیہ حاجیانی اسکول کراچی (بانٹوانگر) کا سنگ بنیاد رکھنے کی شاندار اور پروقار تقریب میں موجود معزز حاضرین کی ایک یادگار تصویر۔

میمن برادری! امن، خلوص اور محبت کی علامت

تحریر : محمد بشیر ایم رشید میمن

میمن برادری کی اگر خدمات کا جائزہ لیا جائے تو صفحے کے صفحے بھر جائیں گے مگر ان کی خدمات کا ذکر ادھورا رہے گا۔ دنیا کے ہر ملک میں آباد اس قوم کے افراد امن پسند، صلح پسند اور اپنے سینوں میں انسانیت کی ہمدردی اور وطن سے محبت کے جذبات رکھتے ہیں اور اسی حوالے سے کل عالم میں پہچانے جاتے ہیں۔ کس کس کا نام لیا جائے۔ نہ جانے کتنے میمن رہنما انسانیت کی فلاح و بہبود کے کام انجام دے کر خود تو پیوند خاک ہو گئے مگر ان کی یادگاریں اب بھی موجود ہیں۔ وہ بے نام و نشان نہیں ہوئے بلکہ زمین پر اپنے بے شمار نشان چھوڑ گئے۔

میمن حضرات مذہب اور بزرگان دین سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دنیا کے جس گوشے میں بھی گئے وہاں دین پھیلاتے رہے۔ مدارس و مساجد قائم کرتے رہے۔ ان کو ہمیشہ یاد رکھنے کے سامان کرتے رہے۔ تحریک پاکستان میں میمنوں نے جس سرگرمی سے کام کیا اس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ ہندوؤں کے درمیان رہتے ہوئے اس برادری کے مخیر حضرات نے پاکستان کے قیام کو ممکن بنایا مسلم لیگ اور قائداعظم کی ہر طرح سے اعانت کی۔ میمن برادری کے بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد نے تو قائداعظم کو بلینک چیک تک پیش کیا تھا۔ اور بینٹ ارویز کا قیام اور دیگر صنعتوں کے قیام سے پاکستان کی معیشت کو مضبوط کیا تھا۔ نہ صرف قیام پاکستان کے وقت میمنوں نے اپنا کردار ادا کیا بلکہ آج تک ادا کر رہے ہیں۔

اگر میمن برادری کو پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ اس بات کا اعتراف ابتدائی قائدین سے لے کر آج تک ہر دور میں ہر پاکستان رہنما نے کیا۔ الحمدللہ آج پوری دنیا میں میمن حضرات کی تعداد 12 سے 13 لاکھ کے درمیان ہے اور دنیا کے تقریباً 21 ملکوں میں یہ حضرات نہ صرف رہتے بستے ہیں بلکہ ہر جگہ کو معاشی طور پر مستحکم کرتے چلے جا رہے ہیں اور انسانی خدمت کا کوئی میدان خالی نہیں چھوڑ رہے۔ بلاشبہ اس بات کا سارا کریڈٹ میمن قوم کے ابتدائی قائدین کو جاتا ہے جنہوں نے اپنی قوم کی اس انداز سے تربیت کی کہ وہ آج تک عالم انسانیت میں امن و محبت کی علامت بنی ہوئی ہے۔ اور دوسرے میدان تو الگ ہیں عوامی خدمت اور انسانی فلاح و بہبود کے میدانوں میں صدیوں سے اس برادری کا نام نمایاں ہے۔

اسکول، کالج، ہسپتال، زچہ خانے، انڈسٹریل ہوم، ڈسپنسریاں، دارالامان، دارالاطفال، کمیونٹی سنٹرز، جماعت، خانے، فلاحی مراکز، کمپلکس، مسافر خانے، کیا کیا اس برادری نے قائم نہیں کیے۔ پھر یتیموں، بیواؤں، پسماندہ، نادار، بے روزگار، مفلس غرض ہر طرح سے معاشرتی طور پر بچھڑے ہوئے لوگوں کی کفالت، کس کس چیز کا ذکر کیا جائے بہت کچھ کیا ہے اور بہت کچھ کرنا ہے اور انشاءاللہ یہ باہمت لوگ کریں گے کیونکہ قدرت نے یہ فطرت ان کو ودیعت کر دی ہے کہ یہ اللہ کی مخلوق کی خاطر میدان میں آئیں۔ اپنے عیش و آرام اور فائدے پر دوسرے کے سکھ کو ترجیح دیں اور اپنے دل میں محسوس کریں کہ انسانی خدمت میں ہی عظمت ہے۔

بچیوں کے پیغام نکاح کے لئے

بچیاں خود پڑھیں روزانہ پاکی کے ایام میں، باوضو ایک بار کسی بھی وقت گھر کے دیگر افراد پڑھیں ۔ تو دعا میں بچی کا نام لے کر دعا کریں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ــــــــ گیارہ بار

(۲) وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا ــــــــ گیارہ بار

(۳) درود شریف جو نمبر ایک پر ہے ــــــــ گیارہ بار

(۴) یَا جَوَّادُ یَا وَاجِدُ یَا مَاجِدُ ــــــــ تین بار

(۵) اے اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے مجھے نیک اور صالح رشتہ عطا فرما۔ آمین ــــــــ تین بار

(۶) درود شریف جو نمبر ایک پر ہے ــــــــ صرف ایک بار

قیام:1916ء بانٹوا (انڈیا) | قیام:1948ء کراچی (پاکستان)

ضروری گزارش

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کراچی

میت (تجہیز و تکفین) کے بل بلاتاخیر ادائیگی (جمع) کرانے کے لئے اپیل

بانٹوا میمن برادری میں ہونے والی اموات کی تجہیز و تکفین (کفن دفن) کا کام بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے بہ احسن طریقے سے کیا جاتا ہے۔ اس میں غسل کفن اور بس سروس وغیرہ کی تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اپنی بانٹوا میمن برادری کے کچھ بھائی اپنے خاندان میں ہونے والے انتقال کے بل کی ادائیگی نہیں کرتے ہیں۔ ادارے کی جانب سے موبائل فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے پھر بھی کوتاہی اور غیر ذمہ داری برتی جاتی ہے۔

اس لئے آپ سے مودبانہ التماس ہے کہ جو بھائی اپنے مرحوم کے مدفن کے لئے انجمن سے رابطہ کرتا ہے وہ ان کے اخراجات جتنا ممکن ہو سکے اتنا جلد از جلد جمع کروا دیں تاکہ مرحوم پر اس کے کفن دفن کا بوجھ نہ رہے۔

درخواست گزار

اعزازی جنرل سیکریٹری

فون نمبر: 32312939 - 32202973

میرا اور آپ کا اپنا ہر دل عزیز تجارتی شہر بانٹوا

میری جنم بھومی دھن نگری بانٹوا

حاجی عبدالعزیز عثمان ایدھی مرحوم کی ایک اہم اور یادگار گجراتی تحریر کا ترجمہ

Late Aziz Adhi

بانٹوا ہماری ماضی کی اہم تاریخ کا وہ شہر ہے جس پر ہم سب کو ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی ناز ہے اور ہم سینکڑوں سال گزر جانے کے بعد اس شہر کو بڑے ذوق وشوق سے یاد کرتے ہیں اور اس عظیم تاریخی شہر کو دل وجان سے یاد کرتے ہیں۔ آیئے آج ہم آپ سے اس شہر کی کچھ باتیں کرتے ہیں جنھیں سن کر اور پڑھ کر ہمارے بھی قارئین کو بہت لطف آئے گا۔ تو آیئے چلتے ہیں بانٹوا کی طرف!

محل وقوع اور آب و ھوا : بانٹوا شہر کی سب سے اہم اور جغرافیائی شناخت یہ ہے کہ یہ شہر جزیرہ نما کاٹھیاواڑ کا حصہ ہے جو خود بھی بے حد حسین وجمیل ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خود جزیرہ نما کاٹھیاواڑ بھی بہت ہی دل آویز اور جاذب نظر علاقہ ہے۔ واضح رہے کہ یہ شہر دل نواز ہرا بھرا شہر ہے جس کے سرسبز پھل پھول اور پیڑ پودے دیکھنے والوں کو اپنا دیوانہ (گرویدہ) بنا دیتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ ڈیڑھ صدی پہلے اس شہر کے رہنے والے آج بھی اس شہر کو یاد کرتے ہیں اور اپنی تحریروں اور کتابوں میں اس کی دلکش یادیں قلم بند کرتے ہیں۔

شاہ سوداگروں کا شھر : بانٹوا شہر کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ ماضی کے شاہ سوداگروں کا شہر ہے جنھیں ماضی میں اس کی سڑکوں اور گلیوں سے پیار تھا اور اس کے در و دیوار سے لگاؤ رکھتے تھے۔ اس شہر کے بڑے بڑے اور نام ور شاہ سوداگروں میں درج ذیل نمایاں تھے: دادا آدم، حبیب اور داؤد داور دیگر...... ان سوداگروں نے ایک زمانے میں اس شہر سے خوب پیار کیا۔ اسکے در و دیوار سے محبت کی اور اس کے چپے چپے پر اپنی محبت کی مہریں لگادیں۔ ان لوگوں نے اپنے اس آبائی شہر کے لیے عملی طور پر جو کچھ کیا، آج وہ سب تاریخ کا حصہ ہے مگر اس کے در و دیوار آج بھی اپنے ان شاہ سوداگر تاجروں کو یاد کرتے ہیں۔

بانٹوا کی تباھی : یقین نہیں آتا کہ جس بانٹوا سے اتنے ڈھیر لوگ پیار کرتے تھے اور اس کے شاہ سوداگروں نے اس سے اپنی محبت کے بے شمار ثبوت بھی پیش کیے تھے، وہ بھی زمانے کی گردش ایام کے ہاتھوں تباہ بھی ہوا ہوگا، مگر یہ سچ ہے کہ ایسا ہوا تھا، بانٹوا شہر اپنے پیاروں کی نظروں کے سامنے تباہ بھی ہوا تھا جس پر اس کے در و دیوار نے خون کے آنسو روئے تھے، آج بھی اس شہر کی تباہی کی داستانیں اس کے چاہنے والوں کو رلا دیتی ہیں اور وہ اس کے تذکرے پر تڑپ اٹھتے ہیں۔

اس کی خاص وجه : اہل بانٹوا کی بانٹوا سے محبت کی سب سے اہم اور خاص وجہ یہ تھی کہ یہ شہر ہندوستان بھر کے کاروباری اداروں کا

مرکز تھا اور انڈیا کی تقسیم سے پہلے اس شہر میں لگ بھگ 25000 مسلمان آباد تھے اور لگ بھگ 4000 ہندو بھی اس شہر بے مثال میں رہتے تھے اور دونوں مل جل کر اس کی ترقی و بہبود کے لیے کام کرتے تھے اور انہی اقدام و حضرات نے مشترکہ کوششوں سے اس شہر کر ترقی بام عروج تک پہنچایا تھا مگر پھر..... پھر نہ جانے کیا ہوا کہ ماضی کا یہ عظیم تاریخی شہر اجڑ گیا، تباہ ہوگیا۔

ماضی کے بانٹوا میں مسلمانوں کی حالت : ایک وہ زمانہ تھا جب ماضی کے بانٹوا میں مسلمانوں کی حالت بڑی عجیب سی تھی۔ 1919ء کی تحریک خلافت سے پہلے اسی شہر یعنی بانٹوا نے سب سے پہلے مولانا شوکت علی کا ساتھ دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور ان کا شاندار استقبال کیا تھا۔ اسی شہر نے سب سے پہلے تحریک خلافت کا ساتھ دینے کا علم بلند کیا تھا۔ پھر 24 جنوری 1940ء میں مسلم لیگ فنڈ جمع کرنے کی مہم کے دوران اسی شہر نے قائداعظم محمد علی جناح کا اتنا پرتپاک استقبال کیا تھا کہ ان کے لیے چاندی کی گولیاں پیش کردی تھیں غرض اس شہر بے مثال میں تحریک خلافت کے لیڈر بھی آتے رہے اور قائداعظم محمد علی جناح سمیت دیگر مسلم لیگی لیڈروں نے بھی اس شہر کے دورے کیے اور اس شہر نے ان سب کے لیے اپنے بازو کھول دیے تھے۔ مگر پھر کیا ہوا؟ ایسا کچھ ہوا کہ اس شہر کو کسی کی نظر لگ گئی اور جنوبی ہندوؤں نے قوم پرستی کی لڑائی شروع کردی جس کی وجہ سے یہ شہر تباہی و بربادی سے دوچار ہوگیا اور ماضی کے دلہن جیسے حسین و جمیل شہر کا سارا حسن ہی گہنا گیا۔

آج کے بانٹوا کی حالت زار۔ دیکھی نہیں جاسکتی ! ماضی کے بانٹوا پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی جہاں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھی امن اور سلامتی کے ساتھ رہتے تھے، اس شہر میں میمن اور دوسرے مسلم تاجر اور سوداگر بڑی شان کے ساتھ کاروبار کرتے تھے۔ یہ سبھی حضرات نہایت سخی اور فیاض تھے اور اپنے سخاوت اور فیاضی کے اکثر مظاہرے کرتے رہتے تھے۔ مگر آج کا بانٹوا اپنے ماضی سے بالکل مختلف ہے۔ آج کا بانٹوا اپنے ماضی کی عظیم اور شاندار روایات پر کھڑا ہے اور اپنی بدنصیبی کا ماتم کر رہا ہے۔ آج بانٹوا کوئی امن پسند شہر نہیں لگتا بلکہ اپنے کھنڈرات کی زبانی اپنی تباہی کی کہانی سنا رہا ہے۔

آخر 1947ء میں ھوا کیا تھا ؟ بانٹوا میں رہنے والے حضرات اور خاص طور سے ان کی اولادیں اپنے بڑوں اور بزرگوں سے یہ پوچھتی نظر آتی ہیں کہ آخر 1947ء میں ایسا کیا ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے یہ شہر تباہ و برباد ہوگیا۔ اس کا جواب تاریخ کی کتابیں اس طرح دیتی ہیں: "1947ء کو رمضان المبارک کی 26 ویں اور 27 ویں شب کے درمیان میں پاکستان قائم ہوا۔ یہ قائداعظم محمد علی جناح کا دیرینہ خواب تھا جو شرمندہ تعبیر ہوا اور اس طرح شاعر مشرق علامہ اقبال کے خواب کی بھی تکمیل ہوئی۔

قیام پاکستان کی خبر اور بانٹوا میں جشن : قیام پاکستان کی خبر سن کر پورے بانٹوا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور خوب جشن منایا گیا اس شہر کے مسلمان بے حد خوش تھے۔ شہر کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ مسلمانوں نے شہر میں ایک بڑا جلسہ منعقد کیا جس میں پاکستان کے ساتھ الحاق کی خواہش کا اظہار کیا مگر ان کی یہ تمام خوشیاں اور خواہشات ہندوؤں کو پسند نہ آئیں۔ انہوں نے غصے میں آکر یہاں فساد برپا کردیا اس کے علاوہ پورے ہندوستان میں فسادات پھوٹ پڑے اور مسلم مہاجرین بے سرو سامانی کے عالم میں پاکستان کی طرف چل پڑے۔ راستے میں بے شمار لوگ مارے گئے۔ بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں پامال ہوئیں۔ گھر کے گھر برباد اور تباہ ہو گئے۔ خون کی ندیاں بہ گئیں۔

قائداعظم نے اس موقع پر اہل بانٹوا کے ساتھ دیگر مسلمانوں کو پاکستان آنے کی دعوت دی تو وہ سب قائداعظم کی اپیل پر چل پڑے اور نہایت پریشانی کے عالم میں پاکستان پہنچے جہاں پہلے سے متعدد فلاحی اور خدمتی ادارے ان لوگوں کی خدمت اور معاونت کے لیے موجود تھے۔ ان

سب نے آنے والے دکھی مسلم مہاجرین کو سہارا دیا۔ ان کی مدد کی اسی دوران جونا گڑھ نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا جس پر ہندو ایک بار پھر بھڑک اٹھے اور ظالم ہندو حکمرانوں نے طرح طرح کی چالیں چل کر اس خطے کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ مسلح بھارتی فوجوں نے خطے پر چڑھائی کر دی جس کے بعد صورت حال بگڑتی چلی گئی اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں ظلم و ستم کے وہ طریقے اختیار کیے گئے کہ سننے والوں کے دل کانپ جاتے ہیں، خوب لوٹ ہوئی، محلے کے محلے اور بازار کے بازار صاف ہو گئے آخر کار اہل بانٹوا کو بانٹوا کی سرزمین کو آخری اور الوداعی سلام کرنا پڑا اور سب پاکستان چلے آئے مگر وہ واقعات کسی بھیانک خواب کی طرح آج بھی ہمارے ذہنوں میں موجود ہیں۔

(اردو ترجمہ: محترمی عصمت علی پٹیل۔ بشکریہ: ڈان گجراتی کراچی۔ مورخہ 26 جولائی 1970ء)

آیئے اپنی زکوٰۃ اور ڈونیشن کی رقم سے BMJ کو عنایت کر کے برادری کو ایجوکیشن، ہیلتھ اور آبادکاری (ہاؤسنگ) کے فلاحی اور رفاہی منصوبوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں

اقبال کی ایمان داری

علامہ اقبال کے ملنے والوں میں صاحب زادہ سید محمود الحسن صاحب شامل تھے۔ علامہ سے ان کے تعلقات بہت اچھے تھے۔ صاحب زادہ صاحب نے علامہ کے متعلق یہ واقعہ بیان کیا ہے: پٹنہ میں علامہ اقبال کے ایک دوست بیرسٹر سی۔ آر۔ داس کے پاس کسی نواب صاحب کا مقدمہ آیا۔ اس مقدمے میں نواب صاحب کی جن دستاویزات (اہم کاغذات) کو عدالت میں پیش کرنا تھا، وہ فارسی میں تھیں۔ عدالت میں پیش کرنے کے لئے ان کا ترجمہ انگریزی میں کروانا ضروری تھا۔ بیرسٹر سی۔ آر۔ داس نے فارسی سے انگریزی ترجمے کے لئے علامہ اقبال کا انتخاب کیا اور ایک ہزار روپے روزانہ فیس طے کر کے علامہ اقبال کو پٹنہ بلایا۔ علامہ نے رات کو وہ فارسی دستاویزات دیکھیں اور رات ہی کو ان کا انگریزی میں ترجمہ مکمل کر کے صبح کو سی۔ آر۔ داس کو دے دیا۔ سی۔ آر۔ داس نے تمام دستاویزات کا انگریزی ترجمہ دیکھا تو علامہ اقبال سے کہا کہ آپ نے کیا کیا؟ اس کو تو کئی دن میں مکمل کرنا چاہیے تھا۔ کیونکہ آپ کو ایک ہزار روپے روزانہ فیس پر بلایا گیا تھا۔

علامہ نے فرمایا "میرے رسول ﷺ نے مجھ پر ایسی اُجرت حرام کر دی ہے جو کسی مختصر کام کو طول دے کر حاصل کی جائے۔"

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا کثیر الاشاعت ترجمان

ماہنامہ میمن سماج کراچی

بانٹوا میمن برادری کے ترجمان ماہنامہ میمن سماج کراچی میں تاریخ و ثقافت کے تحقیقی و علمی مضامین، انٹرویو، فیچر، احوال، سماجی و فلاحی موضوعات پر معیاری معلومات کے خزانوں کو شائع کیا جاتا ہے۔ ماہنامہ میمن سماج، بانٹوا میمن برادری کا واحد ترجمان ہے جو گزشتہ 66 سال سے برادری کی صحافتی، معاشرتی، سماجی اور ادبی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس مفید اور معلومات افزا ماہنامے کو یہ وصف حاصل ہے کہ یہ میمن اور خصوصاً بانٹوا میمن برادری کی نوجوان نسل کی رہنمائی کرتا اور علم و آگہی دیتا ہے۔ رسالے کو جاری و ساری رکھنے کے لئے اس کی ایک سال کی سالانہ خریداری، پیٹرن فیس، لائف ممبر شپ حاصل کر کے تعاون فرمائیں۔

اس رسالے کے چند اہم فیچر

- ☆ مذہبی مضامین
- ☆ اہم شخصیات کے تعارف
- ☆ کتابوں اور مجلوں پر تبصرے
- ☆ آئی ٹی، کیریئر گائیڈنس، جاب کے موضوع پر مضامین
- ☆ انٹرویو، فیچر، یوتھ کے موضوع پر اہم مضامین
- ☆ نظمیں اور غزلیں
- ☆ مضامین اور دلچسپ کہانیوں کے ترجمے
- ☆ خوش ذائقہ کھانوں کی ترکیبیں
- ☆ طنز و مزاح کے مضامین
- ☆ برادری کے فلاحی اور رفاہی اداروں کا تعارف
- ☆ تاریخی اور سائنسی مضامین
- ☆ تقاریب کی رپورٹس

ماہنامہ میمن سماج، بانٹوا میمن جماعت کا ایک اہم جریدہ ہے۔ اس کی سرپرستی اور حوصلہ افزائی کیجئے۔ اس کو مالی طور پر مستحکم کرنے اور اس کے ادارتی اور اشاعتی کام کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے اپنی مصنوعات کے اشتہارات عنایت فرمایئے تا کہ ایک طرف اس کی سرپرستی بھی ہوجائے اور دوسری طرف آپ کی مصنوعات کی تشہیر بھی۔

☆ آپ ازراہ کرم اس نیک کام میں آگے آیئے اور رسالے کی ممبر شپ حاصل کیجئے۔
☆ آپ اپنی فرصت میں صرف اپنی برادری کے رسالے ماہنامہ میمن سماج کا مطالعہ کیجئے۔
☆ فی شمارہ ---------------------- 50/- (پچاس روپے)
☆ ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ) بننے کے لئے 500/- (پانچ سو روپے)
☆ لائف ممبر بننے کے لئے 4,000/- (چار ہزار روپے)
☆ پیٹرن (سرپرست) بننے کے لئے 10,000/- (دس ہزار روپے)

ماہنامہ میمن سماج کی طباعت میں اخراجات کے اضافے کی وجہ سے رقم (قیمت) میں تبدیلی کی گئی ہے چونکہ کاغذ کی شدید گرانی اور پرنٹنگ کے اخراجات میں اضافہ ہوا ہے۔ نہ چاہتے ہوئے بھی رسالے کی قیمت میں اضافہ کیا گیا ہے۔ جماعت کی جانب سے برادری کے خواتین و حضرات سے مودبانہ گزارش کرتے ہیں کہ وہ ماہنامہ میمن سماج کے سالانہ خریدار، لائف ممبر اور پیٹرن بن کر اس کو مضبوط اور مستحکم بنانے میں ہم سے بھرپور تعاون فرمائیں۔ لہٰذا ماہنامہ میمن سماج کراچی کے خریدار بنیئے۔ اس کا مطالعہ کیجئے اور برادری کی سماجی اور فلاحی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کیجئے۔

پتہ: ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد ورلیہ مینشن کراچی

فون: 32728397 - 32768214

ای میل: bantvamemonjamat01@gmail.com

مادر تعلیم یادگاری مجلہ خدیجہ حاجیانی ماں میں

مطبوعہ ایک اہم تحریر کا اردو ترجمہ

قوم کی بچیوں میں "تعلیم نسواں" کی مشعل جلانے والی قابل فخر خاتون

محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں (مرحومہ)

بانی رونق اسلام گرلز اسکول و کالج اور گھریلو دستکاری اسکولز

ممتاز سماجی رہنما حاجی عبدالغفار رحمت اللہ کٹیا کی ایک یادگار تحریر

مضمون نگار کا مختصر تعارف : جناب حاجی عبدالغفار رحمت اللہ کٹیا بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے ایک ایسے ممتاز دانشور اور ماہر تعلیم ہیں جنہوں نے ہر دور میں اپنی برادری میں تعلیم کے فروغ کو عام کیا ہے اور پوری برادری میں یہ پیغام پھیلایا کہ ہمیں اپنی بچیوں کو تعلیم کے زیور سے خوب آراستہ کرنا چاہئے۔ انہوں نے محترمہ حاجیانی خدیجہ ماں مرحومہ کی خدمات کو بہت قریب سے دیکھا ہے اور ان کی شخصیت اور کارناموں مخلصانہ خدمات سے بہت متاثر ہیں۔

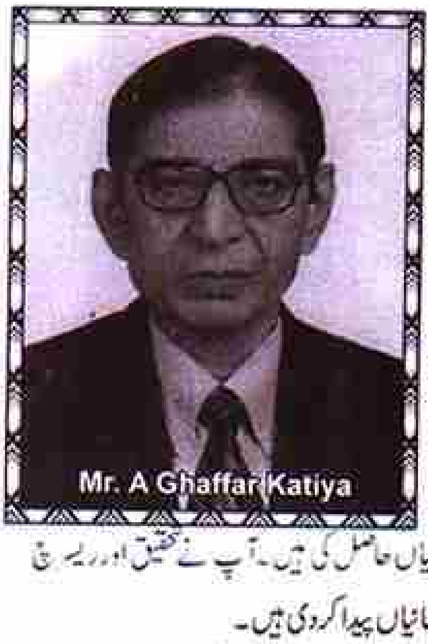

Mr. A Ghaffar Katiya

جناب عبدالغفار حاجی رحمت اللہ کٹیا کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ کا تعلق بانٹوا میمن برادری سے ہے اور آپ نے نہ صرف برادری کے لیے بلکہ مجموعی طور پر پورے ملک کے لیے بڑے نمایاں اور قابل صد افتخار کارنامے سماجی، فلاحی اور فروغ تعلیم کی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ غفار کٹیا صاحب نے تعلیم کے شعبے میں بڑی نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ آپ نے تحقیق اور ریسرچ کے میدان میں بھی بڑے کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ان تحقیقات نے مستقبل کے لیے بڑی آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

جناب عبدالغفار حاجی رحمت اللہ کٹیا نے پیشہ ورانہ کاموں میں بھی بڑی مہارت و صلاحیت حاصل کی ہیں اور اپنی کمپنی کے لیے کاموں کو بہت آسان اور موثر بنادیا ہے۔ کٹیا صاحب اتنے مصروف ہونے کے باوجود سماجی خدمت کے میدان میں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ آپ ایک عمدہ ادیب اور مصنف بھی ہیں اور علم و ادب کے میدان میں بھی آپ کی خدمات لائق تحسین ہیں۔ جناب عبدالغفار حاجی رحمت اللہ کٹیا نے 1969ء میں کراچی یونیورسٹی سے کیمسٹری کے مضمون میں ایم ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ اس کے علاوہ آپ نے کیمیکل انجینئرنگ کے مضمون میں انسٹی ٹیوٹ آف انجینئرز (پاکستان) سے ایم آئی ای کی سند حاصل کی۔ یہ تو تھی جناب عبدالغفار حاجی رحمت اللہ کٹیا کا سائنس کا شعبہ میں کارنامہ۔ اس کے بعد آپ نے 1973ء میں کراچی یونیورسٹی سے بی ایڈ کیا اور 1973ء کے سال میں ہی انہوں نے

ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے انسٹی ٹیوٹ آف فوڈ ٹیکنالوجی سے ایم آئی ایف ٹی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے علاوہ انہوں نے ٹوٹل کوالٹی مینجمنٹ، انسانی وسائل اور پروڈکشن مینجمنٹ میں بھی سرٹیفکٹ حاصل کیے۔ آپ بانٹوا میمن جماعت اور بانٹوا میمن خدمت کمیٹی، بانٹوا کے حوالے سے دیگر تمام اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ ماہنامہ میمن سماج کے مدیر اعزازی اور آل پاکستان میمن فیڈریشن کی مختلف کمیٹیوں پر فائز رہ کر مخلصانہ خدمات انجام دی ہیں۔

جس طرح بانٹوا میمن جماعت میں خدیجہ ماں کے چاہنے والوں کی کوئی کمی نہیں اسی طرح اس جماعت کے اور دیگر جماعتوں کے بے شمار لوگوں نے حاجیانی ماں پر قلم اٹھایا اور ان کی لائف ہسٹری قلمبند کی۔ جناب حاجی عبدالغفار کٹیا نے بھی حاجیانی ماں کے بارے میں ان کے یادگاری مجلّے (سوونئر) کے لئے عمدہ یادوں پر مشتمل مضمون لکھا اور قارئین سے خوب داد سمیٹی۔ جناب حاجی عبدالغفار کٹیا کا تحریر کردہ ایک مضمون خود حاجیانی ماں کی شخصیت اور کارناموں کی عکاسی کرتا ہے۔ یہاں پیش کیا جارہا ہے۔ (تعارف از مترجم: عصمت علی)

حاجی عبدالغفار کٹیا لکھتے ہیں۔ آج اس مقابلے کی اس دنیا میں تمام ترقی اور خوشحالی کی سائنسی آلات اور ٹیکنیکس پر انحصار کرتی ہے اور یہ سب سلسلہ زیادہ ترقی یافتہ ممالک میں جاری ہے۔ تعلیم میں ترقی دنیا بھر میں خوشی کی ضمانت ہے۔ اب وہ زمانہ آگیا ہے کہ جب زیادہ سے زیادہ طلبہ اور طالبات تعلیم کی طرف آرہے ہیں۔ کالجوں کی طرف ہماری برادریوں کے اسٹوڈنٹس کا رجحان بڑھ رہا ہے اور وہ ہر لحاظ سے ترقی کی راہ پر گامزن ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو ہمارے پورے معاشرے کی خوشی اور خوشحالی اسی طرح فروغ پا رہی ہے۔ برادری میں تعلیم اور خاص طور سے سائنسی تعلیم کی ترقی میں برادری کے بعض سرکردہ افراد نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنہوں نے سوشل لیڈر شپ میں بھی آگے بڑھتے ہوئے سارے معاشرے کو حیران کردیا۔ ان میں ایک نام محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کا بھی تھا۔ جنہوں نے نہایت معمولی تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے بھی تعلیم کی دنیا میں ایک انقلاب پیدا کردیا تھا۔ انہوں نے پوری میمن برادری عروس البلاد شہر کراچی کی بچیوں میں تعلیم کے اجالے بکھیر دیئے اور برادری کے بچوں اور بچیوں کو تعلیم کا وہ شعور دیا کہ پوری برادری ان کے کردار پر عش عش کر اٹھی۔

حاجیانی صاحبہ نے خود معمولی تعلیم یافتہ ہوتے ہوئے بھی برادری میں تعلیم کے وہ وہ معیار قائم کئے کہ دنیا حیران رہ گئی۔ حاجیانی صاحبہ نے کم وسائل اور غربت کے باوجود ایک ایسے اہم کام کا بیڑا اٹھایا اور برادری کے بچوں اور بچیوں کو خاص طور سے لڑکیوں کو تعلیم یافتہ بنانے کا جو پرچم

بلند کیا اس نے انہیں پوری پوری کامیابی عطا کی اور وہ بانٹوا میمن برادری کی مادر تعلیم بن کر سامنے آئیں۔ دیکھنے والے اس بات پر حیران تھے کہ ایک غریب اور وسائل سے محروم خاتون پوری برادری دیگر اقوام میں تعلیم کا نور کیسے بکھیر سکتی ہے مگر حاجیانی ماں نے یہ سب کر کے دکھایا۔ انہوں نے طویل عرصے تک میمن برادری کی بچیوں اور خواتین کو نہ صرف تعلیم کی دولت سے مالا مال کیا بلکہ انہیں ترقی اور خوشحالی کی اس شاہراہ پر قدم رکھوادیا جس کے بعد ان میں بیداری کی لہر آتی چلی گئی تھی۔ علاوہ فروغ تعلیم کا سفر اور وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوتی چلی گئیں۔

حاجیانی ماں کی سب سے بڑی بات یہ تھی کہ انہوں نے جو کام بھی کیا بے لوث ہو کر کیا اور کبھی ان سے کوئی ذاتی فائدہ حاصل کرنے کی کوشش نہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح نے ایک بات کو قوم کے نام اپنے پیغام میں کہا تھا کہ تعلیم کے بغیر ہم مکمل تاریکی اور اندھیرے میں ہیں لیکن جب ہمیں تعلیم کی دولت ملتی ہے تو ہمارے اندر باہر ہر طرف روشنیاں پھیل جاتی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے تو یہ ہماری برادری کے لئے حیات نو کا درجہ رکھتی ہے۔ اس وقت دنیا اس تیزی سے ترقی کر رہی ہے اور جدید ٹیکنالوجی کی طرف بڑھ رہی ہے کہ اگر ہم نے خود کو تعلیم کے زیور سے آراستہ نہ کیا تو نہ صرف ہم زندگی کی دوڑ میں سب سے پیچھے رہ جائیں گے بلکہ گمنامی کے اندھیروں میں گم ہو سکتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ مذکورہ بالا اسی پیغام کی علمبردار تھیں۔ انہوں نے اس قدیم دور میں قائداعظم محمد علی جناح کے اس پیغام کو سمجھا اور اس پر عمل کرتے ہوئے برادری سے تعلیم کے اندھیرے دور کرنے میں بہت اہم اور متحرک کردار ادا کیا۔ حاجیانی ماں نے اس حقیقت کو بہت پہلے ہی سمجھ لیا تھا کہ نجی شعبے اور سرکاری شعبے دونوں کو ملا کر اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کر کے ہی ترقی کا سفر شروع ہو سکتا ہے اور تعلیم کا فروغ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

حاجیانی ماں جانتی تھیں کہ معاشرے میں دائمی استحکام اور ترقی کے لئے تعلیم کتنا اہم کردار ادا کرسکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے تعلیم یافتہ ذہنوں کی بیداری کا عہد کیا اور اس کام میں پوری محنت کے ساتھ لگ گئیں۔ وہ جانتی تھیں کہ انسان اور انسانیت کی بھلائی کے لیے یہ سب کتنا اہم ہے۔ انہیں اس بات کا بھی اندازہ ہو چکا تھا کہ اس برادری اور اس قوم کی ترقی اور معاشرے کے لئے اچھی ماں کا کردار کتنا اہم ہے۔ اسی لئے انہوں نے ماؤں اور بیٹیوں کو تعلیم کی دولت سے مالا مال کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ کیونکہ ان کی نظر میں ایک تعلیم یافتہ گھرانے کے لیے تعلیم یافتہ ماں بہت ضروری تھی۔

انہوں نے بڑے تعمیراتی انداز سے ٹھوس بنیادوں پر اپنے اس مشن کا آغاز کیا تھا اور پوری برادری میں جگہ جگہ اور ہر گوشے میں تعلیم کی بنیادیں ڈالنی شروع کردیں تھیں۔ اس موقع پر انہوں نے اس بات کی پرواہ بھی نہیں کہ کہ وہ معاشرے کی ایک کمزور خاتون ہیں۔ جن کے پاس نہ وسائل ہیں اور نہ مال و دولت مگر چونکہ وہ اپنی برادری کے بڑے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ قائداعظم محمد علی جناح اور مادر ملت محترمہ فاطمہ جناح دونوں کے بانٹوا میمن برادری کے لیے دیئے گئے پیغامات کو سمجھ چکی تھیں۔ اسی لیے انہوں نے ایک آہنی خاتون کی طرح اپنی پوری میمن برادری اور علاقے میں رہائش پذیر خاص طور سے لڑکیوں کو تعلیم کی دولت سے مالا مال کیا اور اس ضمن میں آنے والی تمام مشکلات کا مقابلہ کیا۔ انہوں نے ساری زندگی معاشرے کے غریب اور وسائل سے محروم افراد کو توانا بنانے کے لئے بھی دن رات جدوجہد کی اور لوگوں کو یہ سمجھانے کی کوشش کی کہ تعلیم یافتہ بیٹیاں ان کے لیے کس طرح مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔

مرحومہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ میمن ویمن ایجوکیشن بورڈ کی بانی بھی تھیں۔ اس ادارے نے خواتین کی تعلیم کے فروغ میں بہت اہم کردار ادا

گیا تھا۔ جس کے نتیجے میں میمن خواتین میں بہتری اور بیداری کی لہر آئی تھی۔ ظاہر ہے کہ جب وسائل سے محروم انسان کسی بڑے کام کے لئے کوشش کرتا ہے تو اس کے راستے میں رکاوٹیں بھی آتی ہیں اور پریشانیاں بھی۔ اس طرح کی مشکلات کا سامنا حاجیانی ماں کو بھی کرنا پڑا مگر نہ تو وہ ان مشکلات سے گھبرائیں اور نہ پریشان ہوئیں بلکہ ثابت قدمی کے ساتھ اپنے مقصد پر ڈٹی رہیں۔ اس کے نتیجے میں مردوں کے اس معاشرے میں بھی انہوں نے خود کو ایک کامیاب خاتون، ایک کامیاب ماہر تعلیم اور ایک عظیم لیڈر ثابت کیا۔ خدیجہ حاجیانی ماں کو دوسرے محاذ پر بھی کام کرنا پڑا اور وہ محاذ یہ تھا کہ پوری برادری اور معاشرے نے برادری میں خواتین کی تعلیم کی مخالفت شروع کردی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ خواتین کی تعلیمی ترقی ان کے گھروں کو تباہ و برباد کردے گی۔ سب کا خیال تھا کہ خواتین میں تعلیم کا فروغ انہیں مردوں سے اور معاشرے سے باغی بنادے گا۔ اس سے برادری کی ترقی اور خوشحالی بری طرح متاثر ہوگی اور ہر تعلیم یافتہ میمن عورت اپنے شوہر کے سامنے سر اٹھا کر کھڑی ہوجائے گی اور اس کا کوئی کہنا نہیں مانے گی اور نہ اس کی فرمانبرداری کرے گی۔ ویسے بھی اس دور میں پڑھی لکھی میمن خواتین سے ایک شکایت یہ پیدا ہوئی تھی کہ نہ وہ اپنے شوہروں کی وفادار ہیں اور نہ ساس، سسر کی۔ اس موقع پر حاجیانی ماں نے لوگوں کے اس انداز فکر کو بدلا۔ ان کی ذہنیت تبدیل کی اور یہ بتایا کہ تعلیم یافتہ میمن خواتین ان کے لئے اور ان کے گھرانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اب تعلیم کا تصور بدل چکا ہے۔ بلکہ تعلیم یافتہ میمن خواتین پوری برادری کے لیے ایک بہت بڑی نعمت ہیں اور ان کی ترقی اور خوشحالی ہی معاشرے میں مزید بہتری کی ضمانت ہے۔

اس کے علاوہ بھی محترمہ حاجیانی ماں نے یہ پیغام عام کیا کہ ہمارے اس وقت تعلیم کا جو نظام ہے وہ پرانہ اور فرسودہ ہے۔ لیکن اگر ہم نے کوشش کی تو ہم اس کو جدید انداز میں ڈھالنے میں کامیاب ہوجائینگے۔ حاجیانی ماں طویل جدوجہد کے بعد 18 دسمبر 1990ء کراچی میں انتقال کر گئیں لیکن ان کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج علاوہ دیگر ادارے آج بھی موجود ہیں اور معاشرے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

استدعا برائے اشتہارات

ماہنامہ میمن سماج کراچی بانٹوا میمن جماعت کا واحد ترجمان ہے

جس میں پوری بانٹوا میمن اور میمن برادری کی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ علمی، تاریخ وثقافت، تحقیقی مضامین، انٹرویو، سوانح حیات، ادبی معلومات وتفریحی مواد پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہر ذوق طبع کے لئے یہ دلچسپ جریدہ ثابت ہو اس لئے برادری اور دیگر تاجر وکاروباری حضرات سے استدعا ہے کہ

ماہنامہ میمن سماج میں اشتہارات دے کر اسے مالی استحکام بخشیں اور اپنا بھرپور تعاون فرمائیں

اشتہارات کی بکنگ اور نرخ کے سلسلے میں بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی سے رجوع کریں۔ شکریہ

آپ کے عملی تعاون کا پیشگی بے حد شکریہ

فون : 32728397 - 32768214

پتا : ملحقہ بانٹوا میمن جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی

مادر تعلیم کی تعلیمی اور سماجی خدمات روز روشن کی طرح عیاں ہیں

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیم نسواں کے شعبے میں قابل تقلید کاوشیں

تحریر: جناب عبدالجبار علی محمد بدو

جناب عبدالجبار علی محمد بدو

علم کے سلسلے میں ہر دور میں ہر مکاتب فکر کے لوگوں نے اس کی افادیت پر بھرپور روشنی ڈالی ہے اور اس کو زندگی کا اہم اور ناگزیر ستون قرار دیا ہے۔ یعنی وہ ستون ہے جس کے بغیر انسانی زندگی کی عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ زمانہ قدیم سے لے کر جدید عصر حاضر تک ہر مفکر، دانشور، اہل قلم اور مدبر نے تعلیم کو انسانی زندگی کا جزو لاینفک قرار دیا ہے۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں جیسی پرخلوص شخصیات اور ہستیاں صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ مادر تعلیم خدیجہ حاجیانی ماں کو ہم سے جدا ہوئے 31 سال کا عرصہ ہو چکا ہے۔ لیکن ان کی کمی بانٹوا میمن جماعت اور میمن برادری میں ہمیشہ محسوس کی جاتی رہے گی۔ مرحومہ خدیجہ حاجیانی ماں نے اپنی پوری زندگی تعلیم کی ترویج و اشاعت میں صرف کردی۔

انہوں نے تعلیم نسواں کے لیے جو رونق اسلام گرلز اسکولوں و کالج کے پودے لگائے تھے وہ تناور درخت بن کر منقسم ہوگئے ہیں۔ محترمہ خدیجہ ماں عظمت کا ایک امتیازی نشان تھیں جس کی روشنی نہ صرف ارد گرد بلکہ میلوں، کوسوں تک اندھیرے دور کردیتی ہے۔ مرحومہ کو تعلیم نسواں کے ساتھ مشرقی تہذیب اور اسلامی اقدار سے بے پناہ وابستگی تھی اور بچیوں کی رفتار و گفتار، ان کی شخصیت و کردار میں بھی رچاؤ دیکھنے کی انہیں بڑی آرزو تھی۔ کئی دہائیوں کے درمیان اپنی زندگی بچیوں کی تعلیم کو عام کرنے میں وقف کردی۔ عظیم خاتون، مادر تعلیم کی پیروی کرنا آج کی خواتین کی اولین ضرورت ہے۔ پھر بھی آج ایک اور مادر تعلیم کی ضرورت ہے جو فروغ تعلیم کے مشن و وژن

جاری وساری رکھ سکے۔

محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں نے رونق اسلام اسکولوں وکالج اور دستکاری اسکول کو قائم کر کے جو ایجوکیشن کو عام کیا یہ بے لوث اور گراں قدر تعلیمی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔ آپ کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اور کالج نہ صرف شہر کراچی کی بچیوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر کے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہو چکی ہیں۔

حاجیانی ماں کی زندگی میمن برادری کی خواتین کے لیے ایک مثالی اور انسانی زندگی کی عظمت کا ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ اسی طرح بانٹوا میمن برادری کی قابل فخر شخصیت مرحوم سلیمان بھورا کی خدمات کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا جنھوں نے میمن برادری کے نوجوانوں کو تعلیم کی دولت سے مالا مال کیا۔ آپ نے مخیر حضرات کے تعاون سے کئی اسکول کھولے جن میں مدرسہ اسلامیہ نمبر 1 اور 2 اور میمن سیکنڈری اسکول فیڈرل بی ایریا قابل ذکر ہیں۔ علاوہ میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کے بانی بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد اور دیگر بے شمار میمن اکابرین کی تعلیمی، سماجی اور فلاحی خدمات روز روشن کی طرح زندہ جاوید ہیں۔ قوم کی بچیوں کی تعلیم وتربیت کے میدان میں حاجیانی ماں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس لائق ہیں کہ انہیں سنہری حروف سے رقم کیا جائے گا۔ ماضی، حال اور مستقبل میں میمن برادری میں تعلیم نسواں کے میدان میں حاجیانی خدیجہ ماں کے حوالے سے سدا یاد رکھی جائیں گی۔

میمن برادری کے بابائے تعلیم سر آدم جی حاجی داؤد نے میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی داغ بیل ڈال کر برادری کے غیر تعلیم یافتہ افراد کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا تھا اور بابائے تعلیم کا خطاب پایا بالکل اسی طرح حاجیانی خدیجہ ماں نے آل پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی نے رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج قائم کر کے قوم کی بچیوں کے مستقبل کو سنوار دیا اور مادر تعلیم کا خطاب پایا۔ تعلیم کے میدان میں مرحومہ نے جو خدمات سرانجام دی ہیں اور نیکی پارسائی بلند اخلاق پر مبنی جو مثالی زندگی گزاری ہے، اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ دے اور قوم کی ہر بچی اور ہر خاتون کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)۔

صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنایئے

کھانے سے پہلے اور بیت الخلاء سے آنے کے بعد
اگر صابن سے ہاتھ دھونے کی عادت اپنالیں تو جان لیجیے کہ
آپ نے نصف سے زیادہ بیماریوں سے نجات پالی

یاد رکھیے ہماری زیادہ تر بیماریاں منہ کے ذریعے ہی جسم کے اندر داخل ہوتی ہیں
صحت مند عادات، خوشیوں بھری زندگی

ماضی کی یاد۔۔ایک تاریخی تقریب

رہبر تعلیم نسواں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں

کے اعزاز میں منعقدہ تقریب

7 جولائی 1978ء کی شاندار اور پروقار تقریب کی روئداد

رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج کی بانی اور پاکستان میمن ویمنز ایجوکیشنل سوسائٹی کی روح رواں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی تعلیم نسواں کے میدان میں بے لوث، گراں قدر اور قابل صد ستائش مخلصانہ خدمات کو خراج تحسین پیش کرنے کے لیے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے زیر اہتمام 7 جولائی 1978ء کو ایک شاندار اور پروقار تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احسان رشید نے کی۔ تقریب میں بڑے سرکردہ اور ممتاز رہنماؤں، شخصیات، سماجی رہنماؤں، اساتذہ اور طالب علم ساتھیوں کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج کی طالبات بھی تقریب میں موجود تھیں۔ حاجیانی ماں کی آمد پر رونق اسلام کی گرل گائیڈ نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ ان گرلز گائیڈ نے ایک خیر مقدمی ترانہ بھی پیش کیا۔

کلام الٰہی کی تلاوت کے بعد رونق اسلام گرلز کالج کی طالبات نے ایک ترانہ پیش کیا۔ اس موقع پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے معروف شخصیت جناب جان محمد داؤد ایڈووکیٹ نے حاجیانی ماں کی خدمات کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور میمن خواتین بالخصوص پسماندہ اور غیر تعلیم یافتہ خواتین پر زور دیا کہ وہ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی عملی پیروی کریں۔ اس کے علاوہ انہوں نے معاشرے کی جڑوں میں پیوست غلط رسم ورواج کے خلاف بھی جہاد کرنے پر زور دیا۔ میمن برادری کے خلاف چلنے والے پروپیگنڈہ کا جواب دیتے ہوئے جان محمد داؤد صاحب نے کہا کہ میمنوں کی فلاحی سرگرمیوں اور رفاہی کاموں سے تمام برادریاں بلا کسی امتیاز کے مستفید ہوتی ہیں کیونکہ میمن اپنے آپ کو باقی مسلمانوں سے جدا نہیں سمجھتے۔ وہ اپنے آپ کو پاکستانی سمجھتے ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کرتے ہیں۔

اس موقع پر رونق اسلام گرلز کالج کی پرنسپل محترمہ حسن بانو آفتاب قزلباش نے کہا کہ عام طور سے مشاہدہ میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص نیکی اور بھلائی کے کام کرتا ہے یا عوامی فلاح و بہبود کی سرگرمیاں انجام دے کر عزت وتوقیر کماتا ہے تو دوسرے لوگ حسد کرنے لگتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ وہ اس کے لیے تحسین آمیز کلمات ادا کریں اور اس کی تعریف کریں وہ اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر حاجیانی ماں اس سلسلے میں خوش قسمت ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کی گرانقدر خدمات کی تعریف وتوصیف ان کی حیات (زندگی) میں ہی کی جارہی ہیں۔

بانٹوا میمن برادری کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب پیر محمد ابا عمر کالیا نے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی نصف صدی پر محیط خدمات کا احاطہ کرتے ہوئے کہا بانٹوا میمن برادری کی ایک عظیم خاتون، مجسمہ ایثار ووفا، رہبر نسواں، منبع علم وانسانیت کی خدمت اقدس میں برادری کی جانب سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہوتی ہے۔ عام طور پر لوگ کسی کے مرنے کے بعد اس کی خدمت میں گن گاتے

BANTVA MEMON JAMAT
بانٹوا میمن جماعت
BANTVA MEMON JAMAT

ہیں، ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ لوگ زندگی میں محسنوں کی خدمات کو سراہیں تا کہ دوسروں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی جاسکے۔ لیکن محترمہ آپ نے تعلیم نسواں کے لیے جو گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اس کا اعتراف نہ کرنا احسان ناشناسی ہے۔ بانٹوا میمن برادری آپ کی ان گراں قدر خدمات کی احسان مند ہے اور آج پوری برادری آپ کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتی ہے۔

آپ لڑکیوں کی تعلیم کے لیے نصف صدی سے زائد عرصہ سے جو خدمات انجام دے رہی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں آپ نے لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا بیڑہ اس وقت اٹھایا جس وقت ان کو تعلیم دلانا ایک عیب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے قائم کیے ہوئے اسکولز اور کالج چاہے وہ رونق اسلام گرلز اسکولز کھارادر ہو یا ناتک واڑہ یا فیڈرل بی ایریا یا رونق اسلام گرلز کالج کھارادر ہو، آپ کی علم دوستی کا بین ثبوت ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں آپ کا خون و پسینہ شامل ہے۔ آپ ان تعلیمی اداروں کا دھڑکتا ہوا دل ہیں جو ان کی آغوش میں پروان چڑھنے والی نسل کی خیر خواہی اور فلاح و بہبود کے لیے مضطرب ہے۔ محترمہ ان تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والی ہزاروں طالبات آپ کی مرہون منت ہیں۔ محترمہ ہم آپ کو اپنی برادری کی جانب سے یہ یقین دلاتے ہیں کہ جو علم کی شمع آپ نے روشن کی ہے انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور آپ کی روشن کی ہوئی علم کی شمع کو کبھی بجھنے نہیں دیں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

محترمہ جیسی خواتین صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں آپ نے برادری پر جو احسان کیا ہے۔ اس کا اجر تو اللہ دے سکتا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تاہم بانٹوا میمن برادری نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شیخ الجامعہ کراچی کے توسط سے آپ کی خدمت اقدس میں ایک تمغۂ خدمت تعلیم نسواں اور ایک حقیر رقم بطور تحفہ پیش کی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ قبول فرمائیں گے۔ محترمہ آج کے اس جلسے کی مناسبت سے ہم نے شیخ الجامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر احسان رشید صاحب کو اس جلسہ کی صدارت کے لیے زحمت دی ہے۔ جنہوں نے باوجود اپنی گونا گوں مصروفیات کے ہماری دعوت قبول فرمائی جس کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں۔ ان کے بارے میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ جامع کراچی کی تمام ترر دق ان ہی کے دم سے قائم ہے۔ اب ہم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ بانٹوا میمن برادری کی جانب سے تمغۂ خدمت تعلیم نسواں اور دوسرے تحائف محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

تقریب کے صدر ڈاکٹر احسان رشید نے بھی خیر مقدمی کلمات ادا کیے۔ ڈاکٹر صاحب نے خدیجہ حاجیانی ماں کی خدمت میں قرآن حکیم کا ایک نسخہ، جائے نماز، تسبیح اور دس تولے سونے کا بنا ہوا ایک گولڈ میڈل بھی پیش کیا جو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کی جانب سے دیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر احسان رشید نے یہ اعلان بھی کیا کہ حاجیانی ماں کی خدمت میں 175,000 روپے کی خطیر رقم کا نذرانہ پیش کیا جائے گا۔ یہ رقم بانٹوا میمن برادری سے تعلق رکھنے والے مخیّر میمن حضرات نے جمع کی تھی اور حاجیانی ماں کی خدمت میں یہ رقم ان کی زبردست بے نظیر اور قابل تقلید گراں قدر خدمات کے اعتراف کے طور پر پیش کی جا رہی تھی۔۔ اس کے بعد بانٹوا میمن جماعت اور دیگر نیک خواہشات کے حامل سرکردہ افراد کی جانب سے حاجیانی ماں کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے۔

حاجیانی ماں کی جانب سے سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے جناب محمد عبداللہ عبدالکریم ڈنڈیا نے یہ اعلان کیا کہ 175,000 روپے کی ساری رقم حاجیانی ماں کی جانب سے مختلف مدات پر خرچ کی جائے گی اور عطیہ میں دے دی جائے گی۔ ان کی ہدایت پر 75,000 روپے سے ایک چیری ٹیبل ٹرسٹ قائم کیا جائے گا۔ اس ٹرسٹ کی آمدنی سے غریب اور نادار طالبات کو وظائف دیے جائیں گے۔ 75,000 روپے کی

بانٹوا میمن جماعت کی جانب سے محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمتِ اقدس میں

سپاسنامہ

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ

بانٹوا میمن برادری کی ایک عظیم خاتون، مجسمہ ایثار و وفا، رہبر نسواں، منبع علم و انسانیت کی خدمت اقدس میں برادری کی جانب سے سپاسنامہ پیش کرتے ہوئے ہمیں مسرت ہو رہی ہے۔

عام طور پر لوگ کسی کے مرنے کے بعد اس کی خدمت کے گن گاتے ہیں۔ ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ لوگ زندگی میں محسنوں کی خدمات کو سراہیں تاکہ دوسرے لوگ ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی جا سکے۔ لیکن محترمہ آپ نے تعلیم نسواں کے لئے جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں اس کا اعتراف نہ کرنا احسان ناشناسی ہے۔ بانٹوا میمن برادری آپ کی ان گرانقدر خدمات کی احسان مند ہے اور آج بلا تفریق برادری آپ کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتی ہے۔

آپ لڑکیوں کی تعلیم کے لئے نصف صدی سے زائد عرصے سے جو خدمات انجام دے رہی ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں آپ نے لڑکیوں کو تعلیم دلانے کا بیڑہ اس وقت اٹھایا جس وقت ان کو پڑھانا ایک عیب سمجھا جاتا تھا۔ آپ کے قائم کئے ہوئے اسکول اور کالج چاہے وہ رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر ہو، یا نانک واڑہ یا فیڈرل ایریا کا رونق اسلام کالج کھارادر ہو، آپ کی علم دوستی کا بین ثبوت ہیں۔ ان تعلیمی اداروں میں آپ کا خون و پسینہ شامل ہے آپ ان تعلیمی اداروں کا دھڑکتا ہوا دل ہیں جو ان کی آغوش میں پروان چڑھنے والی نسل کی خیر خواہی اور فلاح و ترقی کے لئے مضطرب ہے۔ محترمہ ان تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرنے والی ہزاروں طالبات آپ کی مرہون منت ہیں۔

محترمہ ہم آپ کو برادری کی جانب سے یقین دلاتے ہیں کہ جو علم کی شمع آپ نے روشن کی ہے انشاء اللہ ہم اس کی حفاظت کریں گے اور آپکی روشن کی ہوئی علم کی شمع کو کبھی بجھنے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ۔

محترمہ جیسی خواتین صدیوں میں پیدا ہوتی ہیں آپ نے برادری پر جو احسان کیا ہے، اس کا اجر تو اللہ ہی دے سکتا ہے۔ ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین (بے شک اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا) تاہم برادری نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ شیخ الجامعہ کراچی کے توسط سے آپکی خدمت اقدس میں ایک تمغہ خدمت تعلیم نسواں اور ایک حقیر رقم بطور تحفہ پیش کی جائے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ قبول فرمائیں گی۔

محترمہ آج کے اس جلسہ کی مناسبت سے ہم نے شیخ الجامعہ کراچی پروفیسر ڈاکٹر احسان رشید صاحب کو اس جلسہ کی صدارت کے لئے زحمت دی ہے جنہوں نے باوجود اپنی گوناگوں مصروفیات کے ہماری دعوت قبول فرمائی جس کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں ان کے بارے میں ہم صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ جامعہ کراچی کی تمام تر رونق انہی کے دم سے قائم ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے گزارش کرتے ہیں کہ بانٹوا میمن کمیونٹی کی جانب سے تمغہ خدمت تعلیم نسواں اور دوسرے تحائف محترمہ خدیجہ حاجیانی کی خدمت میں پیش کریں۔

اللہ رب العزت سے التجا ہے کہ محترمہ کا سایہ ہم پر دیر تک قائم رکھیں۔ آمین۔

7 جولائی 1978ء

پیر محمد ابا عمر کالیا

اعزازی جنرل سیکریٹری

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کے اعزاز میں منعقدہ 7 جولائی 1978ء کو تقریب میں دیئے جانے والے سپاسنامے کی عکسی نقل

دوسری رقم غریب لڑکیوں کی شادی بیاہ کی مد میں خرچ کی جائے گی۔ اس کے علاوہ حاجیانی ماں نے 5,000 روپے رونق اسلام اسکول اور کالج کو، 1000 روپے دارالعلوم کو، 500 روپے نابیناؤں کے اسکول کو اور 500 روپے فیڈرل بی ایریا کی مسجد کے لیے دینے کا اعلان بھی کیا۔ حاجیانی ماں نے تحائف میں سے صرف قرآن حکیم کا نسخہ، تسبیح اور جائے نماز قبول کی۔

اس موقع پر جناب پیر محمد کالیا نے بانٹوا ایجوکیشنل سوسائٹی کی جانب سے خدیجہ حاجیانی انسٹی ٹیوشن کے قیام کا اعلان بھی کیا جس کا کام وظائف دینا تھا۔ یہ وظائف بانٹوا سے متعلق ان طالبات کو دیے جائیں گے جو میٹرک کے امتحان میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کریں گی اور دوسرے نمبر پر آنے والی طالبات کو بھی وظائف دیے جائیں گے۔ یہ وظائف 1000 روپے اور 750 روپے کے ہوں گے۔

کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احسان رشید نے صدارتی کلمات میں فرمایا۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی جیسی بے لوث خاتون کا دم غنیمت ہے۔ اس طرح کی شخصیات کی موجودگی مستقبل سے مایوس حضرات کے دماغوں پر چھائے ہوئے بادلوں کو چھانٹ دیتی ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں لگن کی فتح، خواہشات اور استقلال کی ایک شاندار اور نادر مثال ہیں۔ میمن حضرات اور برادری کے بارے میں پھیلے ہوئے غلط تاثر کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ایسی برادری جو تعلیم کو فروغ دینے اور عوام کی فلاح و بہبود کے لیے شب و روز کوشاں ہو وہ کبھی کسی کے خلاف نہیں ہو سکتی۔ اس غلط تاثر کا تدارک ہونا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب نے محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی درازی عمر کی دعا کی تاکہ ان کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی ان کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور وہ دوسروں کے لیے نمونہ بن سکیں۔

اس تقریب میں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کی شخصیت، کارناموں، خدمات پر مبنی ایک یادگاری مجلہ بھی مہمانوں میں تقسیم کیا گیا۔ تقریب کے انتظامات اور دیکھ بھال کے علاوہ مہمانوں کی سہولت اور آسانی کے لیے بانٹوا ناؤن کے رضاکاروں اور رونق اسلام گرلز گائیڈز نے اپنی خدمات پیش کیں۔ بخوبی سے تقریب کامیاب ہوئی۔ (رپورٹ: بکھتری عصمت علی پٹیل۔ مطبوعہ روزنامہ حریت۔ 10 جولائی 1978ء)

خدمت کا جذبہ سر سید کی نظر میں

SIR SYED AHMED KHAN

۔۔۔۔معاشرے میں سماجی خدمات انجام دینے والے لوگ دین اور دنیا دونوں میں سرخرو ہوتے ہیں۔ میں آپ سے پوری دل سوزی کے ساتھ یہ بات کہتا ہوں کہ آپ دکھی لوگوں کی خدمت کرنے کے جذبے کو اپنی آنے والی نسلوں میں بھی منتقل کریں، ہمارے آس پاس دکھی اور پریشان حال لوگ خواہ وہ کسی بھی مذہب اور عقیدے سے تعلق رکھتے ہوں، ہم سب کی ہمدردیوں کے مستحق ہیں، ان کے بچوں کی اچھی تعلیم و تربیت کی ذمہ داریوں کو محسوس کرنا ہوگا۔ تعلیم کو عام کرنے کے لئے میرا ساتھ دینے کے لئے آمادہ ہونا ہوگا۔ جس گھر میں تعلیم ہوگی وہاں روشنی ہوگی اور خوشحالی آئے گی۔

(محمڈن اینگلو اورینٹل کالج علی گڑھ کی تقریب سے خطاب۔ مورخہ 26 جون 1889ء)

صحت عامہ کا پیغام

پولیو کا موذی مرض معذوری کا سبب

☆**پولیو کیا ہے ؟** پولیو ایک ایسی بیماری ہے جو وائرس کے ذریعے ایک بچے سے دوسرے بچے کو لگ سکتی ہے۔ پولیو وائرس بچے کے جسم میں داخل ہوکر معذوری یا موت کا باعث بن سکتا ہے۔

☆**ہر وہ بچہ جس کے جسم میں پولیو کا وائرس داخل ہوجاتا ہے پولیو سے متاثر ہوکر معذور ہوجاتا ہے :** نہیں ایسا نہیں ہے جو بچے پانچ سال کی عمر تک ہر پولیو مہم کے دوران پولیو سے بچاؤ کے قطرے پی لیتے ہیں، ان کے جسم میں پولیو کے خلاف اچھی قوت مدافعت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ جسم میں وائرس کی موجودگی کے باوجود پولیو کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔ مگر وہ بچے جو یہ قطرے باقاعدگی سے نہیں پی پاتے، آسانی سے پولیو کے وائرس کا شکار ہوکر معذوری یا موت کے منہ میں جاسکتے ہیں کیونکہ ان کے جسم میں اس بیماری کے خلاف لڑائی کی بھرپور طاقت نہیں ہوتی۔

☆**پولیو سے بچائو کے قطرے حلال ہیں ؟** جی ہاں! پولیو ویکسین مفید اور حلال ہے۔ دنیا بھر کے 160 سے زیادہ مسلم علماء اور رہنما پولیو ویکسین کو حلال قرار دے چکے ہیں۔ جن میں مصر، سعودی عرب، انڈونیشیا، انڈیا، پاکستان اور دیگر ممالک کے جید اور مشہور مذہبی رہنما شامل ہیں۔ امام مسجد اقصیٰ، اسلامی کانفرنس کی تنظیم، مصر کی الازہر یونیورسٹی، ہندوستان کے جید علماء اور پاکستان کے تمام اہم مذہبی مدارس پولیو ویکسین کے حلال ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

☆**پولیو کے قطرے همارے بچے کو معذوری سے کیسے بچاتے ہیں :** پولیو آپ کے بچے کا بدترین دشمن ہے جو اس کے جسم میں داخل ہوکر اسے عمر بھر کے لئے معذور یا موت کا شکار بنا سکتا ہے۔ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں مگر بچاؤ کے لئے ویکسین موجود ہے۔ پولیو کے قطرے کسی دیوار کی اینٹوں کی طرح ہیں۔ اگر آپ اپنے بچے اور اس کے دشمن کے درمیان دیوار بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو زیادہ اینٹوں کی ضرورت ہوگی۔ اسی لیے جب آپ کے گھر آئیں، اپنے بچے کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے ضرور پلوائیں۔ آپ کا بچہ جتنی زیادہ بار یہ قطرے پیئے گا، اس کے اور پولیو کے درمیان اتنی ہی مضبوط دیوار تعمیر ہوگی جو اسے معذوری سے محفوظ رکھے گی۔

اپنے بچوں کی صحت منداور توانا زندگی کے لئے۔۔ پولیو کے موذی مرض سے بچایئے

معروف میمن صنعت کار۔ ایک غیر معمولی انڈسٹریلسٹ

گجراتی تحریر: ڈاکٹر علی محمد عمر میمن (مرحوم)، سابق میئر بمبئی (انڈیا)

اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

Late Naz Mangroli
Bombay India

مضمون نگار کا مختصر تعارف : ڈاکٹر علی محمد عمر میمن (مرحوم) برادری کی ایک درخشاں اور تابندہ شخصیت تھے۔ وہ پیشے کے اعتبار سے ایک میڈیکل پریکٹیشنر (ڈاکٹر) تھے اور ایک بہت بڑی سطح کے سماجی خدمت گزار بھی تھے۔ وہ نچلی سطح سے اٹھ کر بہت بلند مقام تک پہنچے تھے اور انہوں نے بمبئی کے میئر کی پوزیشن حاصل کی تھی۔ وہ چونکہ مہاتما گاندھی سے متاثر تھے اس لیے اپنی پوری بے مثال زندگی میں کھدر یا کھادی کا کپڑا پہنتے رہے۔ وہ میمن تاریخ میں خصوصی دلچسپی رکھتے تھے اس لیے انہوں نے میمن برادری کا گہرا مطالعہ کیا تھا اور اس بے مثال برادری کی بڑی وسیع اور مستند معلومات حاصل کی تھیں۔ دانشوروں اور تاریخ دانوں کے درمیان ڈاکٹر صاحب کے حوالوں اور ریفرنسز کی بڑی قدر کی جاتی تھی اور انہیں تسلیم بھی کیا جاتا تھا۔

مجھے یہ کہنے کی اجازت دیجیے کہ وہ ایک نہایت اعلیٰ تعلیم یافتہ انسان سمجھے اور تسلیم کیے جاتے تھے۔ انہیں گجراتی اور اردو دونوں زبانوں کے ادب اور کلچر پر بڑا عبور حاصل تھا۔ وہ ایک عمدہ کھلاڑی بھی تھے۔ کرکٹ کھیلتے تھے۔ وہ بومبے (بمبئی) کرکٹ ایسوی ایشن سے وابستہ تھے۔ اس مضمون میں انہوں نے 20ویں صدی کے گذشتہ نصف صدی دور کے دوران میمن صنعت کاروں کے حالات بتائے ہیں اور اپنی یادداشت میں محفوظ رہ جانے والے واقعات عوام الناس کے ساتھ شیئر کیے ہیں۔ انہوں نے غیر منقسم انڈیا اور برما میں میمن تاجروں اور صنعت کاروں کا ایک ایسا آنکھوں دیکھا احوال قلم بند کیا ہے جس کے بغیر میمن تاریخ ہمیشہ ادھوری رہے گی۔ یہ مضمون نہ صرف آپ کو ماضی کے برما کے گلیوں اور سڑکوں پر لے جائے گا بلکہ آپ کو ان حالات کو پڑھ کر اپنے آباؤ اجداد پر فخر محسوس ہوگا کہ ہم کن لوگوں کی نسل سے ہیں اور ہمارے بڑے اور بزرگ کیسی عمدہ مہارت رکھتے تھے اور ان کی مستقبل میں جھانکنے کی مہارت کتنی شاندار تھی کہ انہوں نے اپنے اس وقت کے ہم عصروں کو نہ صرف حیران کر دیا تھا بلکہ صنعت وتجارت کے شعبے میں انہیں اس زمانے میں ناک آؤٹ بھی کر دیا تھا۔ آپ میمن فیڈریشن کی دعوت پر دسمبر 1981ء میں کراچی تشریف لائے تھے۔ ان کے اعزاز میں میمن برادری کے اداروں اور میمن جماعتوں کی جانب سے استقبالیے دیے گئے۔ (مترجم: کھتری عصمت علی پٹیل)

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے جو عالمی بھائی چارے پر یقین رکھتا ہے۔ ایک مسلمان چاہے وہ انڈیا میں رہائش پذیر ہو یا پاکستان میں سیلون (سری لنکا) میں رہتا ہو یا افریقہ میں، وہ برطانیہ کے کسی گوشے میں قیام پذیر ہو یا دنیا کے کسی بھی کونے میں رہتا ہو، مسلمان ہونے کی حیثیت سے وہ دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ بالکل اسی طرح میمن بھی اسلام کے پیروکاروں کی حیثیت سے آپس میں بھائی بھائی اور اسلامی بھائی چارے پر یقین رکھتے ہیں۔ میمن چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں آباد ہو، وہ اپنے میمن بھائی کے ساتھ اخوت، محبت اور اسلام کے رشتے میں بندھا ہوا ہوتا

ہے اور اپنے ہر بھائی کی مدد کے لیے تیار رہتا ہے اور اس حوالے سے نہ اس کی قومیت اس کے آڑے آتی ہے اور نہ ہی کوئی امتیاز اسے دوسرے کی مدد کرنے سے روکتا ہے۔

انڈیا اور دنیا کے دوسرے حصوں میں آباد میمن : میمن انڈیا میں بھی آباد ہیں اور دنیا کے دیگر ملکوں میں بھی۔ یہ ممکن ہے کہ دنیا کے کچھ ملکوں کے میمن دولت مند اور مال دار ہوں اور کچھ ملکوں کے میمن مالی طور پر کمزور ہوں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ صرف غریب اور نادار میمنوں کو ہی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دولت مند میمن چین کی نیند سوتے ہیں۔

میمنوں کے مسائل : آج کے دور میں حالانکہ سائنس اور ٹیکنالوجی نے خوب ترقی کرلی ہے مگر پھر بھی لوگوں کے اپنے اپنے مسائل میں اضافہ ہوا ہے اسی لیے کراچی میں ان مسائل کے حوالے سے ایک خصوصی تین روزہ سیمینار منعقد ہوا جو اس ماہ کی 18-19 اور 20 تاریخ کو منعقد ہوا تھا۔ بلاشبہ MAM-86 میمن تاریخ میں سنہرے حروف میں لکھی جائے گی۔ تاریخ کسی بھی قوم اور برادری کا آئینہ ہوتی ہے جس میں اس کا ماضی نظر آتا ہے۔ ضروری ہے کہ مستقبل کی منصوبہ بندی کے وقت ماضی کو بھی سامنے رکھا جائے، اسی لیے ان صفحات پر ماضی کے کچھ اہم واقعات کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔

ہمارے آبائو اجداد : 19ویں صدی کے وسط میں ہمارے آباؤ اجداد نے برما (بحرم دیش) افریقہ، سیلون اور دنیا کے دیگر ملکوں کو ہجرت کی۔ وہ لوگ روزگار کی تلاش میں گئے تھے۔ ہماری برادری کے لیے برما سونے کی کان ثابت ہوا تھا۔ برما میں چند برسوں کے قیام کے بعد ہی میمن تاجروں نے رنگون کی کاروباری مارکیٹ پر قبضہ کرلیا اور ساتھ ہی اس ملک کے دوسرے شہروں کی بزنس مارکیٹس پر بھی چھاگئے۔ کوئی چاول کا کنگ کہلایا تو کوئی جوٹ کا بادشاہ بن گیا۔ اور جاوا اور سماترا میں آباد ہونے والے تاجر شکر کے راجہ بن گئے۔ بلاشبہ یہ برما کی ہی سرزمین تھی، جس نے ہمارے لوگوں کو سنہری مواقع فراہم کیے اور ہماری برادری کے تاجروں نے خوب تجارت کی اور خوب ترقی کی۔ اس تاجرانہ ترقی نے ہماری برادری کے تاجروں اور سوداگروں کو وہ حوصلے دیئے کہ وہ جلد ہی انڈسٹری (صنعت) کے میدان میں ترقی کرکے عروج پر پہنچ گئے۔

برما کے ابتدائی صنعت کار : برما کی سرزمین پر میمن برادری سے تعلق رکھنے والے ابتدائی چار اہم ترین صنعت کار وہ تھے جنھوں نے خوب ترقی کی اور آنے والے وقتوں میں اس سرزمین پر صنعت کاری کے شعبے کو بھی وسعت دی جس کے بعد دیگر میمن تاجروں اور صنعت کاروں کے لیے اس شعبے میں داخل ہونے کے مواقع پیدا ہوئے، ان چار تاجروں میں سے دو کا تعلق جام نگر سے تھا اور دو کا جیت پور سے۔ سیٹھ سر کریم جمال، سیٹھ احمد ملا داؤد مدنی، سر ابراہیم باوانی اور سر آدم جی حاجی داؤد۔

انسائیکلو پیڈیا کیا کہتا ھے : انڈیا کے انسائیکلو پیڈیا (1909) جلد سوم کے مطابق میسرز ملا داؤد سنز اینڈ کمپنی رنگون میں 1861ء میں قائم کی گئی تھی۔ ملا داؤد حسین مغربی انڈیا کے علاقے کاٹھیاواڑ کے رہائشی تھے اور جام نگر میں پیدا ہوئے تھے۔ شروع کا زمانہ انہوں نے اپنی فرم کی دیکھ بھال میں گزارا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے بڑے بھائی حاجی ولی محمد حسین کے ساتھ ان کے کاروبار میں شمولیت اختیار کرلی۔ حاجی ولی محمد ان کی فرم میں ان کے پارٹنر بن گئے۔ 1903ء تک دونوں بھائیوں نے ساتھ ساتھ کاروبار کیا مگر بعد میں یعنی 1903ء میں بڑے بھائی حاجی ولی محمد حسین کا انتقال ہوگیا جس کے بعد حاجی ولی محمد کا بیٹا اس کاروبار سے الگ ہوگیا تو ملا داؤد بھی کاروباری دباؤ کی وجہ سے اس سے الگ ہوگئے۔ چنانچہ دونوں بھائیوں (ملا داؤد حسین اور حاجی ولی محمد) کے بیٹوں نے مل کر اس کاروبار کو سنبھالا اور پھر دیگر بھائی بھی شامل ہوتے

چلے گئے اور دونوں کی اولادوں نے مل جل کر بڑی مہارت اور محنت سے اس کاروبار کو چلایا اور ترقی دی۔ اس طرح دونوں بھائیوں کی اولادوں نے اس کاروبار کو ترقی کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ جس کے گواہ برما کے رہائشی بھی ہیں۔ ملا داؤد اینڈ سنز اینڈ کمپنی کا بنیادی کاروبار چاول کی ملنگ اور ایکسپورٹ ہے۔ اس کے علاوہ ایکسپورٹ اور امپورٹ کمیشن ایجنسی کا کام بھی کرتے تھے۔ برما کے علاقے DAWBONG پوزڈونگ کی کھاڑ اور KANOUGTOE میں ان کی چاول کی ملیں بھی ہیں اور تیل کے کارخانے بھی۔ اس کے ساتھ کئی مقامات پر جننگ فیکٹریاں بھی قائم ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی کاروباری شاخیں انڈیا میں بمبئی، کلکتہ اور (سابقہ مشرقی پاکستان) میں بھی ہیں۔ اس دنیا کے مختلف اہم تجارتی شہروں میں بھی ان کے کاروبار کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ غرض یہ کاروباری گروپ ہر لحاظ سے معتبر اور سیٹ گروپ ہے جس کی مارکیٹ میں بہت اچھی ساکھ ہے۔

میمن انٹرنیشنل ڈائریکٹری بمبئی کیا کھتی ھے !!

بمبئی (انڈیا) میں غریب فیملی کی دینی، تجارتی اور فلاحی خدمات قابل تحسین

میمن انٹرنیشنل ڈائریکٹری بمبئی (انڈیا) مطبوعہ 1971ء مصنف جناب ایف اے چھوٹانی سیکریٹری جنرل میمن انٹرنیشنل بمبئی سے یہ اقتباس قابل تعریف ہے کہ تاجران اور سوداگران میں غریب فیملی کی دینی، تجارتی اور فلاحی خدمات کو تحسین کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔

الحاج احمد عبداللہ غریب بمبئی شہر کے ایک نمایاں بزنس مین اور ایک سچے سماجی خدمت گزار تھے۔ آپ فعال انداز سے حج کمیٹی کے ساتھ منسلک تھے جس کا نام ''انجمن خدام النبی ﷺ'' تھا۔ یہ ایک ایسا ادارہ تھا جو بمبئی اور مکہ مکرمہ میں حجاج کرام کی رفاہ اور بہبود کی خدمات انجام دیتی تھی۔ 1961ء سے لے کر 1966ء تک آپ میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بمبئی کے صدر بھی رہے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ حاجی صاحب مارکیٹ بالائی میمن جماعت بمبئی کے صدر بھی رہے تھے۔ بمبئی کے متعدد اداروں اور انسٹی ٹیوٹس کے ساتھ حاجی احمد عبداللہ غریب کی وابستگی اس بات کا برملا اظہار ہے کہ آپ کو سماجی فلاح و بہبود سے کس حد تک لگاؤ تھا۔ آپ نے ایک زبردست قسم کی میمن کالونی کا منصوبہ بھی پیش کیا تھا۔ جوگیشوری (بمبئی) کے مقام پر قائم کیا گیا ہے اس کے علاوہ آپ نے بمبئی میں ہی میمن کوآپریٹو بینک لمیٹڈ کا زبردست خیال بھی پیش کیا تھا اور اس کے لیے عملی و فعال اقدامات بھی کیے تھے۔ آپ نے گجراتی زبان میں گجراتی حجاج کرام کی رہنمائی کے لیے ''غریب نی حج'' نامی ایک بے مثال کتاب بھی قلمبند کی تھی۔ الحاج احمد عبداللہ غریب کی سماجی اور رفاہی خدمات ہمیشہ یادرہیں گی۔

گجراتی زبان کے ممتاز قلمکار اور کئی کتابوں کے مصنف یوسف عبدالغنی مانڈویا (مرحوم) نے اپنی گجراتی تصنیف ''القائد'' میں تحریر کیا ہے۔ سرآدم جی جب بھی بمبئی جاتے۔ قائداعظم کے رفیق کار اور مسلم لیگی رہنما اپنے قانونی مشیر ایڈووکیٹ جنرل کھتری اسمٰعیل ابراہیم چندریگر کی رہائش گاہ پر قیام پذیر ہوتے تھے۔ میمن چیمبر آف کامرس بمبئی (انڈیا) کے سالانہ عید ملن اور عصرانہ تقریب منعقدہ یکم اکتوبر 1943ء میں ادارے (چیمبر) کے صدر جناب حاجی عبدالکریم اسمٰعیل گاڈت اور چیمبر کی مجلس انتظامیہ کی جانب سے قائداعظم محمد علی جناح کو صدارت اور مہمان خصوصی انجمن تاجران وسوداگران بمبئی (انڈیا) کے چیئرمین اور ممتاز بزنس مین حاجی احمد غریب کو مدعو کیا گیا تھا۔ میمن چیمبر کے صدر نے کاروباری حضرات کے مسائل کو بیان کیا اور انجمن تاجران کے چیئرمین نے مسلم اور غیر مسلم تاجران کے مسائل کو برٹش حکومت سے حل کے لئے قائداعظم اور آئی آئی چندریگر صاحب کے قانونی مشاورت کے وعدہ کرنے پر علاوہ تجارتی مسائل کے حل کرانے پر پیشگی شکریہ ادا کیا تھا۔ گیسٹ آف آنر سرآدم جی

صاحب چندریگر صاحب کے مہمان تھے۔اپنی علالت کے باعث شریک نہ ہو سکے۔عید ملن تقریب کے اختتام پر قائد اعظم محمد علی جناح اور حاجی احمد غریب صاحب، چندریگر صاحب کے ہمراہ ان کے گھر تشریف لے گئے تھے۔

ملا دائود کی وفات : واضح رہے کہ ملا داؤد نے 1905ء میں رنگون میں وفات پائی۔مرحوم ایک راسخ العقیدہ مسلمان تھے اور وہی اصل میں اس قابل ذکر تجارتی گروپ کے سربراہ اور اس کے بانی بھی تھے۔دنیا بھر میں خیراتی امور اور فلاح و بہبود کی سرگرمیوں میں ان کا بڑا نام تھا۔وہ بڑی فراخ دلی سے دکھی انسانیت کی فلاح و بہبود پر اپنی دولت خرچ کرتے تھے جس سے انہوں نے نام بھی کمایا اور شہرت بھی۔وہ سید ھے اور سچے مسلمان تھے۔مکۃ المکرمہ اور مدینہ منورہ کے اکثر دورے کرتے تھے۔انہوں نے اپنے لیے ان دونوں مقدس شہروں میں مستقل گھر بھی بنا رکھے تھے۔وہ اکثر انڈین لوگوں کی حجاز مقدس حاضری میں ہر طرح کی مالی مدد بھی کرتے تھے۔ان کی مدد سے بے شمار غریب اور ضرورت مند ہندوستانیوں نے حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی تھی۔

برمااور رنگون کے صنعتی اور کاروباری ادارے : میسرز اے ایس جمال برادرز اینڈ کمپنی۔ہیڈ آفس 26 مرچنٹ اسٹریٹ۔ رنگون رائس ملز، کاٹن جنرز، آئل ملز، ساملرز، جنرل مرچنٹس، بینکرز، اور کمیشن ایجنٹس، رائس مل: بالائی اور وسطی KAMMENDINE آئل ملز: رنگون ALLANMYO AWR MYINGYAN۔ساملرز: الان میو۔برما کی شاخیں: من ڈالے، yegyo بازار، MYINGYAN، جننگ فیکٹری: ماولانگ۔جننگ فیکٹری، انڈیا برانچیں: بمبئی۔کاٹھا بازار اور کلکتہ 23 امراتولین۔

یہ کاروبار کس نے قائم کیا ؟ اس کاروبار کو 1868ء میں مرحوم عبدالشکور جمال نے قائم کیا تھا۔اس فرم کے تحت کاٹن ملز، کاٹن جننگ اور تیل کے بیجوں سے تیل نکالنے کے کام ہو رہے تھے۔اس کے علاوہ لکڑی کاٹنے کی SAWMILL بھی کام کر رہی تھی۔بعد میں انہوں نے پیٹرولیم مصنوعات بھی تیار کرنی شروع کردیں۔انہوں نے ایک فرم 1897ء میں MYINGYAN میں شروع ہوتی اور دوسری نے ALLANMYO میں کام شروع کردیا تھا۔یہاں سے کاٹن یورپ ایکسپورٹ کی جاتی تھی۔شروع میں برما کاٹن انڈسٹری بہت محدود پیمانے پر تھی مگر بعد میں اس نے خوب ترقی کرلی۔اس کے علاوہ 1904ء میں میسرز بل برادرز نے تیل کے بیجوں سے تیل نکالنے کا کام بھی شروع کردیا اور خوب ترقی کرتے چلے گئے۔اور برما کے تحت بڑے امپورٹر و ایکسپورٹر بن گئے۔

عبدالکریم جمال کا تعارف : عبدالکریم جمال، جمال برادرز کے سینئر پارٹنر تھے جبکہ رنگون کی کمپنی عبدالشکور جمال کے سب سے بڑے بیٹے کی تھی۔وہ 1862ء میں انڈیا میں پیدا ہوئے تھے۔رنگون کالج سے تعلیم حاصل کی۔وہ بچپن میں ہی برما پہنچ گئے تھے اور کم عمری میں ہی اپنے والد کی فرم سے وابستہ ہو گئے تھے۔انہوں نے ایک تجارتی اور عام سوداگر کی حیثیت سے کام شروع کیا اور 1882ء میں عمدہ سلک کے کپڑے کا بزنس شروع کردیا۔1884ء میں اپنے والد کی ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے پورا کاروبار سنبھال لیا اور 1888ء میں جناب عبدالشکور جمال کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے (موجودہ) عبدالکریم جمال نے اس کاروبار کو خوب ترقی دی بلکہ اس میں اضافہ بھی کیا۔پھر انہوں نے متعدد فلاحی کام کیے جن میں سرفہرست تعلیم کی خدمات تھیں۔انہوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے لیے بھی فنڈز فراہم کیے اور بمبئی پریسیڈنسی میں چلنے والے تعلیمی اداروں کی بھی خوب مدد کی اور تعلیم کے فروغ میں بھرپور کردار ادا کیا۔

حاجی دائود بیگ محمد باوانی : 1894ء میں حاجی داؤد بیگ محمد باوانی بھی برما جا پہنچے۔وہ رنگون میں جوٹ کی اشیاء کے تاجر تھے اور اپنے دونوں بیٹوں (آدم جی اور عبدالستار) کو بھی آگے بڑھانا چاہتے تھے۔آدم جی کا بچپن بھی ان کی عمر کے میمن لڑکوں جیسا ہی تھا۔وہ

کلاسوں تک انہوں نے ایک گجراتی پرائمری اسکول میں تعلیم حاصل کی اور 15 سال کی عمر میں 1895ء میں وہ بھی برما جا پہنچے اور صالح محمد غازیانی کی فرم میں ملازم ہو گئے۔ ان کی تنخواہ اس زمانے میں 125 روپے ماہوار مقرر کی گئی تھی۔ اس لڑکے کو آگے چل کر برصغیر کا ایک بہت بڑا تاجر اور عوامی لیڈر بننا تھا۔ وہ ایک سیلف میڈ انسان تھے جس نے اپنی قسمت اپنے ہاتھوں سے بنائی۔ انہوں نے محنت، دیانت داری اور ذاتی قابلیت کی بنیاد پر وہ ترقی اور خوشحالی حاصل کی جس کی گواہ آج بھی میمن تاریخ ہے۔

آدم جی حاجی دائود کا ذاتی کاروبار : جب آدم جی حاجی داؤد نے 1913ء میں اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا تو اس وقت سر جمال کاروبار کی دنیا کے سب سے بڑے تاجر تھے۔ سر جمال نے سب سے پہلے برطانیہ کی اجارہ داری کا خاتمہ کیا تھا۔ وہ بہت بڑے تاجر اور بزنس مین تھے جس نے عوامی فلاح و بہبود اور رفاہ عامہ کے شعبوں میں بھی بے مثال خدمات انجام دی تھیں۔ ان حالات میں آدم جی کا آگے بڑھنا اور غیر معمولی مقام حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں تھا مگر انہوں نے یہ کارنامہ انجام دیا اور بڑی خوبی کے ساتھ آگے بڑھتے چلے گئے۔ آدم جی کی جوٹ مل نے کلکتہ سے جوٹ کی امپورٹ اور جاپان سے ماچس کی امپورٹ سے کام شروع کیا اور بہت تیزی سے ترقی کی۔ اپنے والد کے ساتھ کام کرتے ہوئے انہوں نے انگریزی زبان میں بھی مہارت حاصل کر لی۔ وہ نہ صرف یہ زبان عمدگی سے لکھنے پڑھنے لگے بلکہ انگریزی میں عمدگی سے دلائل بھی دینے لگے۔ انہوں نے جنگ کی آمد کو قبل از وقت بھانپ لیا تھا اور اس کے حوالے سے منصوبہ بندی بھی کر لی تھی اور فوجی و دیگر ضروریات بھی جمع کر لی تھیں جس میں ان کا سرمایہ بلاک ہو گیا تھا۔ پہلی جنگ عظیم کے شروع ہونے میں دیر ہوئی تو آدم جی کو خاصا نقصان برداشت کرنا پڑا مگر وہ مایوس نہ ہوئے۔ جب یکا یک پہلی جنگ عظیم چھڑی تو ان کا حساب کتاب بالکل درست ثابت ہوا۔ اور انہوں نے مشکل وقت میں کی گئی سرمایہ کاری کا خوب فائدہ اٹھایا۔ پھر انہوں نے جنگ کے پھیلتے ہوئے اثرات دیکھے تو سمجھ گئے کہ اب جاپان سے تجارت متاثر ہوگی۔ چنانچہ انہوں نے نے ماچس کی تیاری پر توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے ماچس بھی سپلائی کیا اور جوٹ کی گانٹھیں بھی اور اس قبل از وقت حالات و واقعات بھانپنے کی اپنی صلاحیت سے خوب فیض اٹھایا۔ انہوں نے برما میں اس وقت کی سب سے بڑی ماچس فیکٹری لگا کر اپنے غیر ملکی حریفوں کو حیران و پریشان کر دیا تھا۔ اس فیکٹری نے 1923ء میں پیداوار دینی شروع کر دی۔ 1927 میں آدم جی جوٹ ملز کی پلاننگ ہوئی اور 27 دسمبر 1927ء کو اس کی بنیاد ڈال دی گئی۔ اس کام میں خاصی محنت بھی لگی اور پیسہ بھی۔ آدم جی نے بڑی پلاننگ کے ساتھ یہ منصوبہ شروع کیا تھا۔ وہ اسے ایشیا کی سب سے بڑی جوٹ مل بنانا چاہتے تھے۔ اس مل نے صرف 13 ماہ کی مدت میں کام کا آغاز کر کے سبھی کو حیران کر دیا جس میں جدید ترین مشینری اور آلات لگائے گئے تھے۔

احمد ابراہیم باوانی : باوانی فیملی کے احمد ابراہیم باوانی جیت پور میں پیدا ہوئے مگر ان کی ساری زندگی برما میں گزری۔ انیسویں صدی میں اس خاندان کے کچھ افراد تجارت کی غرض سے برما گئے۔ اس طرح احمد ابراہیم باوانی اور سر آدم جی، دونوں کا تعلق جیت پور سے تھا اور دونوں نے ہی برما میں اپنی تجارتی صلاحیتوں کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ ان دونوں حضرات نے برما کو ایک تجارتی ریاست بنانے میں بڑا اہم اور محوری کردار ادا کیا تھا۔ احمد ابراہیم باوانی نے 1930ء میں رنگون کے پاس ہوزری کی ایک بڑی فیکٹری لگائی تھی جس کی شاخیں پورے انڈیا میں تھیں۔
ان کے سات بیٹے تھے اور وہ ساتوں کے ساتوں ہی رنگون میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے نام ہیں: ☆ صدیق ☆ یحیٰ ☆ ابراہیم ☆ مجید ☆ امین ☆ زکریا ☆ رؤف۔ یہ ساتوں اپنے مرحوم والد کے نقش قدم پر چلے اور ساتوں نے کاروبار شروع کیے۔ آج ان کے نام پاکستان کے صنعت کاری کے شعبے کے محترم اور معروف نام ہیں۔ (عید ایڈیشن۔ میمن ویلفیئر، بمبئی، انڈیا)

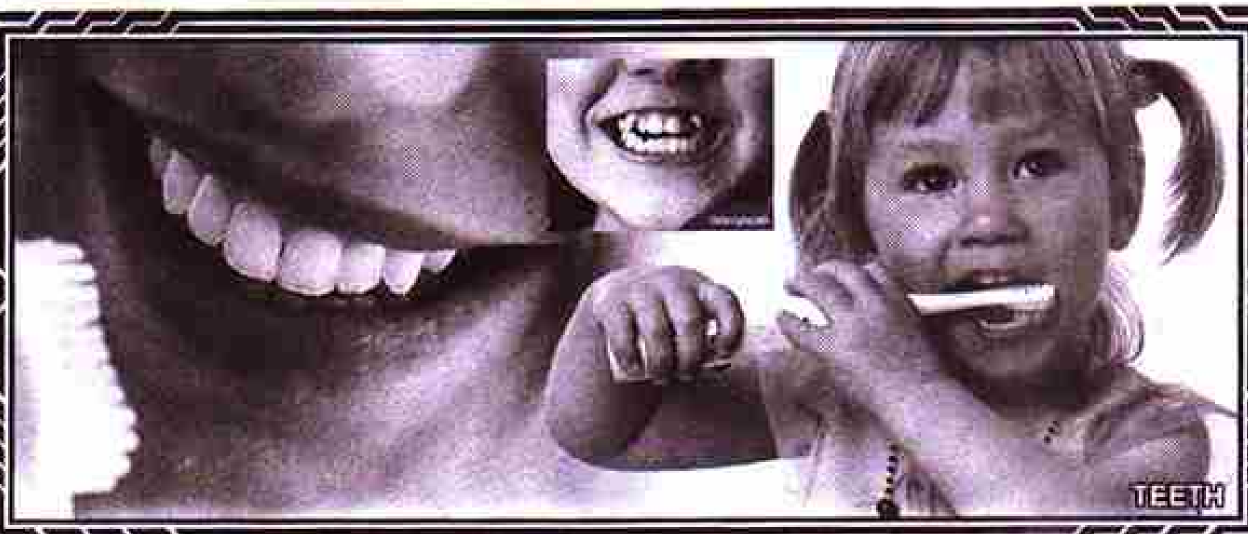

دانتوں کے امراض اور اس کا علاج

تحریر: ڈینٹل سرجن جناب ڈاکٹر محمد سکندر جانگڑا

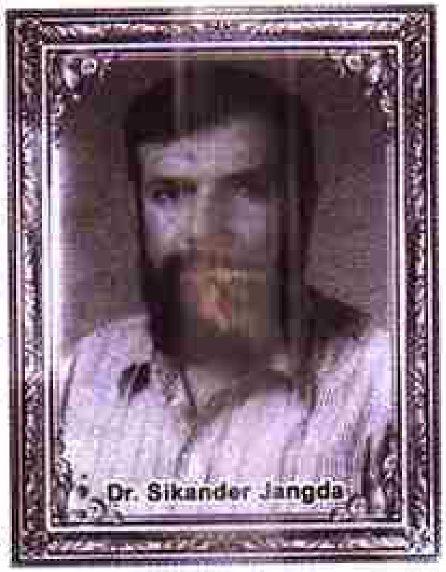

دانتوں کا کام خوراک کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرنا ہے تاکہ نگلنے میں آسانی ہو اور وہ معدے میں ہضم ہو سکے۔ اس لئے ضروری ہے کہ دانتوں کی صحیح حفاظت کے ساتھ ساتھ ہی مسوڑھوں کی دیکھ بھال بھی ہوتا کہ وہ زیادہ وقت تک ہمارے منہ میں رہ سکیں۔ دانت منہ میں چار گروہوں میں لگے ہوتے ہیں۔

☆ سامنے والے تیز دانت (INCISORS)

☆ لمبا اور تیز دانت یا کتا دانت (CANINES)

☆ چھوٹی داڑھیں (PRE-MOLARS)

☆ بڑی داڑھیں (MOLARS)

ہر بالغ شخص کے منہ میں 32 پکے دانت ہوتے ہیں۔ سب سے پہلا دانت 6 سال کی عمر میں نکلتا ہے جبکہ آخری دانت 16 سال کی عمر کے بعد نکلتا ہے۔ بچوں میں چھوٹے دانت ہوتے ہیں جن کو دودھ کے دانت کہا جاتا ہے جو کہ چھ ماہ کی عمر میں منہ کے سامنے والے حصہ میں نظر آنا شروع ہوتے ہیں۔ تقریباً دو سال کی عمر میں بیس دودھ کے دانت ہوتے ہیں۔ جب بچے کی عمر 6 سال ہوتی ہے تو دودھ کے دانت گرنا شروع ہو جاتے ہیں جن کی جگہ پکے یا مستقل دانت نکلنا شروع ہوتے ہیں جس سے دودھ کے دانتوں کی جڑیں ختم ہو جاتی ہیں۔ بالآخر وہ ہلنا شروع ہو جاتے ہیں اور بچے ان کو خود ہی نکال دیتے ہیں۔ یوں بارہ سال کی عمر کو پہنچتے پہنچتے تمام دودھ کے دانت نکل جاتے ہیں۔

دانت کا اوپر والا حصہ کراؤن (CROWN) باہر سے سخت ہوتا ہے اور اندر سے ہڈی کے گودے کی طرح نرم ہوتا ہے۔ دانت کے درمیان میں خلا ہوتا ہے جس میں خون کی نالیاں اور اعصاب ہوتے ہیں۔ جبڑے میں چھوٹی خون کی نالیاں بڑی خون کی نالیوں سے ملی ہوتی ہیں جو مسوڑھے کے اوپر نظر آتی ہیں۔ جبڑے میں چھوٹے چھوٹے سوراخ ہوتے ہیں جن میں دانتوں کی جڑیں ہوتی ہیں۔ یہ جڑیں چھوٹے چھوٹے

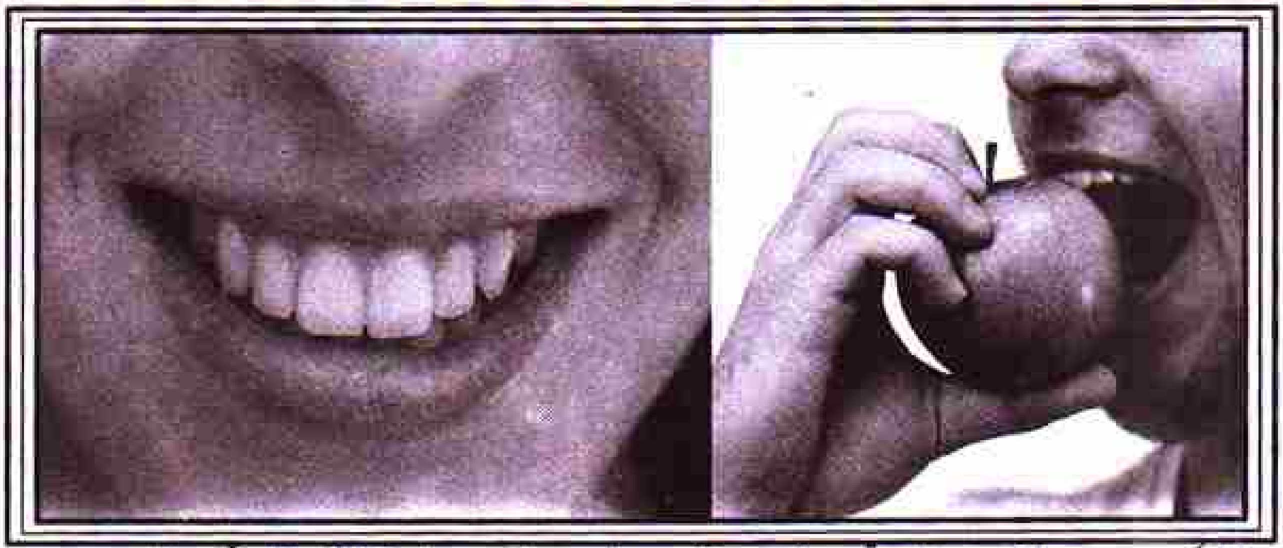

ریشوں کی مدد سے ان سوراخوں سے جڑی ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دانت مضبوط ہوتے ہیں اور سخت خوراک کھانے سے نہیں ہلتے۔

دانتوں کی بیماریاں

دانت کس طرح گلنے شروع ہوتے ہیں؟ ہر کھانے کے بعد خوراک کا کچھ حصہ دانتوں کے اوپر یا دانتوں کے درمیان پھنس جاتا ہے۔ اسی کھانے کو جراثیم کھا کر ایک قسم کا تیزاب پیدا کرتے ہیں جس سے دانت گلنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ایک چھوٹا سا سوراخ بن جاتا ہے جو اس وقت تک مسلسل بڑھتا جاتا ہے جب تک کہ اس کی روک تھام نہ کی جائے۔ یہ وہ موقع ہوتا ہے جب دانتوں کا ماہر ڈاکٹر یہ گلا ہوا حصہ نکال دیتا ہے اور اس کی جگہ دانت بھرنے کا خاص مصالحہ لگا دیتا ہے۔ اگر اس وقت علاج نہ کیا جائے تو یہ سوراخ بڑا ہوتا جاتا ہے اور جب یہ نس کے بہت قریب پہنچ جاتا ہے تو درد کا احساس شروع ہو جاتا ہے۔

دانت گلنے کی علامت: شروع شروع میں ٹھنڈے، گرم، میٹھے اور ترش کھانے سے ہلکا سا درد محسوس ہوتا ہے جو بعد میں لگاتار رہتا ہے اور شدت اختیار کر جاتا ہے۔ اگر دانت کو اسی طرح بغیر علاج کے رہنے دیا جائے تو دانت ضائع ہو جاتا ہے اور پیپ دار پھوڑا بن جاتا ہے۔ یہ دانت کی جڑ کے آخری سرے پر بنتا ہے۔ پھر یہ انفیکشن یعنی عفونت دانت کے بالائی حصے کے گلنے سے جڑ تک پہنچتی ہے۔

پیپ دار پھوڑا (ABSECESS) بننے کی علامت:

☆ دانت کو ہلکا سا چھیڑنے سے درد ہوتا ہے۔ ☆ منہ میں دانت کے قریب سوجن ہو جاتی ہے۔

☆ منہ کا پھوڑے والی طرف حصہ سوج جاتا ہے۔

علاج: جب اس بات کا پورا یقین ہو کہ کون سا دانت ناقابل علاج درد کا سبب بن رہا ہے تو اسے نکال دینا چاہئے۔ اگر پیپ دار پھوڑا بن گیا ہو تو متاثرہ مقام پر سن کرنے والا ٹیکہ عموماً کارگر ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے مریض کو ٹیکہ لگوانے کے باوجود بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ اس لئے بعض اوقات دانت نکالنے سے قبل اینٹی بایوٹک ادویات کا کورس دیا جاتا ہے تاکہ پیپ دار پھوڑا ختم ہو جائے۔ لیکن اس طرح بعض اوقات مریض دانت واپس نکلوانے کے لئے نہیں آئیں گے۔ لیکن یہ مکمل علاج نہیں، کیوں کہ اگر دانت نہ نکالا جائے تو درد اور سوجن دوبارہ ہو جائے گی۔ ایسا مریض جس کے دانت میں ایک چھوٹا سا سوراخ اور معمولی سا درد ہوتا ہے، مگر وہ دانت بھی بچانا چاہتا ہے، تو ایسی صورت میں اگر مریض دانتوں کے ماہر ڈاکٹر کے پاس پہنچ جائے تو اپنے دانت کو بچا سکتا ہے۔

مسوڑھوں کی بیماریاں

مسوڑھوں کی سوزش : مسوڑھوں کی اس بیماری میں مریض کے مسوڑھوں سے خون بھی بہتا ہے اور ہلکا درد بھی ہوتا ہے۔ جب خوراک کے چھوٹے چھوٹے ریزے دانتوں کے اردگرد اور درمیان میں پھنس جاتے ہیں تو اس بیماری کی ابتداء ہوجاتی ہے۔ اگر مریض اپنے دانتوں کی صفائی نہ رکھے تو یہ حالات بدتر ہوجاتی ہے اور بیماری جڑوں کی طرف بڑھتی اور ان ریشوں کو تباہ کرتی ہے جو دانت کو جبڑے میں مضبوطی سے تھامے ہوتے ہیں۔ اگر بیماری اسی طرح مزید بڑھتی جائے تو دانت ہلنا شروع ہوجاتے ہیں اور درد محسوس ہوتا ہے۔ آخرکار دانت نکلوانے کی نوبت آجاتی ہے۔ ایسی حالت اور بھی بدتر ہوجاتی ہے جب دانتوں پر کریزا جم جاتا ہے (کریزا پتھر کی طرح سخت سی شے ہے جو گندے دانتوں پر جم جاتی ہے) جو عام طور پر سامنے والے نچلے دانتوں کے پیچھے نظر آتا ہے۔

علاج : اگر دانتوں پر کریزا موجود ہو تو اس کو صاف کرانا چاہئے جو کہ خاص آلے کی مدد سے صاف کیا جاتا ہے۔ دانتوں کی صفائی کے بعد یا اگر دانتوں پر کریزا موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں مریض کو دانتوں کی صفائی کا طریقہ برش کے ساتھ سکھایا جانا چاہئے۔ برش کے ساتھ صفائی کرنے سے خوراک کے غیر ضروری ذرے دانتوں میں نہیں پھنستے اور اس طرح مسوڑھوں کی سوزش بہتر ہوتی جاتی ہے۔

مسوڑھوں کا تشویشناک ناسور: یہ بیماری اتنی عام نہیں جتنی کہ سادہ مسوڑھوں کی سوجن ہے لیکن پھر بھی یہ ان لوگوں میں پائی جاتی ہے جو اپنے دانت اور منہ صاف نہیں رکھتے۔ یہ اکثر ان بچوں میں پائی جاتی ہے جن کو صحیح خوراک میسر نہ ہو۔ بعض بالغ لوگوں میں بھی یہ بیماری پائی جاتی ہے۔

علامات : یہ ناسور مسوڑھوں کے سروں پر دیکھے جاتے ہیں۔ منہ میں ہلکا سا درد ہوتا ہے جس کے باعث مریض کھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ ایسے ناسوروں میں جن پر سفید جھلی ہوتی ہے، بہت جلدی خون بہنا شروع ہوجاتا ہے اور مریض کے سانس میں خاصی بدبو آتی ہے۔ بعض اوقات مریض اپنے آپ کو بیمار محسوس کرتا ہے اور کئی دفعہ تو بخار تک کی نوبت آجاتی ہے۔

علاج : پانچ فی صد کرومک ایسڈ (chromic acid) یا کوئی بھی اس جیسا اینٹی سیپٹک (Anti-septic) روئی پر لگا کر ناسور والی جگہ پر لگائیں۔ لیکن یہ محلول کسی اور جگہ نہ لگنے دیں کیونکہ یہ دوا بہت تیز ہے اور جلد کو بھی جلا سکتی ہے۔ مریض کو منہ صاف رکھنے کی ہدایت کریں۔ اگر مریض برش استعمال نہ کریں تو عام کپڑا یا روئی دانوں کو صاف کرنے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہے۔ کھانے کے بعد نمک والے نیم گرم پانی سے منہ کو صاف کرنے کی ہدایت بھی کی جاسکتی ہے۔ اکثر مریضوں کے لئے پینسلین کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر سے اس کی مقدار معلوم کی جاسکتی ہے۔ دانتوں کی صفائی برش کے ساتھ جتنی جلدی ہوسکے شروع کی جائے۔ مریض کے لئے اچھی غذا تجویز کی جائے خصوصاً جب مریض بچہ ہو۔

ناقص غذا : بعض اوقات ایسے اشخاص جن کی غذا ناقص ہو ان کے مسوڑھے سوج کر سرخ ہوجاتے ہیں اور ان میں درد رہتا ہے اس لئے جو لوگ مسوڑھوں کی سوزش کی بیماری میں مبتلا ہوں ان کے لئے متوازن غذا تجویز کی جانی چاہئے۔

31 سال قبل منعقد ہونے والی تعزیتی تقریب

بانٹوا میمن برادری کی قابل فخر خاتون اور میمن برادری کی مادر تعلیم کو خراج عقیدت

محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ کی یاد میں تعزیتی جلسہ عام

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی اور دیگر 14 سماجی اور تعلیمی اداروں کے زیر اہتمام

منعقدہ: ہفتہ 22 دسمبر 1990ء

بمقام: رونق اسلام گرلز اسکول فیڈرل بی ایریا (حسین آباد)

بانٹوا میمن برادری کی سرکردہ اور نمایاں شخصیت، رونق اسلام گرلز اسکول اور کالج کی بانی اور مادر تعلیم کی حیثیت سے شہرت پانے والی مرحومہ حاجیانی خدیجہ بائی ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو چکی ہیں۔ 18 دسمبر 1990ء کی صبح کو انہوں نے رحلت فرمائی آپ کی خدمات اور کارنامے بالخصوص تعلیم نسواں کے میدان میں کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ مرحومہ کی تعلیمی اور سماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) اور دیگر 14 سماجی، تعلیمی اور فلاحی اداروں نے رونق اسلام گرلز اسکول فیڈرل بی ایریا (حسین آباد) میں 22 دسمبر 1990ء بروز ہفتہ تعزیتی جلسہ عام کا انعقاد کیا۔ جن اداروں نے اس تعزیتی جلسے کا انعقاد کیا تعاون کیا وہ درج ذیل ہیں۔

- ☆ دی پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی
- ☆ بانٹوا میمن خدمت کمیٹی
- ☆ بانٹوا میمن کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ
- ☆ بانٹوا میمن ٹی پی پی سوسائٹی لمیٹڈ
- ☆ بانٹوا میمن راحت کمیٹی
- ☆ ایجیلانی فاؤنڈیشن
- ☆ میمن ایجوکیشنل بورڈ
- ☆ بانٹوا انجمن حمایت اسلام
- ☆ بانٹوا میمن ایجوکیشنل سوسائٹی
- ☆ بانٹوا میمن یوتھ سیو گروپ
- ☆ بانٹوا میمن اصلاحی گروپ
- ☆ بانٹوا ناڈوں میمن ویلفیئر سوسائٹی
- ☆ بانٹوا میمن اسٹوڈنٹس یونین
- ☆ دی میمن ویلفیئر سوسائٹی

تعزیتی کلمات ادا کرتے ہوئے جناب حاجی عبدالغفار کنیا نے محترمہ خدیجہ حاجیانی کی تعلیمی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ حاجیانی ماں کی زندگی ہماری برادری کی خواتین خصوصاً خواندہ خواتین کے لیے ایک مثالی زندگی تھی حاجیانی ماں کی سماجی خدمات کا جب بھی تذکرہ کیا جاتا ہے لوگوں کی توجہ صرف ان کی تعلیمی خدمات کی طرف جاتی ہے۔ اسی طرح آپ نے سماجی فلاح و بہبود کے کاموں میں بھی نمایاں حصہ لیا ہے۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے صدر جناب حاجی محمد حنیف طیب نے کہا کہ مادر تعلیم آج ہم میں موجود نہیں۔ ان کی یادگاریں، ان کے کارنامے اور ان کی خدمات باقی ہیں جو ہمیں ان کی یاد دلاتی رہیں گی یہ خدمات ان کو ہمارے درمیان زندہ رکھیں گی۔ حاجی حنیف طیب صاحب نے

تجویز کیا کہ ان کی خدمات کو قلمبند کر کے ان کی شخصیت پر کتاب شائع کی جانی چاہیے مرحومہ نے تعلیم نسواں کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں۔اب ہم سب کا فرض ہے کہ ان کے نیک تعلیمی مشن کو نہ صرف جاری رکھیں بلکہ اسے اسی بے لوث جذبے اور لگن کے ساتھ آگے بڑھائیں جس طرح حاجیانی ماں نے بڑھایا تھا۔

بانٹوا انجمن حمایت الاسلام کے اعزازی جنرل سیکریٹری جناب حاجی محمد صدیق پولانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ حاجیانی ماں ہمارے لیے قابل احترام ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔انہوں نے برادری کی بچیوں کی بلکہ کراچی کے ہر مکتب فکر کے لوگوں کی بچیوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔آج تعلیم حاصل کرنے کے بے شمار مواقع میسر ہیں لیکن جس وقت رونق اسلام گرلز اسکول نانک واڑہ کا قیام عمل میں آیا تھا اس وقت نہ تو حالات اتنے اچھے تھے اور نہ اتنا سرمایہ موجود تھا۔لیکن مرحومہ حاجیانی ماں نے مخیر حضرات کا تعاون حاصل کر کے اس کٹھن وقت میں بہت ہی معمولی سرمائے سے اس عظیم کام کا آغاز کیا اور اپنی ہمت اور جذبے کی بدولت اس نیک کام کی تکمیل کی۔ہم حاجیانی ماں کو ان کی خدمات پر جتنا بھی خراج عقیدت پیش کریں کم ہے۔

صدر بانٹوا میمن خدمت کمیٹی جناب عبدالغفار نوناکیا نے کہا کہ مرحومہ خدیجہ حاجیانی کی عظمت اور شہرت کے اسباب میں ان کی بصیرت، روشن خیالی، خلوص اور معاشرے کی اصلاح کا جذبہ اور ان کی تعلیمی خدمات شامل ہیں جو ان کی ہمیشہ یاد دلاتی رہیں گی۔حاجیانی ماں کام سے کبھی بیزار نہیں ہوتی تھیں۔حالانکہ آپ عمر کے اس حصے میں تھیں جب خواتین کو بالخصوص عمر رسیدہ خواتین کو آرام کی ضرورت ہوتی ہے۔لیکن علم کی روشنی پھیلانے کی لگن نے پیرانہ سالی میں بھی ان کے حوصلے کو جوان رکھا تھا۔وہ نوجوان نسل کو یہ باور کرادینا چاہتی تھیں کہ عمر کے ساتھ انسان کا حوصلہ بوڑھا نہیں ہوجاتا بلکہ بڑھاپے میں بھی اپنے حوصلے کو جوان رکھا جاسکتا ہے بشرطیکہ وہ عزم و حوصلہ کو جوان رکھنا چاہیے۔

جماعت کے نائب صدر جناب الیاس رحمت اللہ بدی نے حاجیانی ماں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حاجیانی خدیجہ بائی کی تعلیم نسواں کے میدان میں نمایاں کوششوں کے باعث برادری کی بچیوں میں تعلیم عام ہوئی۔اس وقت مادر تعلیم کی کاوشوں کی وجہ سے ہزاروں کی تعداد میں میمن لڑکیاں نہ صرف اسکول کی سطح پر بلکہ کالج اور یونیورسٹی کی سطح پر بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کررہی ہیں۔

آل پاکستان میمن فیڈریشن کی لیڈیز ونگ کی چیئرمین محترمہ کلثوم رفیق ہنگورہ نے کہا کہ حاجیانی ماں کی تعلیمی اور سماجی خدمات ہمیشہ امر رہیں گی۔مرحومہ نے اسکول اور کالج کے مناسب انتظام کے لیے پاکستان میمن ویمن ایجوکیشنل سوسائٹی کی بنیاد رکھی، بانٹوا کی مخیر خواتین کے علاوہ متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والی خواتین نے آپ کا بھرپور ساتھ دیا۔اس وقت ہزاروں کی تعداد میمن لڑکیاں اسکول، کالج اور یونیورسٹی میں محض حاجیانی ماں کی کوششوں کے طفیل نظر آرہی ہیں۔کثیر تعداد میں میمن لڑکیاں مختلف پیشہ ورانہ اداروں میں بھی خدمات انجام دے رہی ہیں۔یہ سب علم کی اس شمع کی بدولت ممکن ہوا جسے خدیجہ حاجیانی نے روشن کیا تھا۔اسی وجہ سے حاجیانی خدیجہ بائی کو میمن قوم کی مادر تعلیم کے نام سے یاد کیا گیا اور ہمیشہ کیا جائے گا۔

ان مقررین کے علاوہ سیکریٹری بانٹوا ٹاؤن کمیٹی جناب امان اللہ گنگ اور محترمہ حوا معرفانی نے حاجیانی ماں کی تعلیمی اور سماجی خدمات پر اظہار خیال کیا۔

رونق اسلام گورنمنٹ کالج کی پرنسپل محترمہ زہرہ شفیق نے حاجیانی ماں کے بارے میں اپنی یادداشتیں بیان کرتے ہوئے کہا کہ حاجیانی

خدیجہ ماں بلاشبہ ان چند ناقابل فراموش ہستیوں میں سے تھیں جو اپنے اداروں کو اپنے خون سے سینچتے ہیں۔ ان کو پروان چڑھتے دیکھ کر حاجیانی ماں کا چہرہ طمانیت اور مسرت سے جگمگا اٹھتا تھا۔ اپنی محنت کو پھلتا پھولتا دیکھ کر ایک معصوم مسکراہٹ ان کے لبوں پر بکھر جاتی تھی۔ ان کا اپنے اداروں سے والہانہ وابستگی کا یہ عالم تھا کہ ستمبر 1972ء میں جب حکومت نے تمام تعلیمی ادارے قومی تحویل میں لے لیے تب بھی ان اداروں سے ان کی وابستگی میں کوئی کمی نہیں آئی۔ وہ اسی طرح اپنی بیماری اور پیرانہ سالی کے باوجود اکثر و بیشتر ان اسکولوں اور کالج میں آتیں۔ یہاں کے مسائل معلوم کر کے اپنی بساط اور وسائل سے بڑھ کر ان کے حل میں مدد کرتیں اور اپنے مشفقانہ سلوک اور توصیفی کلمات سے ہماری ہمت افزائی فرماتیں۔

حاجیانی ماں کو تعلیم نسواں سے لگاؤ کے ساتھ ساتھ مشرقی تہذیب اور اسلامی اقدار سے بے پناہ وابستگی تھی۔ اپنی بچیوں کے کردار و گفتار اور ان کی شخصیت میں یہی رچاؤ دیکھنے کی انہیں بڑی شدید آرزو تھی۔ ان کی غیر معمولی ذہانت اور انتظامی صلاحیت اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تجربہ کار لوگوں سے کہیں زیادہ تھی۔ ان کا مشاہدہ بہت وسیع اور نگاہ بہت گہری تھی۔ انسان شناسی میں انہیں کمال حاصل تھا۔ پہلی نظر میں تاڑ لیتی تھیں کہ کون ان کے معیار پر پورا اتر سکتا ہے۔ کون نہیں اور پھر بڑے صاف گوئی سے برملا اس کا اظہار بھی کر دیتی تھیں۔

محترمہ زہرہ صاحبہ نے مزید کہا کہ اب ہم سب کا فرض ہے کہ ان کے مشن کو نہ صرف جاری رکھیں بلکہ اسی بے لوث جذبے اور لگن کے ساتھ آگے بڑھائیں۔ جو حاجیانی ماں کا طرہ امتیاز تھا۔ بانٹوا میمن برادری کے مخیر اور سرکردہ رہنما ان سے محبت و عقیدت کا حق ادا کریں۔ حاجیانی ماں اگر دنیا میں نہیں تو کیا ہوا ان کا مشن تو ہے۔ اسے آگے بڑھائیں جو کام وہ ادھورے چھوڑ گئی ہیں ان کو جلد از جلد تکمیل کے لیے کوشاں رہے اور جو خواب وہ دیکھ رہی تھیں ان کو حقیقت میں بدل دیں۔ رونق اسلام گرلز کالج کھارادر کی طرح فیڈرل بی ایریا میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی لڑکیوں کا کالج قائم ہو جائے گا۔ ان کی بے چین روح کو تسکین و ثواب اور ان سے محبت کا حق ادا کرنے کا یہی ایک واحد طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت، توفیق اور جذبہ بے پایاں عطا کرے۔

رونق اسلام گرلز سیکنڈری اسکول فیڈرل بی ایریا کی ہیڈ مسٹریس محترمہ عطیہ فرزانہ رحمٰن نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ حاجیانی ماں آج ہم میں موجود نہیں جس کا شدید غم ہے۔ وہ تو ہم سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گئیں مگر ان کے قائم کردہ یہ ادارے ہمیں ان کی یاد ہمیشہ دلاتے رہیں گے۔

حاجیانی جی نے نہ ستائش کی تمنا کی اور نہ صلہ کی پروا کی وہ تو برادری کی لڑکیوں کے لیے اسکول کی فکر میں رہیں حالانکہ ان کے پاس سرمایہ نہ تھا، تعلیمی اسناد نہ تھیں۔ بظاہر تو اسکول کھولنے کے لیے یہ دونوں چیزیں لازمی تصور کی جاتی ہیں لیکن محترمہ حاجیانی بی نے یہ ثابت کر دکھایا کہ ارادے مضبوط ہوں عزم جواں ہو۔ دل میں خدمت کا جذبہ ہو اور قلب میں قوت ایمانی ہو تو منزل مقصود کا حصول سہل ہو جاتا ہے۔ حاجیانی ماں میں یہ تمام صفات تھیں۔ وہ آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی محترمہ حاجیانی بی مجھ سے اکثر اپنے ان ابتدائی ایام کا تذکرہ کیا کرتی تھیں جب وہ تنہا اس کام کے لیے آگے بڑھیں لیکن جلد ہی ان کی انتھک محنت اور جوش و جذبہ کو دیکھ کر دوسری میمن خواتین نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ ان کی جدوجہد سے دوسروں کو بھی حوصلہ ملا۔ صبح سے شام تک اسکولوں کے لیے چندہ اکٹھا کرنا، اپنی نگرانی میں عمارت کی تعمیر کرانا اور پھر سب سے دلچسپ مرحلہ وہ تھا جبکہ حاجیانی بی ٹیچرس کے انٹرویو کرتی تھیں۔ قابل اساتذہ کی تلاش ان کو کہاں کہاں نہ لے گئی وہ تو مہاجرین کی جھگیوں سے بھی اپنے اسکول کے لیے کسی نہ کسی جوہر قابل کو چن لاتی تھیں، ٹیچرس کی تقرری کے وقت ان کے ذہن میں تعلیمی قابلیت کے علاوہ مذہب سے لگاؤ سب سے اہم چیز تھی۔

میں سمجھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ کو جب اپنے کسی خاص بندہ سے کوئی خاص کام لینا ہوتا ہے تو وہ اس میں ویسی ہی صفات بھی پیدا کر دیتا ہے۔ محترمہ خدیجہ حاجیانی کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کی کچھ خاص مہربانیاں شامل تھیں۔ مرحومہ کو صرف تعلیم نسواں سے ہی دلچسپی نہ تھی بلکہ ان کی خواہش تھی کہ اس ادارے سے فارغ التحصیل ہونے والی طالبات معاشرہ میں منفرد آئیں۔ ہماری اللہ تعالیٰ سے یہ دعا ہے کہ وہ ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند کرے آمین اور ساتھ ساتھ ہم کو بھی یہ توفیق عطا فرمائے کہ جن اداروں کی ذمے داری ہم کو سونپی گئی ہے اس کو ہم خوش اسلوبی سے پورا کرسکیں۔ بے شک وہ بڑا کارساز ہے۔ وہ ہمیں اس کی استطاعت و استقامت عطا فرمائے گا (آمین)۔

اس موقع پر بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے صدر جناب پیر محمد کالیا نے اپنی تقریر میں کہا کہ محترمہ حاجیانی ماں کی تعلیمی خدمات سے آپ سب بخوبی واقف ہیں۔ جب حکومت نے رونق اسلام گرلز اسکولز کو ڈی نیشنلائز کیا اور یہ فیڈریشن کی معرفت دوبارہ نجی ملکیت میں آئے اس وقت اسکولز کی بانی محترمہ حاجیانی ماں نے اپنی پیرانہ سالی اور طبیعت کی ناسازی کے سبب اسکولوں کا انتظام بخوشی و رضا بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کے سپرد کردیا۔ ان اسکولوں کے نتائج سو فیصد رہتے ہیں۔

مرحومہ کی ایک خواہش تھی کہ فیڈرل بی ایریا میں رونق اسلام ویمن کالج قائم کیا جائے جو انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد قائم کردیا جائے گا۔ میمن ایجوکیشنل بورڈ کے پلاٹ پر ایک کالج برائے خواتین قائم کیا جائے گا۔ جس کی سنگ بنیاد جلد ہی منعقد ہوگی۔ یہ کالج پچاس لاکھ روپے کی خطیر رقم سے قائم ہوگا۔ آپ نے مزید کہا کہ میمن ایجوکیشنل بورڈ کی جانب سے مدرسہ اسلامیہ اسکول کھارادر کے ہال کو خدیجہ حاجیانی ماں کے نام سے موسوم کردیا گیا ہے۔ یہ اب خدیجہ حاجیانی ہال ہے۔ فیڈرل بی ایریا کے کونسلر جناب رؤف عیسیٰ نے کہا کہ فیڈرل بی ایریا میں ایک پارک کا نام محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے نام پر رکھا جائے گا۔ اس جلسہ عام کے اختتام پر جناب محمد فاروق بدو نے قرارداد تعزیت پڑھی۔ دعائے خیر کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: کمتری عصمت علی پٹیل۔ ماہنامہ میمن سماج کراچی۔ شمارہ جنوری 1991ء)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی
دفتری اوقات

بانٹوا میمن برادری کو مطلع کیا جاتا ہے کہ 6 جون 2020ء سے بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے دفتری اوقات درج ذیل کر دیئے گئے ہیں۔

پیر تا جمعرات اور ہفتہ : دوپہر 1:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

جمعۃ المبارک دوپہر 3:00 بجے سے رات 9:00 بجے تک

اتوار اور عام تعطیلات کے دنوں میں جماعت آفس بند رہے گا

اعزازی جنرل سیکریٹری
بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

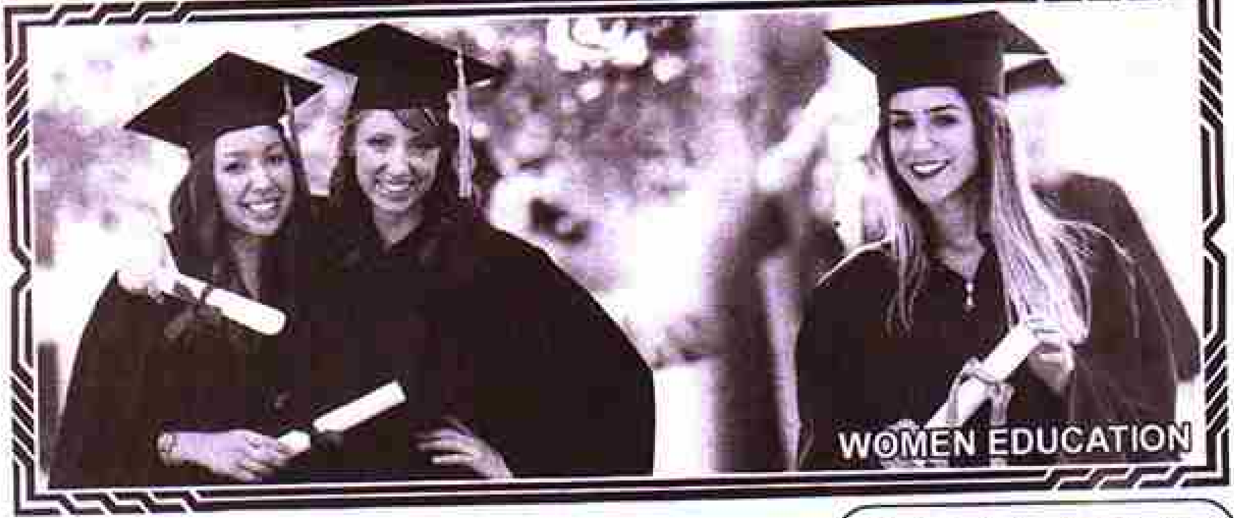

تحریر : محترمہ رابعہ شیخ

تعلیم نسواں ملکی تعمیر و ترقی کے لئے ضروری

نیلسن منڈیلا نے کہا تھا تعلیم ایک طاقتور ہتھیار ہے جس کی بدولت کوئی بھی قوم دنیا تبدیل کر سکتی ہے تو اس ہتھیار کے استعمال کو کیا صرف مردوں کی ذات تک محدود کیا جا سکتا ہے؟ کیا ملک کی نصف آبادی (خواتین) اس تبدیلی میں اپنا کردار ادا نہیں کر سکتی؟ جب ذکر ہو تعلیم نسواں کا تو نپولین کا کہا وہ خوبصورت جملہ یاد آ جاتا ہے کہ تم مجھے اچھی (تعلیم یافتہ) مائیں دو میں تمہیں مہذب اور تعلیم یافتہ قوم دوں گا۔ ان چند لفظوں میں نپولین نے تعلیم نسواں کی اہمیت کو اتنی خوبصورتی کے ساتھ بیان کیا ہے کہ شاید کوئی دوسرا نہ کر پائے۔ تعلیم نسواں کی اہمیت تو طے ہے جسے دنیا بھر کے ممالک میں تسلیم کیا جانے لگا ہے اب لڑکیوں کی قابلیت کو چار دیواری کی حدود تک محدود نہیں کیا جاتا بلکہ دنیا بھر میں انہیں خود کو منوانے کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔

اب صرف لڑکیوں کی شادی کرنے کو ہی والدین اپنا فریضہ نہیں سمجھتے بلکہ ان کی تعلیم و تربیت اور ملک و قوم کی ترقی کے فروغ میں ان کے کردار کی حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ اسلام بھی مرد اور عورت کی یکساں تعلیم کا درس دیتا ہے اور تعلیم کو دونوں پر لازم قرار دیتا ہے۔ تیزی سے ترقی کرتا معاشرہ بھی پڑھے لکھے مردوں کے علاوہ پڑھی لکھی خواتین کا متلاشی ہے کیونکہ کوئی بھی ملک خواتین کے کردار اور شمولیت کے بغیر ترقی و تعمیر کی منازل طے نہیں کر سکتا۔ اگر آپ اس کے باوجود تعلیم نسواں سے متعلق سوچ بچار میں مصروف ہیں تو ہمیں یقین ہے کہ مندرجہ ذیل نکات لڑکیوں کی تعلیم اور اس کی اہمیت سے متعلق آپ کو قائل کرنے میں کامیاب رہیں گے۔

آنے والی نئی نسلوں کے لئے سرمایہ کاری : ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کی آنے والی نسلوں کی تعلیم و تربیت بہتر انداز میں ہو اور یہ تب ہی ممکن ہے جب تربیت کرنے والے ہاتھ باشعور اور تعلیم یافتہ ہوں۔ یہ تعلیم ہی ہے جس کی بدولت کسی بھی معاشرہ کے لوگوں میں شعور بیدار کیا جا سکتا ہے اور تعلیم کی کمی ہی بہت سی معاشرتی بیماریوں کو جنم دینے کا باعث بنتی ہے۔ ماں کی گود چونکہ بچے کے لیے پہلی درس گاہ ثابت ہوتی ہے، اس لیے یہ درس گاہ جتنی باشعور اور تعلیم یافتہ ہوگی عین ممکن ہے کہ اتنی ہی بہتر انداز میں بچوں کی تعلیم و تربیت ہو پائے۔ اسی لیے

لڑکیوں کی تعلیم کے بارے میں ماہرین کی رائے ہے کہ جو پیسہ لڑکیوں کی تعلیم پر خرچ کیا جارہا ہو سمجھ لیں کہ وہ قوم کے لیے سرمایہ کاری کے طور پر خرچ کیا جارہا ہے۔

بچوں کی بہتر نگھداشت : زچہ اور بچوں کی شرح اموات کا مسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک رپورٹ کے مطابق 1990ء میں عالمی سطح پر پانچ لاکھ بتیس ہزار خواتین کی اموات ریکارڈ کی گئی تھیں جو 2015ء میں کم ہو کر تین لاکھ تین ہزار رہ گئی ہے۔ اس مسئلہ کا جڑ سے خاتمہ بھی تعلیم نسواں سے منسلک ہے کیونکہ اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو ماں بننے کے دوران وہ اپنی اور اپنے ہونے والے بچے کی بہتر انداز میں نگہداشت کر سکے گی۔

چائلڈ میرج کا سدباب : پاکستان کے دیہی علاقوں میں کم عمر بچیوں کی شادیوں کی روک تھام کے لیے قانونی طور پر کم سے کم عمر اٹھارہ سال مقرر کر دی گئی ہے لیکن اس کے باوجود دیہاتوں میں کم عمر بچیوں کی شادیوں کا سلسلہ جاری ہے۔ چائلڈ میرج کی اہم وجہ جہاں فرسودہ روایات کو گردانا جاتا ہے وہیں اس کی ایک وجہ بے تعلیم نسواں کی اہمیت سے انکار بھی ہے۔ پاکستانی دیہاتوں میں بچیوں کو اسکول بھیجنے کی عمر میں شادی کے بندھن میں باندھ دیا جاتا ہے اور یہ فیصلہ کرنے والے ان پڑھ والدین ہی ہوتے ہیں لیکن اس کے برعکس اگر بچیاں تعلیم حاصل کر رہی ہوں تو ان کی شادی مناسب وقت پر اور اچھے گھرانوں میں کی جاسکتی ہے۔

معاشی کفالت : مہنگائی کے اس دور میں ایک پڑھی لکھی عورت، چاہے وہ بیوی کے روپ میں ہو یا بہن کے روپ میں معاشی طور پر مستحکم ہونے میں آپ کا ساتھ دے سکتی ہے۔ اگر عورت تعلیم یافتہ ہوگی تو وہ کوئی بھی عمدہ ملازمت حاصل کر کے مہنگائی کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہر لڑکی کو تعلیم ضرور دینی چاہیے تاکہ مستقبل میں کسی بھی ناخوشگوار صورت حال میں وہ اپنے پاؤں پر خود کھڑی ہو سکے اور کسی دوسرے پر بوجھ نہ بنے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی۔ مطبوعہ جمعہ 14 دسمبر 2018ء)

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

غلط رسم و رواج کے خاتمے کے لئے تین سماجی ضابطے

آل پاکستان میمن فیڈریشن کے ضابطوں پر مکمل عمل درآمد کی گزارش

☆ نکاح صرف مسجد میں کرنے کے ضابطے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کارڈ صرف سفید اور سادہ میمن فیڈریشن کے منظور شدہ ضابطے کے مطابق چھپوانے کی پابندی کریں۔

☆ شادی کی دعوت زیادہ سے زیادہ ساڑھے دس بجے شب شروع کر دینی چاہیے۔

یاد رفتہ

میری دونوں بچیوں کی عمدہ تعلیم وتربیت رونق اسلام گرلز اسکول میں ہوئی

ماضی کا ایک یادگار واقعہ

گجراتی زبان کے ممتاز شاعر

ڈاکٹر آدم اے میمن (مرحوم) کی ایک اہم تحریر کا اردو ترجمہ

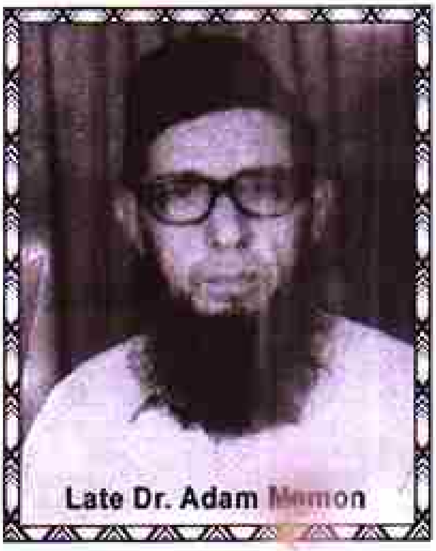

Late Dr. Adam Memon

ڈان گجراتی میں محترمہ خدیجہ حاجیانی ماں کے انتقال پر ملال 18 دسمبر 1990ء کی اندوہناک خبر پڑھتے ہی میرا دل بھر آیا بے حد صدمہ ہوا۔ 34 سال پیشتر کا وہ واقعہ میری نظروں کے سامنے گھوم گیا جب میری اہلیہ ڈاکٹر صفیہ خاتون کا اچانک انتقال پر ملال ہوا تھا۔ میری دو بیٹیاں بلقیس بانو اور نفیسہ بانو اس وقت بالکل چھوٹی تھیں۔ میرے سامنے سب سے بڑا مسئلہ ان کی تعلیم وتربیت کا تھا۔ ماں کے سائے سے محروم ان دونوں بچیوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت کے لئے مجھے کوئی ایسی اطمینان بخش جگہ نظر نہیں آرہی تھی۔ جہاں میری بچیاں تسلی بخش طریقے سے تربیت پاسکیں۔ کچھ نہ کچھ ایسی باتیں درمیان میں رونما ہوجاتی تھیں جس کی وجہ سے ان کی تعلیم وتربیت کے سلسلے میں خلل واقع ہورہا تھا۔ پھر نیک بخت شخص جناب اے جی داتاری نے مجھے مشورہ دیا کہ ان بچیوں کو محترمہ خدیجہ حاجیانی کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکول کھارادر میں

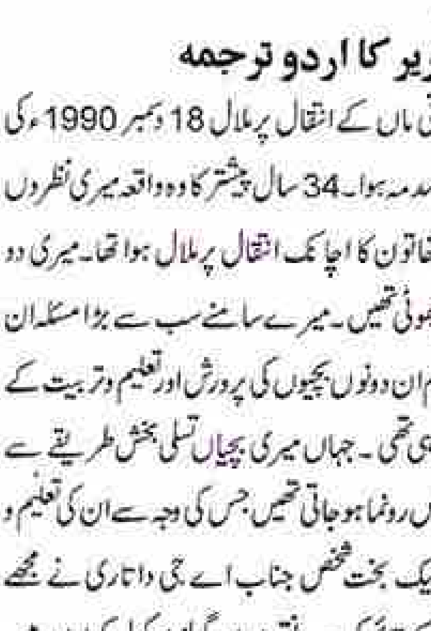

Late Khatija Hajiani

داخل کیا جائے تو انشاءاللہ یہ مسئلہ حل ہوجائے گا اور اس اسکول کی تعلیم وتربیت سے یہ بچیاں دینی اور دنیاوی دونوں قسم کی تعلیم کے زیور سے مالا مال ہوں۔

مجھے یہ مشورہ بہت ہی پسند آیا اور میں نے اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی دونوں بیٹیوں کو محترمہ خدیجہ حاجیانی کی درسگاہ واقع کھارادر میں داخل کرادیا اس کے بعد میں نے ان بچیوں کو اسکول چھوڑنے اور وہاں سے واپس لانے کے فرائض بھی خود ہی انجام دیئے۔ میں برابر مشاہدہ کررہا تھا کہ بچیوں کے بہتر مستقبل کے لئے میں نے جو قدم اٹھایا ہے وہ کس حد تک بچیوں کی تعلیم وتربیت میں مفید ثابت ہورہا ہے۔

آپ یقین جانیے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ میں نے بچیوں کا ناطہ کسی اسکول سے نہیں بلکہ ایک اچھے خاندان کے ساتھ جوڑ دیا ہے جہاں ان کی تعلیم وتربیت اور صحت کے لئے ایسا ہی خیال رکھا جاتا ہے جو والدین اپنے گھر میں رکھ سکتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ یہ سب کچھ میری توقع اور آرزو سے کہیں زیادہ

تھا۔ آج میری یہ دونوں بیٹیاں نہ صرف یہ کہ بی اے کرچکی ہیں بلکہ لڑکیوں نے ضروری تعلیم وتربیت بھی تسلی بخش انداز میں حاصل کرچکی ہیں انہوں نے تربیتی کورس بھی پاس کرلئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور رونق اسلام گرلز اسکول کی ابتدائی کاوشوں اور عمدہ نگہداشت کی بدولت آج میری دونوں بچیاں بہترین زندگی گزار رہی ہیں ان کی شادیاں بھی ہوچکی ہیں اور دونوں صاحب اولاد ہیں۔

دونوں اپنی گھریلو زندگی سے مطمئن اور خوش ہیں اور تعلیم وتربیت کے میدان میں اپنی خدمات سے دوسروں کومستفید کررہی ہیں۔ یہ سب کچھ کس کے طفیل ہوا؟ صرف اور صرف محترمہ خدیجہ حاجیانی مرحومہ کے طفیل آج اللہ تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتا ہوں کہ رب کریم مرحومہ خدیجہ حاجیانی کے آخرت کی دنیا میں درجات بلند فرمائے۔ ان کی نیکیاں قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں انہیں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان اور متعلقین کوصبر جمیل عطا کرے۔ میری اور میری بچیوں کی یہی دعا رہے گی۔

پاکستان میمن ومیمن ایجوکیشنل سوسائٹی اور رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج کی بانی مادر تعلیم محترمہ خدیجہ حاجیانی صاحبہ کی رحلت پوری میمن برادری کے لئے رنج وغم کا باعث ہے۔ مرحومہ نے تعلیم نسواں کے لئے جوگراں قدر خدمات انجام دی ہیں وہ تعلیم کے شعبے میں ہمیشہ امر رہیں گی۔ آپ کے قائم کردہ رونق اسلام گرلز اسکولز اور کالج نہ صرف شہر کراچی کی بچیوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کرکے انہیں تعلیم یافتہ، باشعور اور مفید شہری بنا رہے ہیں بلکہ قوم کی بے شمار بچیاں ان کے طفیل آج زیور تعلیم سے آراستہ ہوچکی ہیں۔

حاجیانی ماں کی زندگی میمن برادری اور عوام الناس کی بچیوں کے لئے ایک مثالی اور انسانی زندگی کی عظمت کا ایک قابل تقلید نمونہ ہے۔ یہ حقیقت خواتین کی تعلیم وتربیت کے میدان میں حاجیانی ماں کی خدمات ناقابل فراموش ہیں اور اس لائق ہیں کہ انہیں سنہری حروف سے یاد رکھی جائیں گی۔

مطبوعہ: ان گجراتی (کراچی)۔ مورخہ 3 جنوری 1991ء

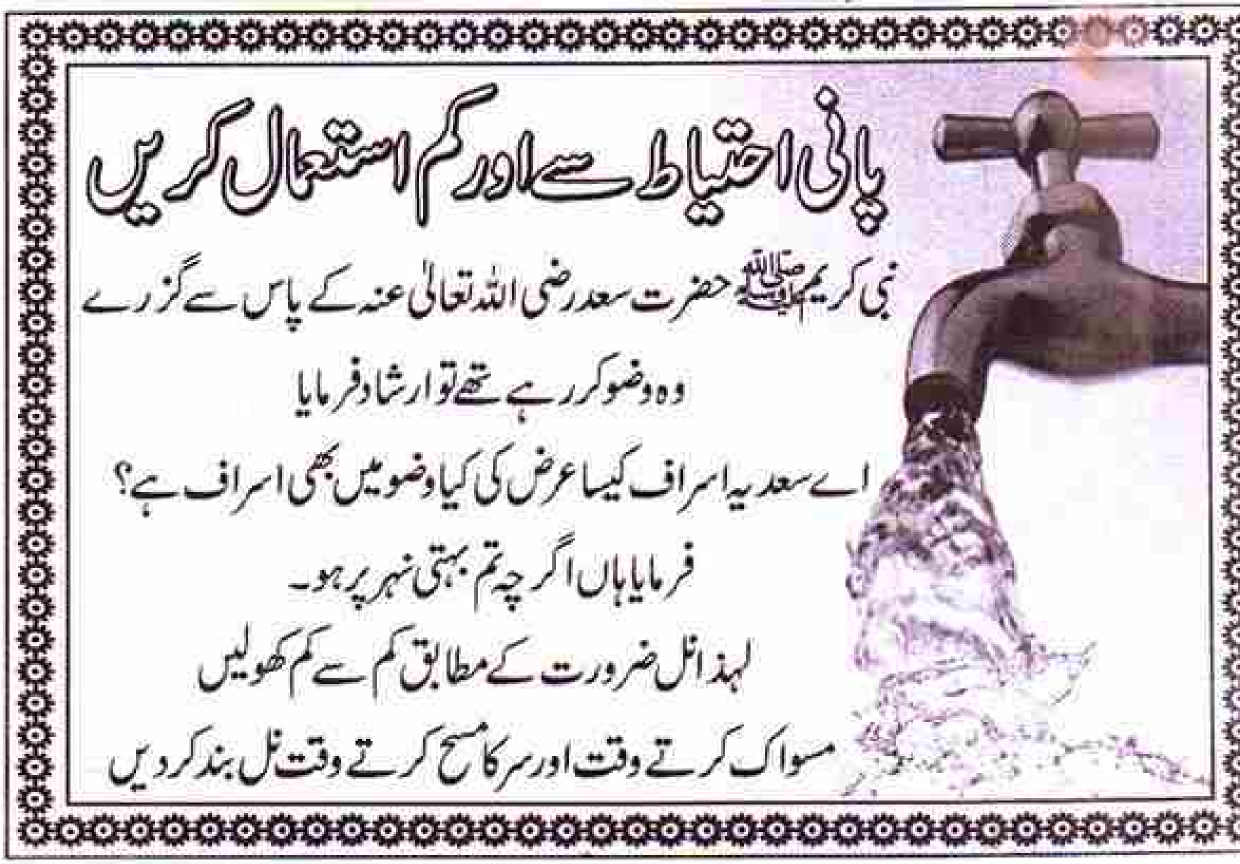

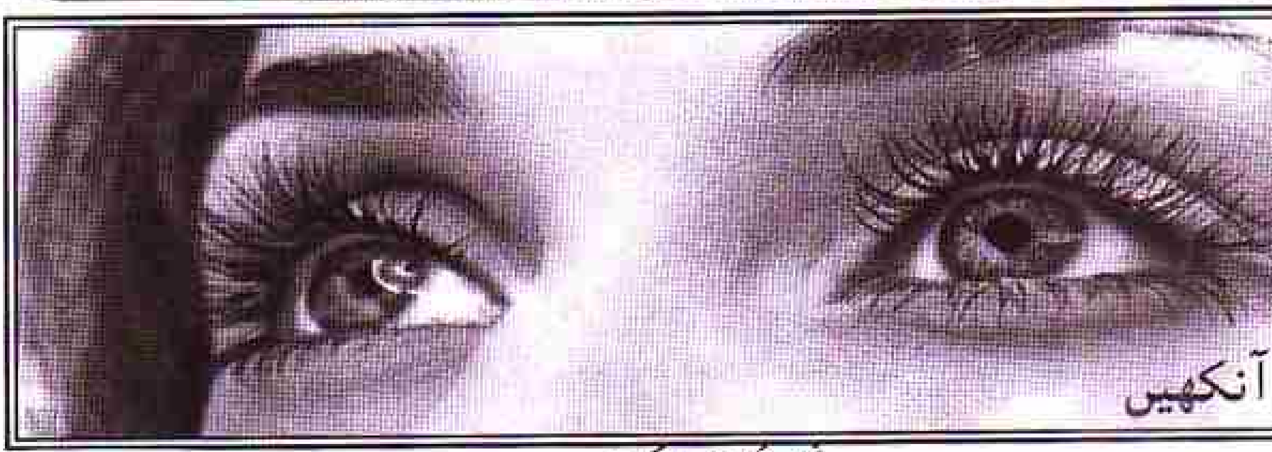

انہیں بھی آرام کی ضرورت ہے

آنکھیں قدرت کا حسین تحفہ

شخصیت کی دلکشی میں آنکھوں کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے اگر ان کا خیال نہ رکھا جائے تو یہ آہستہ آہستہ اپنی دلکشی کھونے لگتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ چہرے کی دلکشی کا اظہار آنکھوں سے ہوتا ہے، تو یہ غلط نہ ہوگا۔ آنکھیں قدرت کا انمول عطیہ ہیں۔ اور ہم پر لازم ہے کہ نہ صرف ان کی باقاعدہ دیکھ بھال کریں۔ بلکہ ان کی تازگی اور رعنائی برقرار رکھنے کے لیے ان پر مکمل توجہ بھی دیں۔ اکثر خواتین اپنی آنکھوں کے گرد حلقے پڑ جانے اور اس کے اطراف میں جلد کے سیاہ ہو جانے کی شکایتیں کرتی ہیں اور ان کے لیے مہنگے بیوٹی پارلروں کا رخ کرتی ہیں۔ مہنگی مہنگی کریمیں خریدتی ہیں لیکن پھر بھی ان کی یہ شکایت دور نہیں ہوتی۔ ہم آپ کو کچھ ایسے نسخے بتا رہے ہیں، جن پر عمل کرنے کے لیے نہ تو آپ کو بہت زیادہ رقم خرچ کرنا پڑے گی اور نہ ہی وقت۔

اگر کام کی زیادتی، لکھنے پڑھنے یا نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے آنکھوں میں درد محسوس ہو رہا ہے تو تھکن دور کرنے کے لیے کچھ دیر کے لیے اپنے ذہن کو ہر قسم خیالات سے آزاد کر کے آرام سے لیٹ جائیں۔ ایک کپ میں تھوڑا سا ٹھنڈا دودھ ملائیں، صاف روئی کے چھوٹے چھوٹے دو پیڈ بنا کر انہیں اس دودھ میں بھگولیں اور ان پیڈز کو دس منٹ تک اپنی آنکھوں پر رکھا رہنے دیں۔ اس کے علاوہ کھیرے یا آلو کے باریک باریک گول ٹکڑے کاٹ کاٹ کر انہیں بھی دس پندرہ منٹ تک آنکھوں پر رکھنے سے ان کی تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔

آنکھیں زیادہ تھکی ہوئی محسوس ہوں تو بہت زیادہ ٹھنڈے دودھ میں دو تین قطرے لیموں کا رس ان میں روئی کے پیڈز بھگو کر اسے تقریباً پندرہ منٹ تک آنکھوں پر رکھیں اور ذہن کو بالکل پُرسکون رہنے دیں۔ وقت پورا ہونے پر روئی کے پیڈز ہٹا لیں، پھر ٹھنڈے پانی سے منہ دھو لیں۔ اس دوران آنکھوں پر پانی کے چھینٹے بھی ماریں، ساری تھکن دور ہو جائے گی اور آپ خود کو تر و تازہ محسوس کرنے لگیں گی۔

خالص عرق گلاب ہمیشہ اپنے گھر میں رکھیں اور بہتر یہ ہے کہ آپ اسے فریج میں رکھیں تا کہ اس کی قدرتی تاثیر برقرار رہے۔ ہفتے میں ایک بار آپ اپنی آنکھوں میں عرق گلاب ضرور ڈالیں۔ اس سے آنکھوں کا گرد و غبار صاف ہو جاتا ہے اور آنکھوں کے ڈھیلے بھی صاف دکھائی دیتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ خواتین آنکھوں کی تھکن دور کرنے کے لیے انھیں مسلنے لگتی ہیں یا ارد گرد کی جلد کا نرم انگلیوں سے مساج کرنے لگتی ہیں، یہ طریقہ غلط ہے۔ آنکھوں کے اطراف کی جلد نرم و نازک اور حساس ہوتی ہے، اگر اسے اس طرح رگڑا جائے تو آنکھوں پر سلوٹیں پڑ جاتی ہیں۔ اگر یہ

عمل بار بار کیا جائے تو آنکھوں کے اردگرد جھریاں پڑنے کا عمل اور بھی تیز ہو جاتا ہے۔ پھر یہ تمام عمر چہرے پر پڑی رہ جاتی ہیں۔ لہٰذا ایسا کرنے سے گریز کریں۔ چہرے سے میک اپ اتارتے وقت آنکھوں کے اطراف کی جلد کو نہ رگڑیں۔ بلکہ روئی کے پیڈز سے اس جگہ کو تھپ تھپا کر میک اپ کو صاف کریں۔

آنکھوں کے حلقے خواتین کے لیے ہمیشہ سے پریشانی کا باعث رہے ہیں، ان کی وجہ سے چہرے کی ساری دلکشی ہی ماند پڑ جاتی ہے۔ ان حلقوں کو ختم کرنے کے لیے کینو اور لیموں کے چھلکے انتہائی مفید ہیں۔ کینو اور لیموں کے چھلکوں کو آنکھوں پر اس طرح رکھیں کہ پپوٹوں اور ان کے نیچے جلد چھپ جائے اور اس کے بعد دس پندرہ منٹ آنکھیں بند کر کے سکون سے لیٹی رہیں۔ ہفتے میں ایک بار یہ عمل ضرور کریں۔ اس طرح نہ صرف آنکھوں کے گرد پڑنے والے حلقوں کو دور کیا جا سکتا ہے بلکہ باقاعدگی سے یہ عمل کیا جائے تو ان حلقوں کا شکار بننے سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ آنکھوں کو تازگی بخشنے کے لیے آنکھیں بند کر کے کچھ دیر کے لیے لیٹ جائیں اور دونوں ہتھیلیاں بند کر کے ان کی پشت بند آنکھوں پر رکھ لیں۔ یہ کام آپ دن یا رات میں سوتے ہوئے بھی کر سکتی ہیں۔ یہ عمل مسلسل کرتی رہیں۔ اس سے آنکھوں کے حلقے اور تھکن دور کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ آنکھوں کے حلقے دور کرنے کے لیے صبح بیدار ہونے کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو باہم رگڑیں۔ اور ان ہتھیلیوں سے ان حلقوں کو سینک پہنچائیں۔ پانچ چھ بار یہ عمل دہرائیں۔ قدرتی حدت سے جلد کے اس حلقے کو گرمی ملتی ہے، دوران خون بہتر ہو جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ سیاہ حلقے ختم ہو جاتے ہیں۔ آنکھوں کے گرد حلقوں کی ایک بڑی وجہ نیند کا پورا نہ ہونا اور جسم میں وٹامن سی کی کمی بھی ہے۔ لہٰذا اپنی خوراک اور صحت کا خاص خیال رکھیں۔ کوشش کریں کہ روزانہ ساتھ آٹھ گھنٹے کی نیند پوری کریں۔ خوراک میں ایسی چیزیں اور پھل ضرور کھائیں۔ جن میں وٹامن سی کی بہت زیادہ مقدار شامل ہو۔ یہ چند آسان، کارآمد اور آزمودہ نسخے ہیں جن پر عمل کرنے میں نہ تو زیادہ رقم خرچ ہوگی اور نہ ہی بہت زیادہ وقت لگے گا۔ البتہ ان کے ذریعے آپ آنکھوں کی تھکن اور سیاہ حلقوں سے چھٹکارا ضرور حاصل کرلیں گی۔

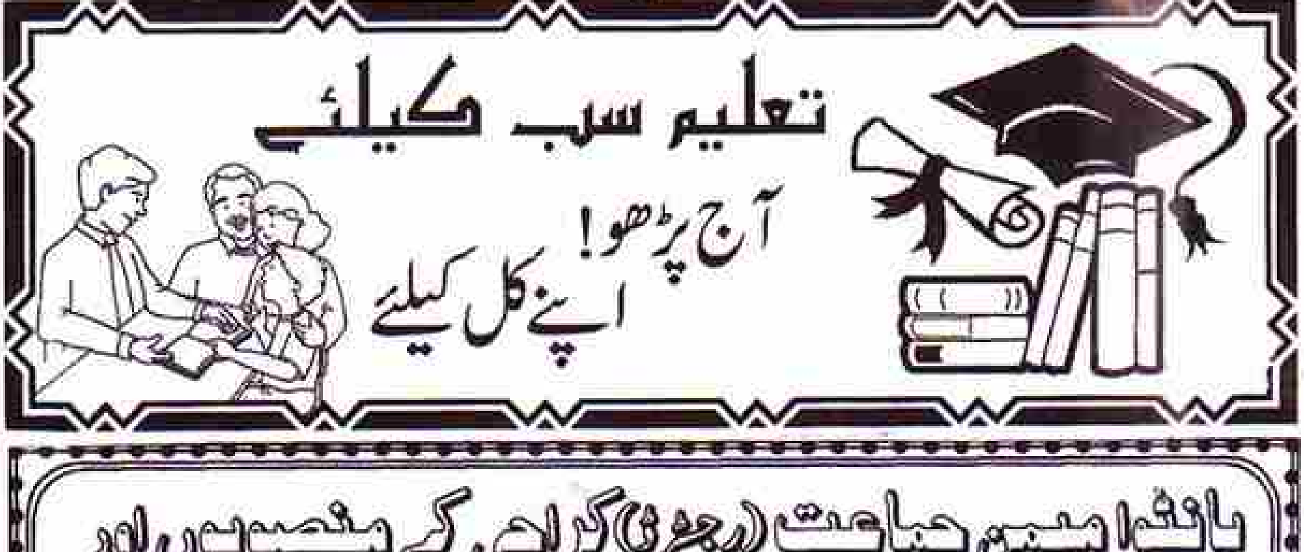

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کے منصوبوں اور سرگرمیوں کے متعلق آپ کی واقفیت ضروری ہے

دوست وہ جو آپ کا ہر راز اپنے دل میں رکھے

دوستی ایک خوبصورت اور سچا جذبہ ہے کیونکہ جن لوگوں کے پاس ایک اچھے دوست کی دولت ہے وہی دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب ہے۔ بڑا مشہور قول ہے کہ جس کے پاس دوست نہیں ہے وہ دنیا کا سب سے بدنصیب انسان ہے مگر دوستی میں جذبہ خلوص ہونا ضروری ہے ورنہ دوستی سے بہتر تنہائی ہے۔ آج کل کے نوجوانوں کے نزدیک دیکھا جائے تو دوستی محض ایک مذاق ہے کسی کو صحیح طور پر دوستی کے معنی سمجھنے کی ضرورت نہیں رہی۔ اسی وجہ سے دوستی میں وہ خلوص بھی نہیں رہا جسے دراصل دوستی کی روح کہا جاتا ہے۔ سیانے کہتے تھے کہ دوست ایک بناؤ مگر ایسا جو پرخلوص اور وفادار ہو، مقصد یہ کہ ایسا نہ ہو کہ آپ کئی دوست بنالیں مگر کسی مشکل وقت میں ان میں سے کوئی ایک بھی آپ کے کام نہ آئے تو ایسے دوستوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

دانشوروں کا کہنا ہے کہ اگر کسی کو پرکھنا ہو کہ وہ واقعی پرخلوص ہے یا نہیں تو مصیبت کے وقت اس شخص کا طرز عمل دیکھ لیں۔ آپ کو اس بات کا اندازہ ہو جائے گا کہ وہ آپ کے ساتھ کتنا پرخلوص ہے۔ دوستی میں جذبہ کے حوالے سے ایک اہم نقطہ یہ ہے کہ اگر کوئی نوجوان کسی سے دوستی کرتا ہے اخلاقی طور پر اس کا فرض بن جاتا ہے کہ وہ اپنے دوست کا خیال رکھے اور اچھے برے وقت میں اس کا بھرپور ساتھ دے لیکن اس کے برعکس نوجوان نسل نے آج کل جو طرز عمل اپنایا ہوا ہے وہ کسی طور پر درست نہیں۔ اول تو آج کل کے دور میں پرخلوص دوست بہت مشکل سے ملتے ہیں۔

دوستی کے جذبے میں خلوص کی جگہ خودغرضی نے لے لی ہے۔ تکلیف دہ بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی اس موجودہ دور میں واقعی پرخلوص دوستی کے خواہش مند ہو تو کم از کم اس کو کئی دفعہ دھوکا ضرور کھانا پڑتا ہے کیونکہ دوست صرف وہ نہیں جن سے آپ ملتے ہیں بلکہ دوست وہ ہے کہ جو آپ کی شخصیت میں موجود خامیوں کو بھی ختم کرنے میں آپ کا ساتھ دیں، بہتری کی راہ دکھائے مگر موجودہ دور میں اکثر دوست اپنے دوستوں کی شخصیت کو سنوارنے کے بجائے بگاڑنے کا باعث بنتے ہیں خاص طور پر نوجوان لڑکوں میں بری عادتیں مثلاً سگریٹ پینا یا رات گئے تک گھومنا اور پڑھائی سے دوری برے دوستوں کی صحبت کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ بظاہر آپ کا ہر دم ساتھ دینے والے اور پرخلوص دوست ہی بعض اوقات اپنے ہی جیسے نوجوانوں کا مستقبل تباہ کر دیتے ہیں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اگر کوئی نوجوان بے روزگار ہو تو وہ اپنے دوستوں سے مشورہ طلب کرتا ہے اور ایسے میں اکثر دوست ہی اپنے دوستوں کو غلط ٹریک پر لگا دیتے ہیں۔ دراصل نوجوانوں میں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ وہ جس سے دوستی اختیار کر رہے ہیں، وہ واقعی دوستی کے قابل بھی ہے یا نہیں یعنی، ان میں پرکھنے کی صلاحیت کی کمی ہے۔ آج کل ہم کئی ایک دوست تو بنا لیتے ہیں مگر اس بات سے ناواقف ہوتے ہیں کہ ان سب میں کون آپ کا مخلص دوست ہے۔ جہاں تک لڑکیوں کی بات ہے تو لڑکیاں دوستوں پر بہت اعتبار کر کے اپنے نجی معاملات تک دوستوں سے شیئر کر لیتی ہیں، یہ سوچ کر کہ ان کی بات دو دوستوں تک رہے گی مگر ہوتا یہ ہے کہ اچانک دونوں میں کسی بات پر نوک جھوک ہو جائے تو رازدان دوست ہی اس کی سب سے بڑی دشمن بن جاتی ہے حالانکہ دوستوں کے درمیان اگر کوئی راز کی بات کی جائے تو دوستوں کا فرض بنتا ہے کہ اپنے دوست کا راز اپنے دل میں ہی رکھیں چاہے وہ دوستی برقرار رہے یا نہ رہے کیونکہ قرآن پاک میں ہے کہ:

''جو انسان دوسروں کے عیب اور رازوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے عیب اور راز کی پردہ پوشی کرتا ہے۔'' لہٰذا اگر آپ، آج کسی دوست کے عیب اور راز دوسروں کو کھول کھول کر بیان کریں گے تو اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ قدرتی طور پر آپ کا راز بھی راز نہیں رہے گا۔

تنخواہ بڑھی

پروفیسر وحیدہ نسیم (مرحومہ)

سابقہ پرنسپل سرسید گرلز کالج

پاکستان کی معروف شاعرہ پروفیسر وحیدہ نسیم کی یہ نظم 30 ستمبر 1964ء میں مقامی اخبار میں شائع ہوئی تھی۔ کئی سال کے بعد بھی یہ نظم پہلے ہی کی طرح حقیقت افروز ہے۔

جنت سے نکالے انساں ہیں...... مہنگائی کے پالے انساں ہیں
اک بوجھ سنبھالے انساں ہیں...... آفت کے حوالے انساں ہیں
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

دھوبی کی دھلائی اور بڑھی...... درزی کی سلائی اور بڑھی
کپڑوں کی رنگائی اور بڑھی...... قرضے کی ادائی اور بڑھی
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

کچھ دودھ میں پانی اور بڑھا...... بہتا ہوا دریا خوب چڑھا
پایا نہ کہیں مکھن کا پتا...... ڈھونڈا بہت لیکن گھی نہ ملا
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

مہنگائی کا ہر سو جلوہ ہے...... بازار میں بھیڑ اور بلوہ ہے
دلیا جو ملے سو حلوہ ہے...... اب دال ہی من و سلوا ہے
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

چھیچھڑوں کی ملاوٹ قیمے میں...... لکڑی کی ملاوٹ دھنیئے میں
مٹی کی دکھاوٹ آٹے میں...... ریتی کی سجاوٹ خشکے میں
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

ایسے میں بھلا کیا دال گلے...... ہیں صبح سے دل چولہوں کے بجھے
جلتا ہے تو جی ہانڈی کا جلے...... سالن ہے کہاں جو داغ لگے
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

ہے چائے کا خالی پیمانہ...... دل جس کا سدا تھا دیوانہ
بالائی ہے دودھ سے بیگانہ...... چینی کی مٹھاس اک افسانہ
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

کھل جائے شرافت کا نہ بھرم...... بے وقت کے مہمانوں کی قسم
سگریٹ کے بہت نایاب ہیں دم...... بھرنا نہ پڑے حقے کی چلم
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

تنخواہ کی گنتی بڑھتی ہے...... یہ جیب میں اچھی لگتی ہے
جب خرچ کی سر پر پڑتی ہے...... انسان کی چٹنی بنتی ہے
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

بیٹھے ہیں ہم اپنے ہونٹ سیئے...... مہنگائی کا دل پر داغ لئے
بن تیل کے روشن کرکے دیئے...... اشکوں سے چراغاں ہم نے کئے
تنخواہ بڑھی، تنخواہ بڑھی
ہر چیز کی قیمت اور چڑھی

میرے پسندیدہ اشعار

دل چھو لینے والے برجستہ اور برمحل اشعار کا گلدستہ

قوموں کی زندگی میں شاعری نے ہر دور میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اشعار ہی نوع انسان کی انفرادی زندگی کی رہنمائی کرتے ہوئے نشانِ منزل کا بتا دیتے ہیں اور مایوسیوں، محرومیوں، ناکامیوں اور دنیا کے مسائل سے نبرد آزما ہونے کا جوش و ولولہ اور ہمت و حوصلہ عطا کر کے آگے بڑھنے اور ترقی کرنے کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔ ادیبوں اور شاعروں کی خداداد صلاحیت اور استعداد نے ادب کو ایسے فقرے اور اشعار عطا کیے، جو دلوں کو چھو لینے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، ہم یہاں اپنے قارئین کے ادبی ذوق کی تسکین کے لیے ایسے ہی دل موہ لینے والے اشعار پیش کر رہے ہیں۔

مفلسی سب بہار کھوتی ہے
مرد کا اعتبار کھوتی ہے
(ولی دکنی)

جائے عبرت ہے، خاک دان جہاں
تو کہاں سر اٹھائے جاتا ہے
(میر تقی میر)

کچھ دیر نہیں، اندھیر نہیں، انصاف اور عدل پرستی ہے
اس ہاتھ کرو، اُس ہاتھ ملے، یاں سودا دست بدستی ہے
(نظیر اکبرآبادی)

سدا عیشِ دوراں دکھاتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں
(میر حسن)

یہ صدا آتی ہے بخوشی سے
منہ سے نکلی ہوئی، پرائی بات
(آتش)

جو خاص ہیں، وہ شریک گروہ عام نہیں
شمار، دانہ تسبیح میں امام نہیں
(ناسخ)

کیا لطف، جو غیر پردہ کھولے
جادو وہ، جو سر چڑھ کے بولے
(دیا شنکر نسیم)

دیکھ اللہ ہے، جو چھوٹوں کو بڑائی دیتا
آسمان آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا
(ابراہیم ذوق)

قیدِ حیات و بندِ غم، اصل میں دونوں ایک ہیں
موت آنکھ کے تل میں ہے دکھائی دیتا
(ابراہیم ذوق)

قیدِ حیات و بندِ غم، اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں؟
(غالب)

در بدر ناصیہ فرسائی سے کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے
(مومن خان مومن)

مدعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے، جو منظور خدا ہوتا ہے
(حشرت لکھنوی)

ہم لوگ تو مجبور ہیں مختار وہی ہے
مشکل میں غریبوں کا مددگار وہی ہے
(میرانیس)

خاصانِ حق کا خلق میں رتبہ بلند ہے
صابر رہو کہ صبر اللہ کو پسند ہے
(میرانیس)

اتنی ہی دشوار اپنے عیب کی پہچان ہے
جس قدر کرنی ملامت اور کو آسان ہے
(مولانا حالی)

بد تر اس کو سمجھ خزاں سے امیر
دیکھنے کو بہار ہے دنیا
(امیر مینائی)

گزر جاتا ہوں ہنستا کھیلتا موجِ حوادث سے
اگر آسانیاں ہوں زندگی دشوار ہو جائے
(اصغر گونڈوی)

یہاں کوتاہیِ ذوقِ عمل ہے خود گرفتاری
جہاں بازو سمٹتے ہیں وہیں صیاد ہوتا ہے
(اصغر گونڈوی)

ناکام ہے تو کیا ہے کچھ کام پھر بھی کر جا
مردانہ وار جی اور مردانہ وار مر جا
(فانی بدایونی)

ہے انتہا یاس بھی پاس بھی اب ابتدائے شوق
پھر آگئے وہیں پہ چلے تھے جہاں سے ہم
(حسرت موہانی)

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہلِ دل
ہم وہ نہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا
(جگر مرادآبادی)

نگاہیں کاملوں پہ پڑ ہی جاتی ہیں زمانے میں
کہیں چھپتا ہے اکبر، پھول پتوں میں نہاں ہو کر
(اکبر الٰہ آبادی)

کسے نہیں ہے تمنائے سروری لیکن
خودی کی موت ہو جس میں وہ سروری کیا ہے؟
(اقبال)

زمانے پہ نہ سہی دل پہ اختیار رہے
دکھا وہ زور کہ دنیا میں یادگار رہے
(یگانہ چنگیزی)

مفلسوں کی زندگی کا ذکر کیا
مفلسی کی موت بھی اچھی نہیں
(ریاض خیرآبادی)

امتحاں سخت سہی، پر دلِ مومن ہی وہ کیا
جو ہر اک حال میں امید سے معمور نہیں ہے
(محمد علی جوہر)

آ جاؤ گے حالات کی زد پہ جو کسی دن
ہو جائے گا معلوم اللہ ہے کہ نہیں ہے
(احسان دانش)

گدائی پہ اتر آیا تو اس در کی گدائی کر
ہے مالا مال جس کی بھیک سے دامانِ سلطانی
(احسان دانش)

موت سے کس کو رستگاری ہے
آج وہ کل ہماری باری ہے
(نواب مرزا شوق)

قلب کی بند شریانیں کھولنے کا اکسیر نسخہ

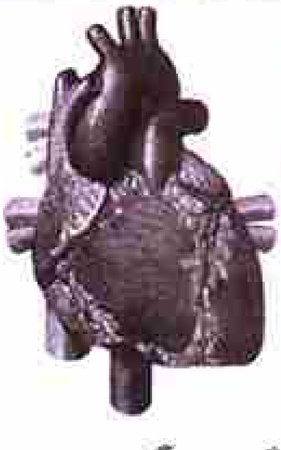

کیا آپ کو دل کا عارضہ ہے؟ ڈاکٹر نے انجیو گرافی یا بائی پاس کرانے کا کہا ہے؟ انجیو گرافی یا بائی پاس کرانے سے پہلے یہ نسخہ آزمائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ 14 اپریل بروز ہفتہ کے دن ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے ساہیوال جانا ہوا۔ اس کے ایک دن پہلے مجھے دل کے مقام پر ہلکا سا درد ہوا اور پھر کافی دیر تک گھبراہٹ اور گھٹن کا احساس جاری رہا۔ پاک پتن شریف کے خطیب حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی صاحب کے ساتھ ملاقات ہوئی تب انہوں نے کہا کہ میری انجیو گرافی ہوئی تو ڈاکٹروں نے بائی پاس کرانے کا مشورہ دیا۔ ڈاکٹروں نے ایک ماہ کے بعد کی تاریخ دی۔ اس دوران ایک حکیم صاحب نے مجھے مندرجہ ذیل نسخہ دیا جس کا استعمال و تجربہ ایک ماہ تک کیا۔ مقررہ تاریخ پر کارڈیولوجی سینٹر لاہور میں سوا دو لاکھ روپے جمع کرا دیے۔

ڈاکٹروں نے تشخیص کے تمام ٹیسٹ کروائے گئے، دوسرے روز بائی پاس سرجری ہوئی تھی۔ یہ تمام ٹیسٹ کی رپورٹیں لے کر تین ڈاکٹروں کا بورڈ منعقد ہوا۔ ایک ماہ پہلے اور مطالعہ کرنے کے بعد مجھ سے پوچھا گیا کہ..... انجیو گرافی کرانے کے بعد آپ نے کونسی دوا استعمال کی تھی؟ میں نے ڈاکٹروں کو حکیم صاحب کے دیئے ہوئے نسخہ کی تفصیل سنا دی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کی تین شریانوں میں سے دو کھل چکی ہیں۔ یہ نسخہ جاری رکھیں۔ شاید باقی کی ایک شریان بھی کھل جائے گی۔ بائی پاس کرانے کی اس وقت کوئی ضرورت نہیں۔ بائی پاس کے لئے پہلے جمع شدہ رقم واپس لے لی اور گھر واپس لوٹ گیا۔ حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی صاحب نے میرے اوپر مہربانی کرتے ہوئے ایک بوتل نسخہ والی دوائی تیار کر کے دی اور نسخہ بھی تفصیلی طور پر سمجھا دیا۔ جو مندرجہ ذیل درج ہے:

1- لیموں کا جوس...... ایک پیالی　　2- ادرک کا جوس...... ایک پیالی

3- لہسن کا جوس...... ایک پیالی　　4- سیب کا سرکہ...... ایک پیالی

ان چاروں جوس کو یکجا کر کے ہلکی آگ پر آدھے گھنٹے تک ابالیں۔ جب ایک پیالی کے برابر جوس کم ہو جائے تو چولہے پر سے اتار کر اسے ٹھنڈا ہونے دیں۔ جب ٹھنڈا ہو جائے تو تین پیالی شہد حل کر لیں۔ اس تمام محلول کو ایک جان کر کے بوتل میں باحفاظت رکھیں۔ روزانہ نہار منہ تین چمچے جوس پئیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دل کی جانب جانے والی تمام بند شریانیں کھل جائیں گی۔ یہ نسخہ مجرب اور مابعد اثرات ہے۔ (انوار مدینہ 06)　　بشکریہ: جناب غلام فاروق عبداللہ دودھ والا

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

صنعت کار، تاجر اور بے روزگار حضرات متوجہ ہوں

ملازم کی ضرورت ہے یا ملازمت کی ہم سے رجوع کریں

ایمپلائمنٹ بیورو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام میمن برادریوں اور اداروں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے گزشتہ 68 سالوں سے بلا معاوضہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے اس شعبہ کی کوششوں سے ہر ماہ کئی بے روزگاروں کی روزی (جاب) کا بندوبست ہو جاتا ہے۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات بے حد خراب ہیں اور ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بھی بے حد بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس شعبے پر خاصا بوجھ ہے اور خاصی درخواستیں آرہی ہیں۔

اس ضمن میں میمن برادری کے اور دیگر کاروباری اداروں کے مالکان سے التماس ہے کہ اگر انہیں اپنی دکان، فیکٹری، ملز، آفس یا دیگر کسی بھی کاروباری شعبے میں کسی قابل اور باصلاحیت اسٹاف کی ضرورت ہو تو وہ بانٹوا میمن جماعت کے دفتر ”شعبہ فراہمی روزگار“ سے رابطہ کریں۔ میمن برادری کے وہ افراد بھی جو بے روزگار ہیں اور روزگار کی تلاش میں ہیں وہ ان تعطیل کے دن کے علاوہ شام 4 بجے سے شب 8 بجے کے درمیان جماعت کے آفس میں آکر اپنی سی وی (CV) اور جماعت کا کارڈ، سی این آئی سی (CNIC) کارڈ، جماعت کے نام درخواست مع تصاویر (فوٹو) ساتھ جمع کرا سکتے ہیں۔

تعاون کے طلب گار

محمد منظور ایم عباس میمن
کنوینر ایمپلائمنٹ بیورو کمیٹی

رابطہ موبائل: 0333-3163170

ای میل: bantvaemploymentbureau@yahoo.com

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ نوربائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد رابعہ مینشن کراچی

ضروری ہدایات

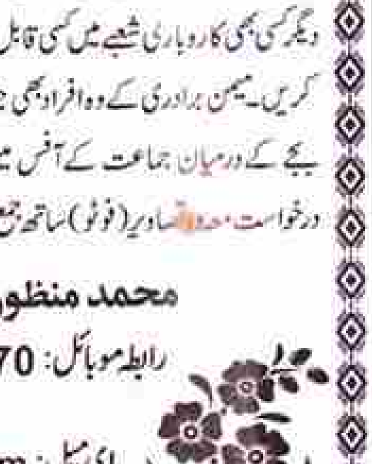

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہٰذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔

کاش میں وقت ہوتا لوگ میری قدر کرتے، ہر شخص میرا غلام ہوتا لوگ میرے پیچھے بھاگتے، لیکن میں کسی کے ہاتھ نہ آیا۔
اگر تم وقت ہوتے تو لوگ اپنے گھروں کی کھڑکیاں اور دروازے بند کر لیتے۔ لوگ کہتے، بھائی اب ہٹ جاؤ کتنا برا وقت آرہا ہے۔

"ابا جی! میرا دوست مر گیا..."
"تجھے پہلے سوچنا چاہیئے تھا مرنے والے سے دوستی کیوں کی تھی..."

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ہمت سے ممکن ہے

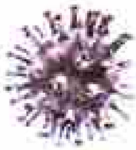

نوول کورونا وائرس

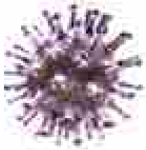

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر

☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسنے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو ٹشو یا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔

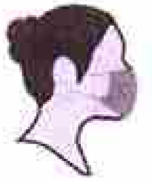

☆ استعمال کے بعد ٹشو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

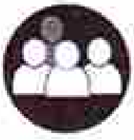

☆ اگر کسی کو نزلہ، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپروائی کو قطعی ترک کر کے بلا تاخیر تمام احتیاطی تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آیئے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

مزیدار پکوان

پیازی چکن

اجزاء: مرغی کا گوشت آدھا کلو، تیل آدھا کپ، پیاز (سلائس کاٹ لیں) آدھا کلو، دہی (پھینٹ لیں) آدھا کپ، لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچ، ادرک پیسٹ ایک چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، ثابت گرم مصالحہ ایک چائے کا چمچ، ثابت لال مرچیں دس عدد (چوپ کرلیں)۔

ترکیب: ایک دیگچی میں گوشت، پیاز، تیل، لہسن، ادرک پیسٹ، ثابت مرچیں، ثابت گرم مصالحہ، دہی اور نمک ڈال کر چولہے پر رکھ کر پکائیں۔ ڈھکن لگادیں گوشت گل جائے اور تیل الگ ہو جائے بھون لیں اور نان کے ساتھ گرم گرم سرو کریں۔

فنگر چکن رائس

اجزاء: چکن (بون لیس) ڈھائی سو گرام (اسٹرپس کاٹ لیں)، چاول (ابال لیں) ڈھائی سو گرام، کالی مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، سفید مرچ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، سویا ساس ایک کھانے کا چمچ، ہری پیاز (باریک چوپ کرلیں) ایک عدد، تیل آدھا کپ، نمک حسب ذائقہ، لہسن ادرک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ۔

ترکیب: سوس پین میں تیل گرم کرکے اس میں لہسن ادرک پیسٹ، نمک ڈال کر ایک منٹ تک فرائی کریں اس کے بعد اس میں چکن ڈال کر اتنا فرائی کریں کہ گوشت گل جائے۔ اس میں سیاہ مرچ پاؤڈر، سفید مرچ پاؤڈر، سویا سوس، ہری پیاز اور چاول ڈال کر دو منٹ فرائی کرکے چولہے سے اتارلیں۔ فنگر چکن رائس تیار ہیں۔ سرونگ ڈش میں نکال کر کیچپ کے ساتھ سرو کریں۔

فرائی گوشت

اشیاء: گوشت (چربی سمیت) ایک کلو، ہری مرچیں (کچل لیں) آٹھ عدد، نمک حسب ذائقہ، سیاہ مرچ (کٹی ہوئی) ایک چائے کا چمچ، سونٹھ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، لہسن کے جوے (کچل لیں) دس عدد، پیاز (چوپ کرلیں) ایک عدد، تیل چار کھانے کے چمچے۔

ترکیب: فرائی گوشت بنانے کے لیے سب سے پہلے گوشت کو اچھی طرح دھو کر اس کی چھوٹی بوٹیاں کرلیں پتیلی میں تیل کو گرم کریں۔ اس میں لہسن، ہری مرچیں ڈال کر فرائی کریں۔ لائٹ گولڈن ہو جائے تو گوشت ڈال کر دس منٹ تک فرائی کریں نمک، سیاہ مرچ ڈال کر پانی کا چھینٹا دے کر دھیمی آنچ پر پکائیں۔ گوشت گل جائے تو پیاز اور سونٹھ پاؤڈر ڈال کر دس منٹ دم پر رکھ دیں۔ تندوری نان کے ساتھ سرو کریں۔

انڈا گھوٹلہ

اشیاء: انڈے چھ عدد، پیاز (سلائس کاٹ لیں) تین عدد، ہرا دھنیا (چوپ کرلیں) آدھی گٹھی، ہری مرچیں (چوپ کرلیں) تین عدد، لال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، ہلدی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، دھنیا پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، گرم مصالحہ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، لہسن پیسٹ ایک چائے کا چمچ، زیرہ پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، تیل آدھا کپ۔

ترکیب: سوس پین میں تیل گرم کرکے پیاز ڈال کر ہلکا سنہری فرائی کرلیں۔ لہسن پیسٹ، نمک، لال مرچ پاؤڈر، ہلدی پاؤڈر، دھنیا پاؤڈر، گرم مصالحہ پاؤڈر اور زیرہ پاؤڈر ڈال کر بھونیں۔ پیالے میں انڈے پھینٹ کر ہرا دھنیا اور ہری مرچیں ڈال کر مکس کرلیں اور

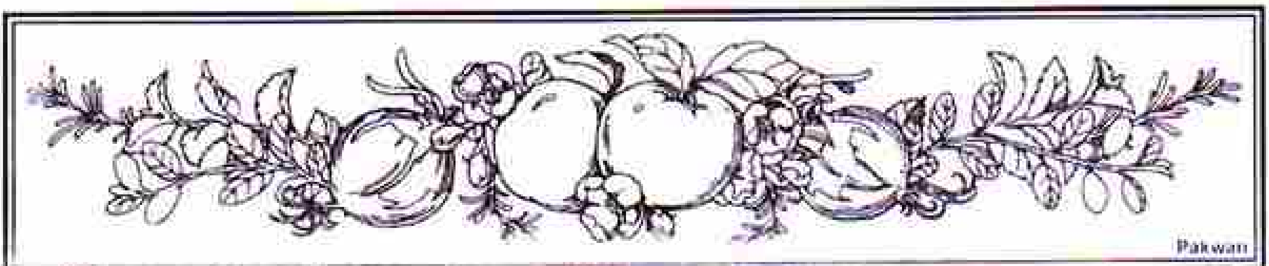

مصالحے میں ڈال کر تیز تیز چمچہ چلاتے رہیں۔ تیل الگ ہو جائے تو اچھی طرح مکس کر کے سرونگ ڈش میں نکال کر سرو کریں۔

پشاوری نمکین گوشت

اشیاء: مرغی کا گوشت آدھا کلو، لہسن ادرک پیسٹ ایک کھانے کا چمچہ، ٹماٹر چار سے پانچ عدد (باریک چوپ کر لیں)، پیاز دو عدد (سلائس کاٹ لیں)، ہری مرچیں چار سے پانچ عدد، ہرا دھنیا حسب ضرورت، نمک، سیاہ مرچ پاؤڈر حسب ذائقہ، گھی چار کھانے کے چمچے۔

ترکیب: گوشت کو دھو کر خشک کر لیں اور اس پر سیاہ مرچ پاؤڈر اور نمک لگا کر بیس سے پچیس منٹ کے لئے ایک طرف رکھ دیں۔ پتیلی میں گھی گرم کریں اس میں گوشت اور لہسن ادرک پیسٹ ڈال کر دو سے تین منٹ تک فرائی کریں۔ اس کے بعد اس میں پیاز، ٹماٹر اور ڈیڑھ سے دو کپ پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر گوشت گلنے تک پکائیں۔ جب گوشت گل جائے اور روغن اوپر آجائے تو ہری مرچیں ڈال کر تین سے چار منٹ تک دم پر رکھیں۔ مزیدار پشاوری نمکین گوشت تیار ہے۔ سرونگ ڈش میں نکال کر ہرے دھنیے سے گارنش کر کے سرو کریں۔

بند گوبھی کا حلوہ

اجزاء: بند گوبھی آدھا کلو، چینی ایک کپ، الائچی چھ عدد، دودھ آدھا کلو، گھی آدھا کپ، کھویا ایک کپ، کیوڑا ایک کھانے کا چمچہ، فوڈ کلر ہرا ایک یا دو قطرے، کٹے ہوئے بادام دو کھانے کے چمچے۔

ترکیب: بند گوبھی باریک کاٹ لیں۔ پہلے دودھ کو گرم کریں پھر اس میں بند گوبھی ڈال کر پکائیں۔ جب دودھ خشک ہونے لگے تو چینی بھی ڈال دیں اور پانی خشک ہونے کے بعد اتار لیں۔ ایک دیگچی میں گھی گرم کریں، الائچی ڈالیں اور پکی ہوئی بند گوبھی ملا کر اچھی طرح بھونیں۔ آخر میں فوڈ کلر، کیوڑا اور کھویا ملا کر ڈش میں نکال لیں۔ بادام اور پستے سے سجا کر پیش کریں۔

☆ پودینہ، ہرا دھنیا صاف کر کے بغیر دھوئے خاکی لفافے میں لپیٹ کر فرج میں رکھ دیں کئی دنوں تک تازہ رہیں گے۔

☆ لیموں ٹکڑے کرنے سے پہلے گرم پانی میں بھگو دیں تو رس اچھا نکلتا ہے۔

☆ کھوئے کو عرصہ تک تازہ اور محفوظ رکھنے کے لیے ذرا سی چینی چھڑک کر فریز کر دیں۔

☆ اسٹیل کے چمچ سے چاول اکڑ جاتے ہیں زردے کے لیے ہمیشہ لکڑی کے چمچ کا استعمال کریں۔

☆ شیشے کے برتنوں میں چمک لانے کے لئے انہیں دھو کر جب کھنگال لیں تو اس پانی میں دو چمچ سرکہ ملا لیں۔

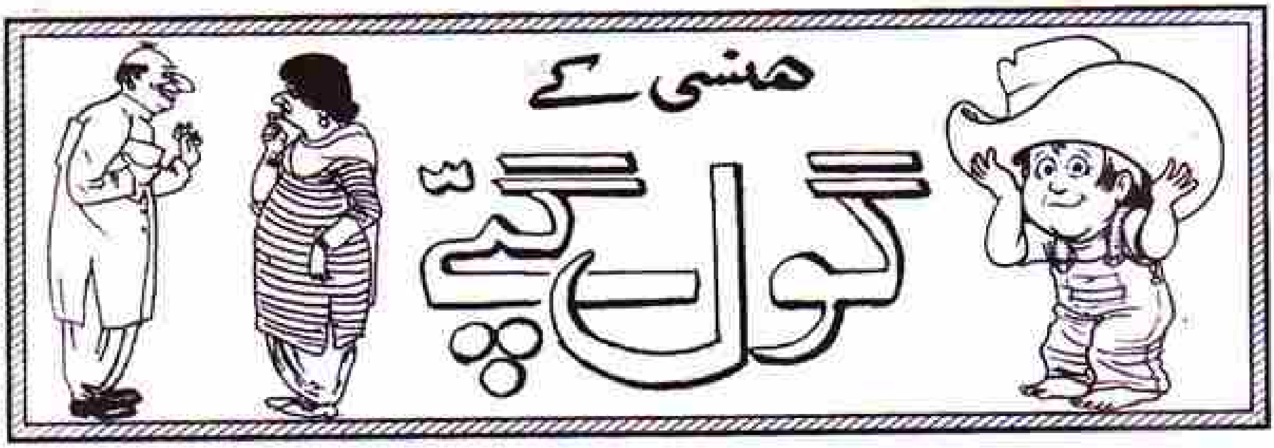

ہیٹ

☆ مہمان: دیکھئے آپ کا بچہ میرے بیگ میں مٹی ڈال رہا ہے۔ میزبان: نہیں نہیں یہ میرا نہیں میرے بھائی کا بچہ ہے۔ میرا بچہ تو وہ ہے جو آپ کی ہیٹ میں پانی لا رہا ہے۔

نوٹ

☆ ایک صاحب گلی سے گزر رہے تھے۔ وہاں انھیں ہزار روپے کا ایک نوٹ ملا جس پہ عید مبارک لکھا ہوا تھا۔ انھوں نے جیب سے ہزار روپے کا نوٹ نکالا اور اس پر خیر مبارک لکھ کر پہلے نوٹ کی جگہ رکھ دیا۔

انتقال

☆ ایک بے وقوف اپنے باپ کی وفات پر رو رہا تھا۔ اس کی بہن کا فون آیا۔ فون سن کر وہ اور زیادہ رونے لگا۔ لوگوں نے پوچھا: اب کیا ہوا؟ بولا: میری بہن کے ابو کا بھی انتقال ہو گیا۔

ٹرک

☆ ایک ٹرک دوسرے ٹرک کو رسی سے باندھ کر لے جا رہا تھا۔ ایک آدمی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گیا اور کہنے لگا: ایک رسی کو لے جانے کے لیے دو دو ٹرک۔

نقل

☆ ایک صاحب نے اپنے پڑوسی سے کہا: میں کئی بار آپ سے شکایت کر چکا ہوں کہ آپ کا بیٹا میری نقل اتارتا ہے۔ جس طرح میں کرتا ہوں وہ بھی اسی طرح کرتا ہے۔ آپ نے اسے سمجھایا نہیں۔ پڑوسی نے جواب دیا: آپ ناراض نہ ہوں میں نے اسے سمجھا دیا ہے کہ بے وقوفوں جیسی حرکتیں نہیں کرتے مگر وہ بے وقوف مانتا ہی نہیں۔

غریب

☆ مریض: ڈاکٹر صاحب میں بہت غریب ہوں۔ میری فیس معاف کر دیجئے۔ میں آپ کے کام آؤں گا۔ ڈاکٹر: تم کیا کام کرتے ہو؟ مریض: جناب میں قبریں کھودتا ہوں۔

مضمون

☆ باپ (بیٹے سے) تم سیاہی میں نمک مرچ کیوں ڈال رہے ہو؟ بیٹا: ماسٹر صاحب نے کہا تھا کہ چٹ پٹا مضمون لکھ کر لانا۔

خالی

☆ چھ سالہ عاشر اسکول سے واپس آیا تو پیٹ پکڑے ہوئے بولا: پیٹ میں درد ہو رہا ہے۔ ماں نے کہا: پیٹ میں درد اس لیے ہو رہا ہے کہ پیٹ میں کچھ ہے نہیں۔ جب اس میں کچھ ہوگا تو پھر درد نہیں ہوگا۔ شام کو عاشر کے تایا ملنے آئے۔ سب گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرتے ہوئے انہوں نے پیشانی مسلتے ہوئے کہا۔ آج سر میں بڑا درد ہو رہا ہے۔ قریب بیٹھے عاشر نے فوراً بزرگانہ انداز میں کہا: سر میں

درد اس لیے ہو رہا ہے کہ سر خالی ہے اس میں کچھ ہے نہیں۔ اگر سر میں کچھ ہوتا تو پھر درد نہیں ہوتا۔

سامان

☆ مالک مکان (چور کو پکڑ کر) بہتری اسی میں ہے کہ تم سارا سامان یہیں چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ چور: جناب! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آدھا سامان تو آپ کے ہمسایوں کا ہے۔

ربڑ

☆ استاد: ایسا لفظ بتاؤ جو بہت پھیل سکتا ہو۔ شاگرد: جی ربڑ۔

اسپیکر

☆ ایک مقرر تقریر کر رہے تھے۔ سب لوگ اٹھ کر چلے گئے۔ ایک بیٹھا رہ گیا۔ مقرر نے اس سے کہا: آپ بڑے ذوق والے آدمی ہیں۔ اس نے جواب میں کہا: جی نہیں میں اسپیکر والا آدمی ہوں۔

ٹرانسسٹر

☆ استاد: بہن کو انگریزی میں کیا کہتے ہیں۔ شاگرد: جی سسٹر۔ استاد: اور بھائی کو کیا کہتے ہیں۔ شاگرد: ٹرانسسٹر۔

آرڈر

☆ ایک فرم کے مالک نے دوسری فرم کے مالک سے پوچھا: سناؤ بھئی کاروبار کیسا چل رہا ہے۔ ففٹی ففٹی۔ اس نے جواب دیا: کیا مطلب؟ دوسرا بولا۔ صبح ایک آرڈر ملتا ہے، شام کو ایک آرڈر کینسل ہو جاتا ہے۔

طریقہ

☆ استاد: وہ کونسا طریقہ ہے جس سے سوال جلد حل ہو جاتا ہے۔ شاگرد: نقل سے۔

پسینہ

☆ ڈاکٹر (مریض سے) کہیے آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ مریض: طبیعت تو ٹھیک ہے مگر پسینہ نہیں آتا۔ ڈاکٹر: کوئی بات نہیں میں نے ابھی بل پیش نہیں کیا ہے، بل دیکھتے ہی آپ کو پسینہ آ جائے گا۔

چپل

☆ گاہک: یہ ٹائی کتنے کی ہے۔ دکاندار: دو سو روپے کی۔ گاہک: دو سو میں تو چپل کا جوڑا مل جاتا ہے۔ دکاندار: ٹھیک ہے آپ چپل ہی خرید کر گلے میں لٹکا لیں۔

چھٹی

☆ شوہر (بیوی سے): بیگم اخبار میں لکھا ہے کل چھٹی ہے۔ بیوی: اجی میاں کیسی چھٹی یہ اخبار تو پچھلے مہینے کا ہے۔

لطیفہ

☆ باپ (بیٹے سے): بیٹا تم اگر ایک جملے کا لطیفہ سناؤ تو میں تمہیں سو روپے دوں گا۔ بیٹا: مردے کی جان خطرے میں ہے۔

توانائی

☆ استاد (شاگرد سے) بتاؤ توانائی سے کیا مراد ہے؟ شاگرد: وہ توا جس پر نائی بیٹھتا ہو۔

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا ترجمہ

یکم نومبر 2021ء ۔۔۔ 30 نومبر 2021ء ٹیلی فون نمبر: بانٹوا انجمن حمایت اسلام **32202973**

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

صدور، جنرل سیکریٹری اور اراکین مجلس منتظمہ بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹوا انجمن حمایت اسلام کے ''شعبہ تجہیز و تکفین'' کے اندراج کے مطابق ترجمہ کر کے شائع کیے جا رہے ہیں۔

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت / زوجیت	عمر
-1	یکم نومبر 2021ء	عائشہ رحمت اللہ دھاروا ڑوالا زوجہ عبدالغفار گوگن	64 سال
-2	3 نومبر 2021ء	امینہ رحمت اللہ کنیا زوجہ محمد صدیق تولہ	84 سال
-3	4 نومبر 2021ء	حبیب طیب پولانی	77 سال
-4	5 نومبر 2021ء	فریدہ اسماعیل ٹن والا زوجہ عبدالغفار مینڈھا	74 سال
-5	7 نومبر 2021ء	محمد حنیف جان محمد کھڈیا والا	73 سال
-6	8 نومبر 2021ء	بلقیس اسماعیل عثمان مختی	67 سال
-7	8 نومبر 2021ء	ڈاکٹر محمد یونس زوجہ حاجی عثمان مادھاپور والا (امریکہ)	----
-8	9 نومبر 2021ء	جمیلہ عثمان عیسیٰ کھاتانی زوجہ محمد سلیم عبدالستار لوڈھا والا	59 سال
-9	9 نومبر 2021ء	عبدالغنی عبداللہ داؤد دھامیا	72 سال
-10	10 نومبر 2021ء	امینہ حاجی عمر گیری زوجہ غلام آدم کسباتی	70 سال
-11	14 نومبر 2021ء	عبدالعزیز عبداللطیف بلوانی	85 سال
-12	14 نومبر 2021ء	شمع بانو حاجی عبدالستار کچا زوجہ ظفر جانگڑا	53 سال

نمبر شمار	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت /زوجیت	عمر
-13	14 نومبر 2021ء	فاطمہ سلیمان پان والا زوجہ محمد صدیق پاڈیڈی والا	90سال
-14	16 نومبر 2021ء	عبدالصمد احمد عامر کابا	7سال
-15	20 نومبر 2021ء	محمود حاجی حسین مون	77سال
-16	21 نومبر 2021ء	زیب النساء حبیب مدار زوجہ عبدالعزیز ایدھی	74سال
-17	21 نومبر 2021ء	بلقیس بائی جان محمد ڈنڈیا زوجہ محمد اشرف موسیٰ بھوڈا	62سال
-18	22 نومبر 2021ء	عبدالرزاق محمد ابراہیم واگیر	68سال
-19	22 نومبر 2021ء	زبیدہ حاجی حبیب ڈھیسڈیا زوجہ حاجی موسیٰ تارگول والا	83سال
-20	23 نومبر 2021ء	محمد علیم الرحمٰن محمد یعقوب میمن لٹھ	78سال
-21	24 نومبر 2021ء	نجمہ طاہر محمد کوڈواوی زوجہ امان اللہ موٹا	70سال
-22	24 نومبر 2021ء	طاہر محمد جان محمد گھانی والا	78سال
-23	24 نومبر 2021ء	تسلیم حاجی جان محمد درویش زوجہ عبدالرزاق محمد صدیق مینڈھا	58سال
-24	27 نومبر 2021ء	صابرہ جان محمد کاپڑیا زوجہ محمد ادریس باواڈوسا	65سال
-25	27 نومبر 2021ء	(جعفری) زلیخا محمد عثمان آموڑی زوجہ عبدالرزاق بادلہ	85سال
-26	29 نومبر 2021ء	امان اللہ حاجی نور محمد اڈوانی	73سال
-27	30 نومبر 2021ء	یاسمین عبدالرزاق لوبھیا زوجہ جاوید ابا عمر تارگول والا	55سال

Printed at: **Muhammed Ali --- City Press**
OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,
Talpur Road, Karachi-74000. **PH : 32438437**
Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**
Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**
At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.
Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327
Website : www.bmjr.net Email:donate@bmjr.net

بانٹوا میمن جماعت
قیام 2 جون 1950

S.NO	NAMES	DATE
22	☆......Muhammad Ibad Muhammad Sohail Abdul Aziz Khanani with Aieman Muhammad Owais Muhammad Umer Moosani	21-11-2021
23	☆......Fahad Muhammad Farid Abdul Aziz Surmawala with Hifsa Muhammad Farooq Abdul Sattar Khanani	21-11-2021
24	☆......Usama Jaffar Abdul Latif Bikiya with Rukhsar Bano Muhammad Rafi Muhammad Sharif Firdos Khan	25-11-2021
25	☆......Muhammad Ahmed Muhammad Irfan Jan Muhammad Nini with Vishah Muhammad Anil Amanullah Charkla	25-11-2021
26	☆......Raheel Hanif Adam Dojki with Kashaf Muhammad Asif Abdul Majeed Mesia	26-11-2021
27	☆......Muhammad Muneeb Muhammad Munaf Yousuf Moosani with Sara Irfan Yousuf Cutleriwala	26-11-2021
28	☆......Muhammad Uzair Toufail Suleman Piddah with Umamah Muhammad Asif Amanullah Avedia	26-11-2021
29	☆......Muzammil Muhammad Saleem Abdul Razzak Dandia with Afia Muhammad Imran Abdul Ghaffar Polani	26-11-2021
30	☆......Furqan Ghulam Hussain Kassam Ladha with Urooj Muhammad Shaheen Muhammad Ismail Jasdanwala	26-11-2021
31	☆......Muhammad Ahmed Dr. Muhammad Ilyas Saleh Muhammad Kaja with Fiza Fatima Muhammad Yousuf Muhammad Hussain Dangra	26-11-2021
32	☆......Abdul Sattar Muhammad Arif Abdul Sattar Sheikha with Muskan Abdul Qadir Rajan Sheikh	26-11-2021
33	☆......Mubeen Haji Abdul Aziz M. Umer Jangda with Nida Hanif Muhammad A. Aziz Deriwala	27-11-2021
34	☆......Muhammad Farhan A. Razzak Abdul Sattar Tola with Soniya A. Sattar A. Rehman Amdani	28-11-2021

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Hasan Raza Muhammad Jawed Muhammad Siddiq Khanani with Mehwish Muhammad Hussain Abdul Sattar Khan	07-11-2021
11	☆......Muhammad Hasnain Muhammad Hanif Muhammad Hashim Bijuda with Rabia Tahir Muhammad Suleman Moon	07-11-2021
12	☆......Uzair Muhammad Tariq Muhammad Yousuf Bilwani with Qurat-ul-ain Junaid Rehmatullah Sheikha	09-11-2021
13	☆......Muhammad Anas Muhammad Irfan Muhammad Qasim Patel with Nigar Fatima Wali Muhammad Yahya Bawany	11-11-2021
14	☆......Muhammad Farooq Muhammad Ashraf Abdul Sattar Bhuri with Aisha Muhammad Hussain Muhammad Aba Umer Roghdawala	11-11-2021
15	☆......Muhammad Hussain Abdul Jabbar Noor Muhammad Moon with Maheen Muhammad Ali Jan Muhammad Jangda	12-11-2021
16	☆......Muhammad Salman Muhammad Iqbal Haji Rehmatullah Katiya with Mariam Abdul Sattar Muhammad Gigani	12-11-2021
17	☆......Muhammad Haseeb Mohsin Abdul Aziz Ghaniwala with Maheen Muhammad Sohail Abdul Sattar Silat	12-11-2021
18	☆......Waleed Naeem Suleman Bilwani with Kiran Muhammad Ilyas Haji Abdul Rehman Pothiawala	16-11-2021
19	☆......Usama Muhammad Ayub Abdul Razzaq Moon with Sabah Muhammad Hanif Abdul Ghaffar Moosani	18-11-2021
20	☆......Muhammad Rehan Muhammad Salim Abdul Aziz Ahmed Bawadosa with Shifa Muhammad Hanif Muhammad Moosani	19-11-2021
21	☆......M. Arsalan Wali Muhammad M. Usman Kandhoi with Saniya M. Amin A. Ghaffar Noorani	19-11-2021

Wedding

NOVEMBER 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Abdullah Talha Abdullah Galla with Zuha Muhammad Farooq Muhammad Siddiq Surti	02-11-2021
2	☆......Muhammad Shahzaib Mehmood Abdul Sattar Nanadiawala with Sabahat Faisal Abdul Karim Tharani	05-11-2021
3	☆......Muhammad Hunain Muhammad Jawed Muhammad Qasim Adhi with Aniqa Muhammad Amin Muhammad Ashraf Ghazi	05-11-2021
4	☆......Junaid Majeed Muhammad Siddiq Bharamchari with Amna Muhammad Naeem Aba Ali Khanani	05-11-2021
5	☆......Muhammad Ali Muhammad Altaf Abdul Ghani Kesodia with Zainab Urooba Farooq Rehmatullah Advani	05-11-2021
6	☆......Muhammad Talha Imran Ahmed Abdul Ghaffar Polani with Sana Muhammad Shahid Muhammad Siddiq Khanani	05-11-2021
7	☆......Usama Ali Raza Muhammad Rafiq Jan Muhammad Jangda with Muskan Muhammad Shahid Abdul Shakoor Dhamdiya	05-11-2021
8	☆......Gul-e-Rehmat Abdul Ghaffar Rehmatullah Piddah with Shifa Kashif Hussain Muhammad Farooq Kodvavwala	05-11-2021
9	☆......Shehyar Haji Arif Haji Muhammad Ozri with Sarah Muhammad Yousuf Noor Muhammad Nini	05-11-2021

S.NO	NAMES	DATE
46	☆......Muhammad Yaseen Muhammad Shoaib Haji Muhammad Siddiq Maimini with Umama Muhammad Faisal Muhammad Haroon Vadasadawala	29-11-2021
47	☆......Muhammad Ali Muhammad Amin Abdul Aziz Khanani with Hajra Irfan Haroon Abdullah Vadharia	29-11-2021

شادی مبارک

☆قطب عبدالستار ایدھی کی شادی یاسمین عبدالستار سے ہوئی ———————— 2فروری2021ء

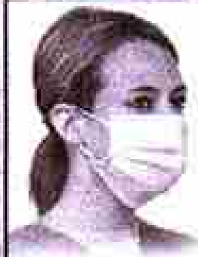

اپنی جان بچانے اور صحت مند رہنے کے لئے
کرونا سے بچنا ہوگا - فیس ماسک تحفظ کا ضامن

☆احتیاطی تدابیر پر سختی سے عمل کریں! ☆ایک بار پھر کورونا پر قابو پانا ضروری ہے

☆تمام دفاتر، کارخانوں، دوکانوں، ریسٹورنٹس، ہوٹلز، مینوفیکچرنگ یونٹس اور دیگر کام والی جگہوں کے منتظمین SOPs پر عمل کو یقینی بنائیں۔

☆دفاتر اور دیگر کام والی جگہوں میں احتیاطی تدابیر کا مناسب انتظام رکھیں۔

☆برادری کو کورونا اور اس کے پھیلاؤ سے متعلق تفصیل سے آگاہ کریں۔ ادارے میں کورونا کی علامات، احتیاط اور علاج سے متعلق پوسٹرز یا بینرز نمایاں جگہ پر لگانے ہوں گے۔

☆پروفیشنل میٹنگز کے دوران ہاتھ ملانے، گلے ملنے سے اجتناب کریں۔ تعظیماً ہاتھ جوڑ کر یا پھر دائیں طرف اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر مصافحہ یا الوداع کریں۔

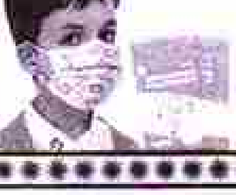

SOPs پر یقینی عمل۔ کورونا سے بچاؤ کا واحد حل

S.NO	NAMES	DATE
34	☆......Umer Muhammad Jawed Noor Muhammad Khanani with Maheen Fatima Muhammad Irfan Abdul Aziz Mesia	19-11-2021
35	☆......Abdul Wahab Muhammad Ali Abdul Razzak Moti with Laiba Muhammad Sohail Aba Umer Kodvavwala	19-11-2021
36	☆......Muhammad Minhaj Abdul Qadir Usman Sherdiwala with Sana Haji Muhammad Aslam Abdul Sattar Jangda	20-11-2021
37	☆......Azher Muhammad Jawed Jan Muhammad Moosani with Maryam Muhammad Yousuf Ayub AmodiMamodi	20-11-2021
38	☆......Muhammad Saad Zubair Ali Muhammad Dada with Anum Muhammad Yaqoob Habib Billariwala	20-11-2021
39	☆......Muhammad Faizan Abdul Tayyab Moosani with Misbah Bano Muhammad Saleem Muhammad Yousuf Suleman Nagani	20-11-2021
40	☆......Muhammad Hammad Muhammad Amin Abdul Ghani Seja with Fiza Asif Abdul Aziz Dada	22-11-2021
41	☆......Muhammad Umer Haji Jawed Aba Umer Nanadiawala with Iqra Raif Abdul Aziz Termaswala	23-11-2021
42	☆......Muhammad Shahzad Muhammad Altaf Haji Habib Khanani with Adeena Muhammad Asif Muhammad Umer Galla	25-11-2021
43	☆......Talha Muhammad Tahir Abdul Aziz Kesodia with Nehail Ibrahim Ismail Kaliya	25-11-2021
44	☆......Muhammad Hamza Muhammad Mukhtar Abdul Sattar Kapadia with Zainab Muhammad Ashraf Suleman Dojki	29-11-2021
45	☆......Abdus Samad Muhammad Farooq Wali Muhammad Sherdiwala with Bareera Muhammad Shahid Muhammad Younus Rawda	29-11-2021

S.NO	NAMES	DATE
22	☆......Ahsan Muhammad Iqbal Abdul Habib Fansiya with Mehak Abdul Jabbar Muhammad Essa Dhamia	12-11-2021
23	☆......Muhammad Sameed Muhammad Faisal Muhammad Rafiq Navadia with Kashaf Fatima Shehzad Abdul Aziz Mushtaq	13-11-2021
24	☆......Farhan Muhammad Farooq Muhammad Jangda with Khadija Nadeem Muhammad Bhai Moon	15-11-2021
25	☆......Muhammad Raza Muhammad Iqbal Abdul Shakoor Akhai with Uroosa Abdul Razzak Muhammad Yousuf Akhawala	15-11-2021
26	☆......Noman Abdullah Muhammad Anwer Abdullah Khanani with Muskan Muhammad Anwer Muhammad Hashim Ganatra	16-11-2021
27	☆......Muhammad Junaid Muhammad Ibrahim Abdul Latif Khanani with Shamsha Asghar Ali Abdul Sattar Sojra	16-11-2021
28	☆......Muhammad Ibrahim Abdul Rauf Abdul Shakoor Ajakia with Muskan Abdul Shakoor Abdul Ghani Patel	16-11-2021
29	☆......Muqeet Muhammad Munir Abdul Ghani Mota with Ayesha Rafiq Jan Muhammad Sandhiawala	16-11-2021
30	☆......Muhammad Arsalan Muhammad Yousuf Muhammad Sadiq Bharamchari with Fatima Muhammad Yousuf Abdul Ghani Memon	16-11-2021
31	☆......Muhammad Sadiq Abdul Munaf Abdul Latif Billoo with Iqra Muhammad Owais Abdul Aziz Cutleriwala	17-11-2021
32	☆......Saad Abdul Hafeez Abdul Aziz Khanani with Mahalaka Munaf Haji Muhammad	18-11-2021
33	☆......Hamza Muhammad Hanif Haji Abdul Latif Charkla with Nimra Muhammad Asif Muhammad Yousuf Khadiawala	18-11-2021

S.NO	NAMES	DATE
10	☆......Uzair Muhammad Tariq Muhammad Yousuf Bilwani with Qurat-ul-ain Junaid Rehmatullah Sheikha	05-11-2021
11	☆......Muhammad Ahmed Dr. Muhammad Ilyas Saleh Muhammad Kaja with Fiza Fatima Muhammad Yousuf Muhammad Hussain Dangra	05-11-2021
12	☆......Muhammad Faizan Muhammad Yaqoob Muhammad Zakaria Koerwala with Rimsha Muhammad Hanif Kassam Katiya	05-11-2021
13	☆......Muhammad Ameen Muhammad Anwer Abdul Shakoor Mumal with Zainab Shoaib Abdul Sattar Balagamwala	06-11-2021
14	☆......Shehroz Muhammad Aslam Dawood Akhai with Ramsha Munawer Haji Abdul Karim Shiwani	06-11-2021
15	☆......Muhammad Umair Abdul Sattar Muhammad Umer Moosani with Mariam Muhammad Hanif Abdul Majeed Dumba	06-11-2021
16	☆......Muhammad Talha Muhammad Yaqoob Kassam Rabdia with Sana Muhammad Anis Haji Qasim Batki	06-11-2021
17	☆......Muhammad Shoaib Muhammad Mushtaq Abdul Ghaffar Wavdiwala with Safia Muhammad Saleem Abdul Aziz Kodvavi	08-11-2021
18	☆......Muzammil Muhammad Altaf Muhammad Hussain Surmawala with Maheen Muhammad Amin Haji Rehmatullah Lathia	09-11-2021
19	☆......Muhammad Hassan Muhammad Zubair AbuBaker Kavalkawala with Safiya Rizwan Haji Habib Sherdiwala	10-11-2021
20	☆......Jawad Zaffar Abbas Surti with Wajiha Imran Muhammad Umer Moosani	11-11-2021
21	☆......M. Asad M. Ashfaq AbuBaker Halari with Fatima Muhammad Jawed Younus Bhatda	12-11-2021

Engagement

NOVEMBER 2021

S.NO	NAMES	DATE
1	☆......Muhammad Salman Ghulam Muhammad Qadir Abdul Sattar Kesrani with Ayesha Muhammad Hanif Rehmatullah Padidiwala	01-11-2021
2	☆......Muhammad Ali Abdul Ghaffar Abdul Aziz Moti with Bareera Junaid Abdul Sattar Mushtaq	01-11-2021
3	☆......Muzammil Nasir Muhammad Siddiq Jangda with Muskan Muhammad Shahid Tayyab Surmawala	03-11-2021
4	☆......Muhammad Faizan Abdul Qadir Muhammad Suleman Bachao with Mariam Muhammad Yaqoob Abdul Sattar Popatpotra	03-11-2021
5	☆......Waleed Ghulam Muhammad Abdul Sattar Kapadia with Rafia Muhammad Riaz Jan Muhammad Darvia	04-11-2021
6	☆......Muhammad Zohaib Abdul Razzak Usman Koylanawala with Bi Bi Aiman Muhammad Shahid Muhammad Iqbal Sodagarh	04-11-2021
7	☆......Muhammad Uzair Muhammad Hanif Abdul Sattar Beria with Amna Abdul Qadir Haji Qasim Bijuda	04-11-2021
8	☆......Muhammad Wasil Gul-e-Anwer Abdul Ghani Khanani with Misbah Jawed Noor Muhammad Nini	04-11-2021
9	☆......Hamza Amir Yousuf Ismail Gheli with Laiba Abdullah Haroon Dandia	05-11-2021

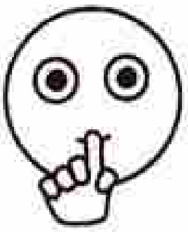

એક ચૂપ.......... ....સો સુખ

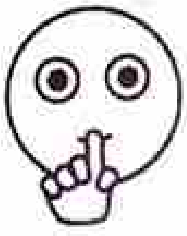

પાક પરવરદિગારનો અનહદ અહેસાન છે કે નેઅમતોની નવાઝીશોથી આપણને સૌને નવાઝયા છે.

આજકાલ હાઈટેક યુગમાં સામાન્ય વ્યકિતથી શરૂ કરીને વિશિષ્ટ વ્યકિત સુધી અને બાળકથી માંડીને વૃદ્ધ સહિત પોતાનો કક્કો ખરો કરાવવા મોટી મોટી ગુલબાંગો પોકારતા જોવા મળે છે. સાચું હોય કે ખોટું પણ પોતાનું સારૂં એવી ભાવના દરેક જણમાં લગભગ પ્રબળ જોવા મળતી હોય છે.

માણસ સામાન્ય રીતે એમ સમજે છે કે જુઠ એ જુઠ જ રહેવાનું છે પછી ભલેને તેના ઉપર બૂમબરાડાના ધબ્બા પાડો, ભલે થોડીવાર કદાચ સત્યતાનો આભાસ થશે પણ છેલ્લે તો દૂધ અને પાણીનું પાણી જણાશે.

આજકાલ માણસ પોતાનું ટેન્શન કે પોતાની મનોવ્યથાના ગાણા બીજા આગળ ગાઈને ટેમ્પરરી શાંતિ મેળવી સહાનુભૂતિ જીતી લે છે પરંતુ જો સામેનું પાત્ર.........હાં એ સામેનું પાત્ર મોકો આવે ત્યારે એ 'ટેન્શન'ને સુપર ટેન્શન કે હાઈટેન્શનમાં ફેરવી નાખશે ત્યારે બાવાના તો બેય બગડયા જેવી સ્થિતિ સર્જાય છે.

માટે જે એકદમ કોઈની આગળ એકદમ તેઓના થવામાં શાણપણ તો નથી જ એમ છતાં જો લાગતું હોય કે સામેની વ્યકિતને કારણે પોતાને થોડી સહાનુભૂતિ પ્રાપ્ત થશે કે પોતાનું કહેવાનું કંઈક અંશે લેખાશે તો ચોક્કસથી ચોક્કસ હૃદયની વ્યથા કહેવી નહિંતર ભેંસ આગળ ભાગવત જેવું જ છે. અને હા એ સામેના પાત્રમાં કદાચ આપણે 'ફીટ' થતા હોઈએ એટલે કે આપણી આગળ કોઈ પોતાની મનોવ્યથા ઠાલવે તો જો નક્કર પરિણામ ન મેળવી શકાય તો સબસે બડી ચૂપ જ જરૂરી છે નહીં કે તેના જખ્મ પર ઘા.

ખાસ કરીને આજના સંજોગોમાં દરેકે પોતાની વાતચીતમાં સંયમનો જરૂરી ઉપયોગ અનિવાર્ય કરવો જ. પોતાની મનોવ્યથાને કે પોતાની આપવીતીને મારી મચોડીને કે મસાલા ભભરાવવાની આદત કયારેક તો ભારે પડવાની જ. બોલવાની જગ્યાએ બોલવું અને ચો[illegible] પણ સાચવીને કે તોલીને જ......... ભલેને પછી આપણને કોઈ મીંઢો કે મૂર્ખો કહે પણ એ વિશેષ જરૂરી છે નહીં કે કોઈના કહેવાથી કોઈની વાતોમાં આવી જે 'ન થાય તો પણ ચોક્કસ કરીશ'નું આશ્વાસન આપીને સામેની વ્યકિતને બેવડા દુ:ખ કે ગમમાં ડૂબાડવાની સ્થિતિ સર્જાય.

એટલે જ તો વધુ બોલવાથી વધુ ઉપાધિનો સામનો કરવો પડે અને એકદમ ચુપકીદીથી પણ ઘાતક બાબતો સર્જાય.

માટે જ જ્યારે જેવું જરૂરી હોય એટલો જ વાણીનો ઉપયોગ કરવો એ આજનો તકાજો છે.

પાક પરવરદિગાર સૌને નેક તૌફીક આપે. આમીન.

('બાગે મેમન'ના સૌજન્યથી)

પણ પ્રોત્સાહન આપવા લાચાર બનતી જઈ રહી છે.

હવે કેટલીક દલાલણો વગર પાઘડી-દહેજ અને વગર ઘરસામાને થતા સંબંધો લગ્નો માટે પણ મોટી તગડી દલાલી ઓકાવી રહી છે. છોકરાની ચીઠીમાં કેવળ છોકરાનું નામ આપીને એવું ફરમાન કરે છે કે વધુ વિગતો છોકરાથી જ પૂછી લેજો !'

સગપણની વાત પાકી થઈ જાય તો એડવાન્સમાં અર્ધી દલાલી ઓકાવી લે છે. ફર્નીચર, સરસામાન, ભેટો કે અન્ય વસ્તુઓ ખરીદવા માટેની જગ્યાઓ દુકાનોની પણ તેઓજ દોરવણી આપતા હોય છે. ખબરદાર ! તેમની દર્શાવેલી વસ્તુઓ તેમજ ભેટો કે ફર્નીચર બીજે સ્થળેથી ખરીદી છે તો ?

આટલી હદની લાચારીના વાતાવરણમાંથી આપણે મહિલાઓને છૂટકારો અપાવવા માટે હવે અગાઉ કરતાં વધુ સખત પ્રયાસો કરવા પડશે.

પરંતુ કોઈ ભૂતપ્રેતની જેમ આપણી કેટલીક મહિલાઓના કપીડમાં પેસી ચૂકેલી આ દલાલણોથી તેમની જાન છોડાવવા માટે કોમની હિંમતવાન મહિલાઓ આગળ આવશે તો જ કઈ શુકરવાર વટી શકશે.

કોમની અમુક હિંમતવાન મહિલાઓ સ્વતંત્રપણે હિંમત દાખવીને પોતાનો કિંમતી સમય ફાળવીને મફત રાહેલિલ્લાહ સગપણ ગોઠવવાના પ્રયત્નો કરવા મેદાને પડી છે ખરી પરંતુ કોમ તરફથી કોમની અમુક હિંમતવાન મહિલાઓ સ્વતંત્રપણે હિંમત દાખવીને પોતાનો કિંમતી સમય ફાળવીને મફત રાહેલિલ્લાહ સગપણ ગોઠવવાના પ્રયત્નો કરવા મેદાને પડી છે ખરી પરંતુ કોમ તરફથી તેમને જોઈતું પ્રોત્સાહન મળી રહ્યું નથી. ખાસ કરીને લાલચુ-વર પક્ષના માવતરો પોતાના લાવલેખાની લાલચના કારણે તેમને મચક આપતા નથી. ઝાઝેભાગે કન્યા પક્ષના માવતરો જ તેમનો સંપર્ક સાધતા હોય છે જેના કારણે તેમને ભારે મુશ્કેલી વેઠવી પડે છે છતાં તેઓ હિંમત દાખવીને પોતાના કાર્યમાં અડીખમ છે. કોમની મહિલાઓને જોઈએ કે તેઓ તેમને સાથ-સહકાર આપે જેમાં સમગ્ર કોમનો લાભ છે ખાસ કરીને મધ્યમ અને ગરીબ વર્ગની કન્યાઓનું ઠેકાણું થઈ શકશે.

વાતચીત કરવાની કળા:-

પ્રેષક:- મોહંમદ શફી ગાંધી

વાતચીતમાં વાત આવે, રમુજ આવે, જ્ઞાન આવે, માહિતી આવે અને શી વાતો કરીએ, એના કરતાં આપણે જેવા હોઈએ એનું પ્રતિબિંબ વાતચીતમાં પડે અને તેમાં એનું ખરૂં મહત્વ છે.

વાતચીતમાં વિચારોની આપલે થાય અને વ્યક્તિત્વોનું મિલન થાય, વાતમાં આત્મા જ ડોકિયું કરે, શબ્દોમાં દિલના દર્શન થાય માટે એમાં વિવેક જોઈએ, નમ્રતા જોઈએ પોતાની વાત કહેવાની તૈયારી જોઈએ, સામેવાળાની વાત ઝીલવાની ઈન્તેજારી જોઈએ, બધાનો સહકાર જોઈએ, બધાના આદર જોઈએ. વાતચીત તો બુદ્ધિ, વિનોદ, સંસ્કાર અને સંવેદનાનો મેળો છે. કયારે બોલવું અને કયારે શાંત રહેવું, શું પુછવું, કોને ચડાવવું, કોના સંકોચને માન આપીને મૌન સેવવું, એ બધું એકી સાથે જાણવાનું છે અને જાણીને સાચવવાનું છે. વાતચીતમાં ભાગ લેનારાઓનું સૌનું ભાન સૌને રહેવું જોઈએ, સૌની વાત સંભળાય, સૌના વિચારો જણાય સૌનું વ્યક્તિત્વ ખીલે એને જ વાતચીત કહેવાય અને એમાં સંસ્કારી માણસનો અનેરો આનંદ છે.

ફુલતા ફાલતા દલાલણ દુષણ પર કાબુ કેમ મેળવી શકાય ?

લેખક: નસીમ ઉસ્માન ઓસાવાલા

અત્યાર અગાઉ અનેકવાર કૂરિવાજોની નાબૂદી માટે ઉપાયો રજૂ કરવા માટે કોમીજનોની સંયુકત સભાઓ યોજવામાં આવતી રહી છે જેમાં ઝાઝેભાગે બિરાદરીમાં કૂરિવાજોના પોષક અને ઉપાસક તરીકે દલાલણ પ્રથાને કારણરૂપ ગણવામાં આવતી રહી છે. આ પ્રથાની નાબૂદી માટે પ્રયાસો કરવા માટે આગ્રહ સાથે પ્રયાસો પણ કરવામાં આવતા રહે છે પરંતુ આટઆટલા વિરોધ અને નફરત છતાં અત્યાર સુધી આપણી બિરાદરી દલાલણ પ્રથાને તિલાંજલી આપવામાં નિષ્ફળ રહી છે. બલ્કે, તેના વિકલ્પ રૂપે અનેકવાર સગપણ ગોઠવવા માટે આગવી કમિટીઓની પણ રચના કરવામાં આવતી રહી છે. તે પણ નાસીપાસ થઈ ચૂકી છે બલ્કે, દલાલણોની આવશ્યકતાને સ્વિકારીને તેમનું રજીસ્ટ્રેશન પણ કરવામાં આવ્યું હતું અને તેમને સમાજમાં ફેલાયેલા કૂરિવાજોને અંકુશમાં લેવા માટે સહકાર કરવાનું પણ કહેવામાં આવ્યું હતું. દલાલીના દરો પણ નક્કી કરવામાં આવ્યા હતા પરંતુ તેનાથી કોઈ લાભ થવા પામ્યો નથી. દલાલણોનું વર્ચસ્વ અને કૂરિવાજો છે કે નિરંકુશ વધતા જ જઈ રહ્યા છે. કૂરિવાજોનું તો એવું જ છે કે:

દર્દ બળહતા ગયા
જું જું દવા કી !

કૂરિવાજોની નાબૂદી માટે કોઈ ઠોસ ઉપાય પણ સામે આવી શકયો નથી. આ માટે દોષ કોને દેવો ? આપણે, બલ્કે આપણી મહિલાઓ કોણ જાણે શા માટે દલાલણોની ટેકણલાગડી વગર ખાસ કરીને સુપુત્રીઓના સગપણ યોજી શકવા અશકિતમાન શા માટે છે. તેઓ આટલી હદે દલાલણોની લાચારી શા માટે સ્વિકારી રહી છે. દલાલણો વિના શું સગપણો આટોપી શકાતા નથી ? અન્ય બિરાદરીઓમાં દલાલણ પ્રથા નથી તેમની સુપુત્રીઓના સગપણ નથી થઈ જતાં ? અમે સુપુત્રીઓના સગપણનું વર્ણન એટલા સારૂં કર્યું છે કે સુપુત્રોના સગપણ માટે તો તેમને કદાચ દલાલણોની આવશ્યકતા ન પણ રહેતી હોય. અગર વધુ લાવ-લેખાની લાલચ ન હોય તો ? !

આપણી બિરાદરીમાં મહિલાઓ વરસો અગાઉ પડેલી આ ખોટી પ્રથાની એટલી બધી ઓસિયાળી-લાચાર બની ગઈ છે કે તેઓ સ્વતંત્રપણે સગપણ ગોઠવવાને લગભગ-અશકય જ સમજવા માંડી છે. આ માટે તો પુરૂષો કરતાં મહિલાઓ જ માર્ગ કાઢી શકે એમ છે. તેઓ હામ ભીડીને કશો વ્યવહારૂ માર્ગ કાઢવો જ પડશે નહીંતર આ દલાલણો તેમનું જીવવું પણ ભારે કરી દેશે, બલ્કે અત્યારે પણ કરી રાખ્યું છે.

અરે અત્યારે કેટલીક મહિલાઓ તો પરસ્પર આપસમાં સગપણ ગોઠવે છે છતાં તેમની ઓળખીતી દલાલણો પાસે એવી રીતે સલાહ મેળવે છે જેવી રીતે કોઈ અસિલ પોતાના વકીલ પાસેથી સલાહ મેળવતો હોય છે.

કારણ, દલાલણો મહિલાઓની કમજોરી, લાચારીને જોઈને દલાલીના દરમાં પારાવાર, મનમાન્યું, નિરંકુશ વધારો કરતી જઈ રહી છે ને જરૂરતમંદો તેને આવકારી પણ રહ્યા છે ! એટલું જ નહીં; દલાલણોના દોરવણીથી તેઓ કૂરિવાજોને

કદર કરવી એ પણ એક કલા છે

વિશ્વમાં કરોડો-અબજો માણસો છે. દરેક વ્યકિત કંઇકને કંઇક કામ કરે જ છે. ઘણી વ્યકિતઓ પોતાના માટે જ કામ કરે છે તો કેટલાક પોતાના વતન, દેશ, ગામ, શહેર કે સમાજ માટે. સામાન્ય રીતે મોટાભાગના માણસોમાં ટીકા કરવાની ખાસિયત હોય છે. ગમે તેટલું સારૂં કામ થયું હોય તો પણ એક વાત અચૂક સાંભળવા મળશેઃ "બધી રીતે બહુ સરસ છે, પ્લાનીંગ સારૂં હતું, ગોઠવણી સારી હતી પણ એક ભૂલ રહી ગઈ." લો કરો વાત. આવી વાતો કરીને આપણે કયારેક વખાણની સાથે નાનકડી ટીકા પણ કરી લઇએ છીએ. સો ટકામાંથી આપણે એક ટકો એવો શોધી જ લઇએ છીએ કે જેનાથી ટીકા કરી શકાય.

હમણાં થોડાક સમય પહેલાં જ એક લેખ વાંચવા મળેલ. કોઈના પ્રત્યે નારાજગી વ્યકત કરવા કે ગુસ્સે થવાની જરૂર પડે ત્યારે યોગ્ય કારણસર ગુસ્સે થવું જોઈએ અને જ્યારે કદર કરવાની જરૂર હોય ત્યારે કદર પણ કરી જાણવી જોઈએ. વખાણ કરવા આકરા છે જ્યારે વાંક કાઢવો બહુ સહેલો છે. એરિસ્ટોટલે એક પુસ્તકમાં લખ્યું છે કે Any body can become angry, that is easy. But, to be angry with right person and to the right degree and at the right time and for the right purpose and in the right way, that is not within everybody's power and not easy too.

અર્થાત, ગુસ્સે તો કોઈ પણ માણસ થઈ શકે છે એ બહુ સહેલું છે. પરંતુ, યોગ્ય માણસ પર, યોગ્ય માત્રામાં યોગ્ય સમયે અને યોગ્ય કારણસર ગુસ્સે થવું એ દરેકના હાથની વાત નથી અને એ સહેલું પણ નથી.

માણસની પ્રકૃતિ જ એવી છે કે તેને કોઈની પીઠ થાબડવા કરતા તમાચો મારવામાં મજા આવે છે. હાથ એ જ હોય છે, જે હાથે તમાચો મારી શકાય છે એ જ હાથે પીઠ પણ થપથપાવી શકાય છે. હવે, એ તમારે નક્કી કરવાનું છે કે હાથનો ઉપયોગ કેવી રીતે કરવો જોઈએ. ઘરમાં વડીલના નાતે કે સમાજના આગેવાનની રૂએ કે ઓફિસમાં કે પછી ધંધામાં માલિકની રૂએ ઘણી વખત સાથે કામ કરતા લોકોને કે ઘરના સભ્યોને કે લોકોને અટકાવવા પડે છે, ઠપકો આપવો પડે છે પણ આવા સંજોગોમાં શું કહેવું અને કેટલું કહેવું અને કઈ રીતે કહેવું એ મહત્વનું બની જાય છે. તમારા થોડાક બોલેલા શબ્દો ઘણીવાર ઘણું બધું કહી જાય છે. ફોર્ડ કંપનીના માલિક હેનરી ફોર્ડે તેમના હડતાલ ઉપર ઉતરેલા કામદારોને ફકત એટલું જ કહ્યું કે "તમે બધા મારા સંતાન છો. મને તમારી પૂરતી ચિંતા અને પૂરી કદર છે." થોડીક વારમાં જ બધા કામદારો કામે ચડી ગયેલા. કદર કરવાની આવત ઘણી વખત એક સરળ વાતથી જ આખી સમસ્યા સમાપ્ત કરી દે છે. તેની સાથે જો કદર કરતા ન આવડે તો ઘણી મુશ્કેલીઓ પણ સર્જાય છે. ટીકા કરવામાં આપણે પાછું વાળીને જોતા નથી અને કદર કરવામાં કંજુસાઈ કરીએ છીએ. પણ વાપરીને આપણે કંઇકને કંઇક ખામી શોધીએ છીએ; કામ કરતા માણસોની ભૂલો થતી હોય છે. કામ ન કરતાં માણસોની ભૂલો થવાની જ નથી. પરંતુ, આપણા સૌની ફરજ છે તેવી કહેવાતી નાની ભૂલોને રાયનો પહાડ બનાવવાની જરૂર નથી. યોગ્ય રીતે ધ્યાન ખેંચી શકાય અને જ્યારે કદર કરવાને લાયક કામ હોય તો બેહિચક કદર કરવી જોઈએ કારણ કે સારા કામની કદર કરવી એ પણ એક ઉત્તમ કલા છે.

એમની જદ્દોજહદના પરિણામે બાંટવાની બહેનો વસ્ત્રાલંકારના બદલે કેળવણીના આભુષણોથી આભુષિત થવા લાગી.

એમની અદમ્ય કોશિશો એમની મુખ્લીસાના ખિદમતો ભાગલા સુધી અવિરતપણે જારી રહી.

પાકિસ્તાનની સરઝમીન પર વેરવિખેર હાલતમાં આવી પહોંચેલી બાંટવાની મેમણ કમ્યુ કરાચીમાં ઠરીઠામ થવાના પ્રયાસોમા હતી જ્યારે કે માહાલ્ઞ્યાણી એમના તાલીમના અધુરા મીશનને આગળ ધપાવવાની કોશીશમાં લાગી ગયા હતા.

પાકિસ્તાનની સરઝમીન પર તાલીમનું વિશાળ ક્ષેત્ર એમના હાથે લાગ્યું અને સ્ત્રી કેળવણી માટે એમનામાં વધુ ઉત્સાહ રેડાયો. એમને મહત્વકાંક્ષા પુરી કરવાની લગની લાગી. એમણે શુભ પ્રયત્નો આદર્યા જેના પરિણામે સેન્ટ ઇસ્લામ ગર્લ્સ સ્કુલના નામે ખારાધર અને નાનકવાડામાં તાલીમગાહે કાઇમ કરી. થોડા વરસો પછી મેમણ કોલોની (કેડ્સ એરીયા) ખાતે એક વધુ તાલીમગાહ સ્થાપિત કરી.

એમની પુરખુલુસ કોશીશો એમના અદમ્ય પ્રયાસો થકી ત્રણે તાલીમગાહોમાં હજારો મેમણ-બીન મેમણ બાળાઓ મેટ્રીક સુધીની તાલીમ પ્રાપ્ત કરતી થઇ, વખતના વહેણ સાથે ઇન્ટર કોલેજનું પણ સંચાલન હાથ ધર્યું સાથે જ કમ્પી બાળાઓને હુન્નર ઉદ્યોગથી આરાસ્તા કરવા કાગ્ઝી બજાર ખાતે ગૃહઉદ્યોગશાળાનો પણ આરંભ કર્યો.

હાજીયાણી સાહેબા તાલીમ પ્રત્યે કાર્યશીલ હતા. એજ રીતે બાંટવાના સ્ત્રી સમાજની સુધારણા માટે પણ પ્રવૃત હતા. તેઓ બિરાદરીના કુરિવાજો દૂર કરવા માટેના બાંટવા જમાઅતના પ્રયાસોમાં હંમેશા પેશ પેશ રહેતા હતા...કુરિવાજો વિરૂધ્ધ યોજાતી સ્ત્રીસભાઓમાં મોખરેનો ભાગ લેતા સ્ત્રી સંગઠના થયેલા પ્રયાસોમાં સ્થાપાએલી મહિલા સંસ્થા પાકિસ્તાન મેમનવીમેન્સ એસોસિએશનના અદના કાર્યકર તરીકે પણ અગ્રભાગ લેતા હતા. આ સંસ્થાની સ્થાપના એમને ત્યાંજ થઇ હતી અને ઓફિસ પણ ખારાધરની તાલીમગાહ ખાતે રહી હતી...

આ રીતે એમની તાલીમી જદોજહદ અવિરતપણે જારી રહી. હજારો બાળાઓ પછી મેમણ હોય કે બીન મેમણ આ સન્નારીની શુક્રગુઝાર છે અને હંમેશા રહેશે...

એમણે તાલીમ માટે ભેખ ધરી એવી ભેખ ધરનાર ખાતુન દેશ ભરમાં નહી મળે.

એમની સેવાઓના તોલે આવી શકે એવી સન્નારી દેશભરમાં શોધ્યે નહી જડે.

હાજીયાણી સાહેબાનો આત્મા એટલે એમની તાલીમગાહોજ હતી. એ તાલીમગાહોનો એ માન્યવર વિભુતિએ વ્હાલસોયી રીતે ઉછેર કર્યો, એમની તરક્કી માટે પોતાનું જીવન નિછાવર કરી દીધું તાલીમગાહો પ્રત્યેની એમની ચાહના અજોડ હતી.

પક સરકારે શાળાઓનું રાષ્ટ્રીયકરણ કરતાં એમને સખત આઘાત લાગ્યો, જાણે કેમ એક મા પોતાના બાળ કેરથી મેહરૂમ થઇ ગઇ હોય!

રાષ્ટ્રીયકરણ પછી એ તાલીમ ગાહો પ્રત્યેની અઝીમ ચાહના એમનામાં અમર રહી... એ શાળાઓની નિગરાની -દેખભાળ અર્થે હાજીયાણીમાં અચૂક આવજાવ કરતા રહ્યા. ... અને શાળાઓની સંચાલક ખાતુનો પણ હાજીયાણી સાહેબાનો આદરભાવ કરતી રહી. એમના સુચનોને સ્વીકારતી રહી.

આ હતો કૌમની તાલીમી માતાનો અમર સિતારો રૈમ...ખુસુસન બાંટવા અને ઉમુમન કરાચીની હજારો બાળાઓના જીવનમાં એમણે પેટાવેલું તાલીમીદિપક હંમેશા હંમેશા પ્રકાશિત રહેશે બલ્કે પેઢી દર પેઢીને અજવાળતું રહેશે.....

કૌમની આ જાજરમાન ખાતુન......

બિરાદરીની તાલીમી માતા.....

મઝહબ પરસ્ત...આંઝાદ, નામના કે પ્રસિધ્ધીથી પર રહેનાર હાજીયાણી મહીજા સાહેબા.....

આપને ઘણા.... ઘણા.... વંદન..... હજારો.... લાખો.... સલામ... આપની... રૂખ્સતથી અમને જે સદમો થયો છે તે કદાપી ઓછો થઇ શકશે નહી.

ખદીજા હાજીયાણી સાહેબા...

અ. અઝીઝ એધી (મર્હુમ)

ઘર ઘર તાલીમી ચિરાગ રોશન કરનાર માનનીય વિભુતિ

કવમની એક અઝીમ શખ્સિયત..

બિરાદરીની મુખ્લિસ સન્નારી...

જેમની કોશીશો વડે કૌમની બહેનોમાં ઈસ્લામી ચિરાગ રોશન થયા....

જેમના અથાગ પ્રયાસો થકી ઘર ઘર ઈલ્મી દિવા પ્રગટ્યા...

જેમના મુખ્લીસ પ્રયત્નો વડે કૌમી મહિલા સમાજ તાલીમી આભુષણ થી આરાસ્તા થયો...

મેમણ કૌમનો મહિલા સમાજ...

રૂઢીચુસ્ત..અજ્ઞાનતાથી વંચિત સમાજ... ઘોર અંધકારમાં ડુબેલો હતો. ઘરની ચાર દીવારી વચ્ચે જીવતી કવમી બહેનો બાળાઓ અજ્ઞાનતાથી ઘેરી હતી, લોકો કન્યા કેળવણી પ્રત્યે સુગાતા, માબાપ કન્ય કેળવણી માટે નાકનું ટેરવું ચઢાવતા.

બહેનોને તાલીમ આપવાનું નામ લેવામાં આવે તો પુછો ગુસ્સાભેર જવાબ આપતા, શું બાળાઓને ભણાવીને મેમ બનાવવી છે? શું કન્યાને કમાવવા મોકલવી છે? કન્યા તો ઘરની ચાર દીવારીમાં જ શોભે।

આવા સમાજમાં અગર કોઈએ હિમ્મત કરી હોય તો એક માત્ર આ માનનીય ખાતુને।

સમાજના તાલીમ પ્રત્યેના સુગ સામે કોઈએ મોરચો માંડ્યો હોય તો આ મોહતરેમાએ।

જે ખાતુને તાલીમના દિપને જલતો રાખવા ભગીરથ પ્રયાસો કર્યા જેમણે સ્ત્રી વર્ગમાં તાલીમી સંચાર કરવા અણમોલ ભોગો આપ્યા જેમનું આખુંય જીવન. તાલીમ માટે વક્ફ થયું હોય, કૌમની એ જાજરમાન વિભુતિ.. બિરાદરીની તાલીમી માતાની વિલાદત. જ. હાજી એહમદ હાજી અલીમુહમ્મદના ઘરે આજથી લગભગ ૯૦ વરસો પહેલા થઈ...માતુશ્રીનું નામ હતું ફાતેમા હાજીયાણી

માતાપિતા બન્ને ઈસ્લામી રંગે રંગા એલા હતા. ઉદારતા એમના જીવનનું એક અંગ હતી, એમના જ સુસંસ્કારોની છાયા આ નામવર વિભુતિ પર પડી. બારેક વરસની વયે આ માનનીય ખાતુનના નિકાહ હાજી સુલેમાન હાજી ગની ઈડિયા સાથે થયા.

જ. હાજી સુલેમાન ઈડિયા કેળવણી અને મઝહબ પ્રત્યે ખાસ અનુરાગ ધરાવતા હતા, લગભગ પંદેક વરસના સંસાર પછી એમના શૌહરનો ઈન્તેકાલ થઈ ગયો, આ રીતે સત્તાવીસેક વરસની વયે મોહતરેમા સાહેબાના શીરેથી ખાવીંદનો સાયો ઉઠી ગયો..

આટલી નાની વય અને યુવાવસ્થામાંજ એમનું જીવન અંધકારમય બનીને રહી ગયું, પરંતુ અજોડ સાહસ શીલતા ધરાવતા હાજીયાણી સાહેબાએ પોતાના જીવનને કવમી સેવા તરફ વાળી દીધું.

ખુદાવંદે કરીમની એમ મરજી હતી, એમના હસ્તે કન્યા કેળવણીનું ભગીરથ કામ લેવું હતું પછી એ પ્રતિભાવાન ખાતુન પોતાના જીવનમાં નિરાશાને કેમ પ્રવેશવા દે...વિધવા પણાનું દુઃખ લઈને કેમ બેસી રહે ?

અલ્લાહે એમને તાલીમી ચિરાગ રોશન કરવા મખ્સુસ કર્યા હતા, એટલે જ તો એમનામાં કેળવણી પ્રત્યે અદભુત ઉત્સાહ રેડાયો હતો અને એમને બાંટવાના દીની મદ્રેસાએ નિઝામુલ ઈસ્લામનું સંચાલન કરવાની દાવત મળી હતી, આ દાવત ન હતી પરંતુ કન્યા કેળવણી તરફ આગળ વધવા માટેની એક અજવાળી કેડી હતી.

એમણે એ દાવતને સહર્ષ સ્વીકારી લીધી આ સમયે એમના પિતાજી તરફથી વક્ફ થએલ ઓરડાઓ (બાંટવા) મોહલ્લા ખાતેની કુવી મસ્જીદમાં સ્કુલ ચાલતી હતી આ નાની તાલીમગાહનું સંચાલન પણ ખુદ પોતે કરતા હતા.

સમય કદી રોકાતો નથી. મા હાજીયાણી દિનરાતખંત અને ઉત્સાહથી સેવા કરતા રહ્યા એમની પ્રેરણા અને

માદરે તાલીમ મોહતરમાં ખદીજા હાજયાણી

એ. જી. દાતારી (મર્હુમ)

રોનકે ઇસ્લામ ગર્લ્સ સ્કૂલોથી કોલેજના સ્થાપક, ધી પાકિસ્તાન મેમણ વિમેન એજ્યુકેશનલ સોસાયટીના આજીવન સેક્રેટરી મોહતરમાં ખદીજા હાજયાણી મંગળવાર તા. ૧૮-૧૨-૯૦ મુતાબીક ૨૮મી જમાદીઉલ આખર હીજરી ૧૪૧૧ના વહેલી સવારે આ ફાની દુન્યાથી વિદાય લઇ માલિક હકીકીને જઇ મળેલ છે.

એમની સેવાઓની નોંધ લઇ એમને શ્રધ્ધાંજલી આપવા બાંટવા મેમણ જમાત અને ૧૪, સામાજીક સંસ્થાઓના આશ્રયે શનિવાર તા. ૨૨-૧૨-૯૦ના જાહેર શોક સભામાં પસાર કરાએલ.

શોક ઠરાવ

બાંટવા મેમણ જમાત (રજી.), ધી પાકિસ્તાન મેમણ વિમેન એજ્યુકેશનલ સોસાયટી અને બાંટવાની તથા મેમણ બિરાદરીની બીજી સામાજીક સંસ્થાઓ તેમજ મર્હુમાના શુભ ઇચ્છકો તરફથી આજ રોજ શનિવાર તા. ૨૨-૧૨-૯૦ના સંયુક્ત રીતે બોલાવવામાં આવેલ આ જાહેર શોકસભા બાંટવા મેમણ બિરાદરીની રોનકે ઇસ્લામ સ્કૂલોથી કોલેજના સ્થાપક માદરે તાલીમ મોહતરમાં ખદીજા હાજયાણી હાજી આહમદ અબુલી તે હાજી સુલેમાન હા. અ. ગની ડકીયાની વિધવા જેમની કરાચી મૂકામે મંગળવાર તા. ૧૮-૧૨-૯૦ મુતાબીક ૨૮મી, જમાદીઉલ આખર હીજરી સન ૧૪૧૧ના દુઃખદ ઇન્તેકાલ થયેલ છે. તેની ઘેરા રંજોગમ સાથે નોંધ લે છે.

૧૯૪૯થી ૧૯૯૦ સુધી એકધારી રીતે ધી પાકિસ્તાન મેમણ વિમેન એજ્યુકેશનલ સોસાયટીના ઓન. જ. સેક્રેટરી તરીકે સેવાઓ આપનાર કરાચીમાં નાનકવાડા, ખારાધર, કેમ્પલ "બી" એરિયામાં ગર્લ્સ સ્કૂલોથી કોલેજ અને બે લેડીઝ ઇન્ડસ્ટ્રીયલ હોમની સ્થાપક છેક ૧૯૨૨થી બાંટવા મૂકામે કન્યા કેળવણી માટે જદ્દો જહદ કરી મદ્રેસાની સ્થાપના કરનાર, અને પોતાની હયાતી સુધી આ જદ્દો જહદ જારી રાખનાર, કેળવણીની નાનાપાયે શરૂઆત કરી ડીગ્રી કોલેજ સ્થાપનાર કેળવણીકાર, મુખ્લીસ, નેકદીલ ખાતુન અને મેમણ કોમની કન્યાઓની કેળવણી માટે પોતાની જીંદગી વક્ફ કરી દેનાર મર્હુમાની યાદગાર સેવાઓ કદી વિસરી શકાશે નહિ.

મર્હુમાની ઓલાદમાં બે પૂત્રીઓથી બે પૂત્રોમાંથી આજે કોઇ હયાત નથી. એમના પોત્રા, પોત્રીઓ, દોહત્રા, દોહત્રીઓ હયાત છે.

બિરાદરીમાં પ્રસરેલા કુરિવાજોથી તેમને સખ્ત અણગમો હતો અને તે માટે તેઓ હમેશાં કોમને તાકીદ કરતા સાથે સાદગી અપનાવવાનો અનુરોધ કરતા હતા.

મર્હુમા પોતાની પાછળ અસંખ્ય કુટુંબીજનો, શુભ-ઇચ્છકોથી એમના સાથી કાર્યકરોને વિલાપ કરતા મૂકી ગએલ છે.

આ શોક સભા ખુદાવંદે કરીમથી દુઆગો છે કે અલ્લાહ-તઆલા મર્હુમાની મગફેરત ફરમાવી તેમને જન્નતુલ ફીરદોસમાં આ'લા મકામ અતા ફરમાવે અને એમના કુટુંબીજનો તથા શુભ-ઇચ્છકોને સબ્રે જમીલ અતા ફરમાવે. આમીન.

બાંટવા મેમણ જમાત (રજી.) ધી પાકિસ્તાન મેમણ વિમેન એજ્યુકેશનલ સોસાયટી, બાંટવા મેમણ ખિદમત કમેટી, બાંટવા મેમણ કો. ઓ. હાઉસીંગ સોસાયટી લી., બાંટવા મેમણ મલ્ટીપર્પઝ સોસાયટી લી. બાંટવા મેમણ રાહત કમેટી, બાંટવા અન્જુમન હિમાયતે ઇસ્લામ, બાંટવા ટાઉન મેમણ વેલ્ફેર કમિટી, બાંટવા મેમણ પ્રોગ્રેસીવ ગ્રુપ, બાંટવા મેમણ ઇસ્લાહી અન્જુમન, બાંટવા મેમણ સ્ટુડન્ટ યુનીયન, બાંટવા એજ્યુકેશનલ સોસાયટી, મેમણ એજ્યુકેશનલ બોર્ડ, અલ હબ્બાની ફાઉન્ડેશન અને ધી મેમણ વેલ્ફેર સોસાયટી આ શોકઠરાવને સર્વાનુમતે બહાલી આપે છે. ✹ ✹ ✹

બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજી.) કરાચીનું મુખપત્ર

મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

Memon Samaj

Honorary Editor:
Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia
Published by:
Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu

THE SPOKESMAN OF
BANTVA MEMON JAMAT
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing
A. K. Nadeem
Hussain Khanani
Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press
Muhmmed Ali Polani
Ph : 32438437

December 2021 Jamadi-ul- Awal 1443 Hijri - Year 66 - Issue 12 - Price 50 Rupees

હમ્દે બારી તઆલા

હામ હારી જાવ તો

બિલાલ મેમન (મર્હુમ)

સર્વ મખ્લુકોનો સર્જનહાર તું
તૂં જ છે સત્તાર ને ગફાર તું

સૃષ્ટિની રજ-રજ અને કણ-કણમાં તું
શહેરમાં, ઉધાનમાં ને રણમાં તું

'કુન' કહી સૃષ્ટિનો સર્જનહાર તું
સર્વ સર્જેલાનો પાલનહાર તું

આપે તું કીડીને કણ હાથીને મણ
તું વહાવે સૂકેલા રણમાં ઝરણ

આગને ગુલઝાર તું કરનાર છે
દીન દુઃખિયોનો દુઃખો હરનાર છે

તારી મરજી વિણ ન હાલે પાન પણ
તુજ દયા ઉપર છે સૌની જાન પણ

તુંજ માલિક સર્વ તુજ સ્વાધિન છે
તારી મરજીને બધા આધિન છે

આલમ ધરતી હમ્દમાં મશ્ગુલ છે
ઝિક્રમાં હર ખાર ને હર ફુલ છે

હે 'બિલાલ' હરદમ ખુદાની કર સના
છે બકા એને જ બાકી સહુ ફના

(ના'ત શરીફ)

ના'તે રસૂલ મકબૂલ

(સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ)

રાહત બાંટવાવી (મર્હુમ)

ન હો કાં મુહબ્બત મને એમનાથી
મુહબ્બત છે ખુદ રબને ખયરૂલ વરાથી

મળી શાન પાછી શાહે અંબિયાથી
ફરી કાબા કાબા થયો બુતકદાથી

એ હો રંક કે હો પછી રાય જગનો
ફર્યું કોણ ખાલી દરે મુસ્તફાથી

જગત આવ્યું હસ્તીમાં એહમદના સદકે
બસરને મળી ઉચ્ચતા મુજતબાથી

ઝુકો તો ઝુકો માત્ર એકજ ખુદાને
સુણાવ્યો આ સંદેશ ગારે હિરાથી

ન હાસિલ થશે એને ખાલિકની કુરબત
જે રાખે છે દુરી રસૂલે ખુદાથી

રહ્યું'તું ફકત બે કમાનોનું અંતર
મળ્યા આપ મેરાજમાં જો ખુદાથી

ન મળશે જગતમાં તને ક્યાંયે 'રાહત'
એ દિલ મળશે રાહત મદીના જવાથી